ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

جامع الحسنات

در مطبع مصطفائی ۱۲۷۲ محمد حسین خان طبع نمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بی نہایت اوس پاک پروردگار کو کہ راہین ہدایت و عبادت کی ہم ناکارون کو سکہائین اور صلوات
بیحد اوس رسول شفیع المذنبین پر کہ اپنی امتیونکو راہین ہدایت و عبادت کی اپنی بیان فیض تبیان سے
واضح کردین اللّٰہم صل وسلم علیہ وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم الف الف مرۃ والف الف ذرۃ
بعد اسکی مسکین **محمد قطب الدین** التماس کرتا ہی کہ ای بہائیون معلوم کیا چاہیی کہ پاک پروردگار
نی پیدا کیا ہمکو اپنی بندگی کی لئی جیساکہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی جن و انس
کو نہین پیدا کیا ہی ہمنی مگر اسکی لئی کہ بندگی کرین میری اور یہہ دنیا جائی زراعت آخرت کی ہی جیساکہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الدنیا مزرعۃ الاخرۃ پس ہم بندون کو چاہیی کہ اوسکی بندگی مین
یہان مصروف رہین تا نجات پاوین عذاب آخرت سی اور وہانکی درجات عالیات کو پہنچین اور افضل بندگی سب
بندگیونمین نماز ہی اور نمازونمین وہ نمازین افضل ہین کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہوئی ہین
اسلئی اس عاجز نی چاہا کہ ایک رسالہ صحیح حدیثون سی بیچ تاکید و فضائل نمازون فرض و نفل کی لکہون
تا لوگ اون مضامین کو دیکہہ کر سعادت دارین حاصل کرین پس نام اسکا **جامع الحسنات** کہا
اور ایک مقدمہ اور دو باب پر منعقد کیا مقدمہ مین تعریف وغیرہ نماز کے لکہی اور ایک باب مین ذکر نماز فرض
کا اور دوسرے باب مین ذکر نمازون مسنونہ اور مستحبہ کا تا لوگ رغبت کرین اون نمازونکی پڑہنی کے
کہ جو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہین اور بعد تمام ہونی مضمون حدیث کی اگر جائے

ت

ف علامت فائده کی لکهه کر شرح اوسحدیث کی لکهی اور جو مضمون شیخ عبدالحق کی شرح سی لکها اوسکی اخیر مین **ح** لکهی ہے اور جو مرقاة ملا علی قاری کنہین سی لکها اوسکی اخیر مین حرف **ع** کا لکها ہے اور بعض جا بنام شارحین کی لکهدئی ہین کہ جوکسیکو شبہ ہوا اونکی شرحونمین دیکهہ لی واللہ الموفق والمعین

مقدمہ جانا چاہئی کہ نماز ایسا فرض ہی کہ کوئی شریعت اسسی خالی نہین تہی اور پاک پروردگار نی ذکر کیا نماز کا قران شریف مین ایکسو دوجگهہ چنانچہ طوالع مین یہہ مذکور ہی اورصلوة کی معنی لغت مین دعا کے ہین اور شریعت مین صلوة کہتے ہین افعال معلومہ کو اور عوارف مین لکها ہے کہ صلوة مشتق ہی صلی سے معنی اسکی یہہ ہین کہ ٹیڑہی لکڑی کو آگ سی سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوة اسلئی کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کی ٹیڑہاپن ہی اور مصلی کو ہیبة اور عظمت ربانیہ کی گرمی پہنچتی ہے اور اسکی ٹیڑہے پن کو دفع کردیتی ہی پس یہہ مانند سینکنی والی آگ کی ہوا اور جو کوئی سنکا ساتهہ حرارت نماز کی اور اوس سے ٹیڑہاپن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا وہانکی آگ مین مگر واسطی پورا کرنی قسم کی اور پانچون نمازین فرض عین ہین ہر مکلف پر یعنی بالغ مسلمان عاقل پر برابر ہی کہ مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا بندہ ہو بالاجماع یعنی سبکے نزدیک اور سند اوسکی یہہ قول اللہ تعالے کا ہی اقیموا الصلوة اور قول اللہ تعالے کا فسبحان اللہ حین تمسون اخیر آیة تک اور سوای انکی اور آیتین اور حدیثین ہین اور یہہ خصوصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہی کہ پانچون نمازین فرض کی گئین آپ پر اور کسی پر اکهٹی پانچون نمازین فرض نہین ہوئین اور نہ عشا کی نماز اور کسی پر فرض ہوئی اور فرض ہوئین یہہ نمازین شب معراج مین ہفتی کی راتمین ستروین رمضان کو ڈیڑہ برس پہلی ہجرت کی اور تہین پہلی اسکی دو نمازین ایک پہلی نکلنی آفتاب کی اور ایک پہلی غروب ہونے آفتاب کی یہہ شمنی نی لکها ہے اور ابن حجر نی شرح ہمزیہ مین لکها ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اونکی مکہ مین یقینًا نماز پڑہتی تہی لیکن اختلاف اسمین ہی کہ آیا فرض تہی کوئی نماز پہلی پانچ نمازون کی یا نہین پس کہا بعضون نی کہ فرض تہے ایک نماز پہلی طلوع آفتاب کے اور ایک پہلی غروب اوسکی انتہی اور واجب ہے لڑکیکی ولی کو مارنا لڑکیکی تین نماز کی ترک کرنی پر جبکہ دس برس کا ہوا اور سات برس کی عمر سی کہنا شروع کری نماز کی لئی اگرچہ وہ مکلف نہین ہی لیکن عادت ڈالنیکی لئی یہہ کری بموجب اس حدیث کی مروا اولادکم بالصلوة وہم ابناء سبع واضربوہم وہم ابناء عشر اور ایسا ہے حکم روزی کا بموجب قول صحیح کی یہہ قہستانی مین لکها ہی اور کتاب اختیار مین لکها ہی کہ سات برس کی لڑکیکو حکم کیاجاوی نماز و روزیکا اور منع کیاجاوی اوسکو شراب کی پینی سی تاکہ الفت پکڑی خیر کی اور ترک کری شر کو اور لڑکیکو ماری تو ہاتهہ سی ماری لکڑی سی نہ ماری اور مقید کیاہی اسکو امداد الفتاح مین ساتهہ ہونی اوسکیکے تین ضربی فقط اور سمجها جاتاہی اس سی یہہ کہ نہ مارا جاوی ساتهہ لکڑی کے

بیچ تمام اون چیزون کی کہ حکم کیا گیا ہی ساتہہ اونکی اور منع کیا گیا ہی اونسی جلبی ہین ہی یہہ مسئلہ اور
جائز ہی معلم کو کہ ماری لڑکی کو اوسکی باپ کی اذن سی مانند تین ضربون اوسط کی درجی کی کہ سلیم ہون
یعنی ایسی زور کی نہون کہ ہڈی پسلی اونسی ٹوٹ جاوی اور حدیث مین جو لفظ ابناء سبع ہی
دلالت کرتا ہی اسپر کہ پوری سات برس کے ہو کر آٹھوین برس مین لگ جاوین مگر یہ کہ کہا جاوے کہ عرف مین یہہ
اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ شروع ہو ساتوین برس مین اگرچہ ایک دن گذری اوس سی اور یہی بات
روزہ کی حق مین کہی جاتی ہی اور کافر و مرتد ہوتا ہی منکر نماز کا اور ترک کرنیوالا نماز کا قصداً از راہ
کسل کی فاسق ہی قید کیا جاوی اوسکو یہان تک کہ نماز پڑہی اور ایسا ہی کیا جاوی اوسکی حق مین
کہ افطار کری رمضان مین یہان تک کہ توبہ کری اور بعضون نی کہا کہ ماری تارک نماز کو یہان تک کہ
خون بہنی لگی اور امام شافعی کی نزدیک قتل کیا جاوی بسبب ترک کرنی ایک نماز کی از راہ حد کی
اور بعض نی کہا بسبب کفر کی اور امام احمد کی نزدیک حکم کیا جاوی ساتہہ کفر اوسکی اور حکم کیا جاوی ساتہہ
اسلام نماز پڑہنی والی کی یعنی اوسکو مسلمان کہا جاوی ساتہہ چار شرطون کی ایک تو یہہ کہ نماز پڑہی
وقت مین یعنی ادا اور دوسرے یہہ کہ جماعت سی نماز پڑہی اور تیسری یہہ کہ اقتدا کرنیوالا ہو اور
چوتھی یہہ کہ تمام کرنیوالا ہو نماز کو یعنی فاسد نہ کر ڈالی اوسکو اور سند اس مسئلہ کی یہہ حدیث حضرت کی ہی
مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَھُوَ مِنَّا یعنی جو کوئی نماز پڑہی ہماری سی اور متوجہ ہو ہماری
قبلہ کی طرف یعنی نماز مین پس وہ ہم مین سی ہی اور ایسی اگر اذان دی وقت مین یا سجدہ تلاوۃ کا کری
یا زکوۃ دی ساتہہ یعنی چار پایون کی تو ہوگا مسلمان نہ وہ شخص کہ نماز پڑہی غیر وقت مین یا اکیلی یا امام ہو کر
یا فاسد کر ڈالی نماز کو یا کری اور عبادات یعنی یہہ چیزین علامت اسلام کی نہین ہین بسبب اسکی کہ یہہ نہین خاص
کی گئین ہین ساتہہ شریعت ہماری کی بخلاف اوپر کی چیزون کے اور نماز عبادت بدنیہ ہی محض پس نیابت اسمین
اصلا جایز نہین یعنی نہ ساتہہ نفس کے جیسی کہ صحیح ہی حج مین اور نہ ساتہہ مال کی جیسی کہ صحیح ہی زکوۃ مین
ساتہہ دینی فدیہ کی شیخ فانی کی طرف سی یہہ مسائل در المختار اور طحطاوی اور طوالع اور مرقاۃ سی
لکہی گئی اور قاضی ثناء اللہ صاحب مالا بد منہ مین لکہتی ہین کہ بعد صحیح کرنی عقاید کی عمدہ ترین عبادات کی
نماز ہی اور بعد اوسکی کچہہ حدیثین نماز کی تاکید مین نقل کین ہین جو آگی نقل ہونگی اس کتاب مین اور پہر لکہا ہی
کہ بنا بر انہین حدیثون کی امام احمد بن حنبل رح ایک نماز کی ترک کرنیوالی کو قصداً کافر جانتی ہین
اور شافعی اوسکو حکم قتل کا کرتی ہین نہ کفر کا اور امام اعظم کی نزدیک اوسکی لیی حبس دائمی واجب
ہی یہان تک کہ توبہ کری واللہ اعلم انتہی اور مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ پانچون نمازین فرض عین ہین
ہر مرد و عورت مسلمان عاقل بالغ پر کہ کسی وقت و کسی حالت مین کسی سی مرگ تک ساقط نہین ہوتی ہین

مگر عذر شرعی سی مانند حیض اور نفاس کی عورتون کی لیئی کہ ان دنون کی قضا ہی لازم نہین اور
بیچ حالت جنون اور بیہوشی اور مستی کی ساتھہ پینی نشی کی چیز وغیرہ کی اگرچہ نماز ساقط ہوتی ہی
لیکن قضا اوسکی بعد افاقت کی فرض ہی اگر جنون و بیہوشی زیادہ پانچ نماز وقتی نہ ہی اسلیے کہ
زیادہ رہنی سی ساقط ہو جاتی ہی اور بنیابت کسی کی کسیکی طرف سی نماز فرض مین جائز نہین جب تک
ہر ایک بذات خود ادا نکری اوسکی ذمہ سی ساقط نہین ہوتی اور جو کوئی معتقد سقوط نماز کا بعذر ہو
یا معتقد عدم فرضیت اوسکیکا ہو وہ کافر ہی توبہ کری والا قتل کیا جاوی اور اگر تارک نماز کا ہو
باوجود اعتقاد فرض ہونی اوسکیکی اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہی یہان تک کہ توبہ کری اور ادا
کری والا قید مین مر جاوی اور ترغیب الصلوۃ مین ازر اد الفقہ سی لایا ہی کہ امام اعظم سی دو روائتین
ہین ایک تو یہ کہ جو کوئی نماز ایک رات دن کی ترک کری فاسق ہوتا ہی اور لائق قضا اور امامت اور
شہادت کی نہین ہوتا دوسرے یہہ کہ جو کوئی بعذر نماز تین رات دن کی ترک کری مستحق قتل کا ہوتا ہے
انتہی اور کتاب مجالس الابرار مین کہ مولنا عبد العزیز اور مولنا اسحق رحمہما اللہ بہت تعریف
اوسکی کرتی ہی لکھا ہی کہ مجلس اکیانوین بیچ بیان فرضیت نماز کی ساتھہ کتاب و سنت کے اور اجماع امت
کی اور بیچ وعید کی اوسکی ترک کرنیوالی کی حق مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بین
العبد والکفر ترک الصلوۃ یعنی وصلہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کی ترک کرنا نماز کا ہی یعنی نماز کی
ترک کرنی سی بندہ مومن کفر کو پہنچ جاتا ہی بس جانا گیا اس سی یہہ کہ نماز ضرور ترین ارکان اسلام سے
اور قوی ترین وسیلون سی ہی بیچ داخل ہونیکی دار السلام یعنی جنت مین اور نماز فرض ہی ہر مسلمان
عاقل بالغ پر برابر ہی کہ مرد ہو یا عورت ہو نہ کافر پر اور نہ مجنون پر اور نہ لڑکے پر لیکن لڑکا جب پہنچے
سات برس کو تو حکم کیا جاوی اوسکو نماز کا اور جب پہنچی دس برس کو اور نہ مانی نماز کی حکم کو
تو مارا جاوی اوسکو بموجب حدیث آنحضرت علیہ السلام کی مُرُوا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ
اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ پس لڑکون پر اگرچہ
نماز فرض نہین ہی مگر وہ دس برس کی عمر کی پہنچنی کی وقت اوسکی ترک سی مستحق شریعت کی سزا کی دنیا
مین ہوتی ہین تاکہ عادت پکڑین وہ نماز کی اور مشقت پکڑین نماز سی چھوٹی عمر مین تاکہ نہ چھوڑین اوسکو
بڑی عمر مین اور بلا شبہ ثابت ہی فرضیت نماز کی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت سی
پس کتاب اللہ مین بہت آئتین ہین از انجملہ ایک یہہ آیہ ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
کِتَابًا مَّوْقُوْتًا یعنی نماز ہی مومنون پر فرض موقت یعنی اوقات معینہ پر نہین جائز ہی تاخیر کرنا
اوسکا وقتون سی بغیر عذر کے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى مَضٰى وَقْتُهَا ثُمَّ قَضٰى عُذِّبَ فِى النَّارِ حُقْبًا وَالْحُقْبُ ثَمَانُوْنَ سَنَةً وَالسَّنَةُ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ يَوْمًا كُلُّ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ اَلْفَ سَنَةٍ یعنی

جسنی ترک کی نماز یہان تک کہ گذر گیا وقت اوسکا پہر قضا پڑہی اوسکی عذاب کیا جاویگا دوزخ مین جند حقبی اور حقبہ اسّی برس کا ہوگا اور برس تین سو ساٹہہ دن کا کہ ہر دن اوسکا ہزار برس کا ہوگا مترجم اسکا کہتا ہی کہ اس حساب سی اسّی برس وہان کی یہان کی برسون سی دو کروڑ اٹہاسی برس کی ہوی پس ایک حقبہ اتنی برسون کا ہوا اب یہہ نہین معلوم کہ حقبی کتنی ہونگی کہ جند حقبی فرمایا ہی اللہ بچاوی اس عذاب سی سب مسلمانون کو اور عذر شرعی مباح کرنوالی تاخیر نماز کی لیئ اوسکی وقت سی چہہ ہین ایک تو نسیان اور دوسرا نیند اور تیسرا بیہوشی اور چوتہا جنون اور پانچوان حیض اور چہٹا نفاس اور سوائی ان عذرون مذکورہ کی نہین جائز ہی تاخیر نماز کی اوسکی وقت سی یہان تک کہ ذکر کیا گیا ہی ذخیرہ مین کہ جب ایک عورت حاملہ کی بچی کا سر نکلی اور خوف ہو فوت ہونی نماز کی وقت کا تو وضو کری اگر کرسکتی ہی والا تیمم کری اور رکہی سر اپنی بچی کا ہانڈی مین یا گڑہی مین اور نماز پڑہی بیٹہ کر ساتہہ رکوع و سجود کی اور اگر رکوع و سجود نکر سکی تو اشارہ سی ادا کری غرضکہ بحسب طاقت اپنی کی نماز پڑہی جسطرح پڑہ سکی اسلیئی کہ نماز نہین ساقط ہوتی عورت سے جب تک کہ نہین ہوتی وہ نفاس والی اور نفاس والی ہوتی ہی ساتہہ نکلنی اکثر بچہ کی اور نکلنی بلکہ خون کی اور اسیطرح جو شخص کہ پڑی دریا مین تختی پر اور خوف ہوجاتی رہنی وقت نماز کا تو داخل کری اعضاء وضو کو پانی مین ساتہہ نیت وضو کی پہر نماز پڑہی اشارہ سی اور ایسی جسکی کٹ گئی ہون دونون ہاتہہ اور نہ ہو ساتہہ اوسکی کوئی وضو کرانیوالا یا تیمم کرادینوالا تو ملی مونہہ اپنا اور دونون پہنچی اپنی دیوار پر ساتہہ نیت تیمم کے اور نماز پڑہی اور نہین جائز ہی اوسکو ترک کرنا نماز کا اور نہ تاخیر اوسکی اوسکی وقت سی پس دیکہا ہی عاقل اور تامل کرا ان مسائل مین کہ بیان کیئی ہین فقہا نی کیا پاتا ہی تو انہین عذر سوای عجز کامل کی تاخیر نماز کی لیئی وقت اوسکی سی جہ جای ترک کرنا اوسکا اور حاصل یہ کہ مکلف کو نہین گنجائش ہی نماز کی ترک کرنی مین اور اوسکی تاخیر کرنی مین وقت سی باوجود ممکن ہونی ادا اوسکیکی اوسکی وقت مین جسطرح کہ ہو یہہ بیان ہوا نماز کی فرض موقت ہونیکا اور ثبوت پانچ نمازون کا اس آیۃ سی ہی فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ابن عباس سی کسی نی پوچہا کہ کیا پاتی ہو تم ذکر پانچون نمازون کا قرآن مین اونہون نی کہا ہان اور پڑہی یہی آیۃ پس مراد حین تمسون سی نماز مغرب اور عشاء کی ہی اور حین تصبحون سی نماز

فجرکا

فجر کی اور مراد عشیاً سی نماز عصر کی اور حین تظہرون سی نماز ظہر کی اور ثبوت فرضیت نماز
کا سنت سی یعنی حدیث سی جو ہی از آنجملہ ایک یہہ حدیث ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ خَمْسَ صَلَوَاتٍ یعنی بلا
شبہ اللہ تعالی نی فرض کین ہر مسلمان مرد و عورت پر ہر دن اور رات مین پانچ نمازین اور
یہہ حدیث منجملہ اون حدیثون مشہورہ سی ہی کہ ثابت ہوتی ہین اونسی احکام اور ثبوت فرضیت
نماز کا اجماع امت سی یون ہی کہ تحقیق اجماع رکہتی ہی امت حضرت کی زمانہ سی اسدن ہمارے
تک اوپر فرضیت پانچون نمازون کی پس جب ثابت ہوئی فرضیت نمازون کی ان دلیلون
قطعیہ سی تو نہین جائز ہی ترک کرنا اونکا اور بلاشبہ وارد ہوتی ہین وعیدات شدیدہ اور
تہدیدات غلیظہ نماز کی تارک کی لئی منجملہ اونکی یہہ روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جِہَارًا یعنی جسنی چہوڑی نماز قصداً پس تحقیق کافر
ہوا کہلا اور اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے لَا تَتْرُکُوا الصَّلٰوۃَ
مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّۃِ یعنی نہ چہوڑو تم نماز کو قصداً پس جسنی
چہوڑا اوسکو پس تحقیق نکل گیا ملۃ اسلام سی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا علیہ السلام
نی اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَہَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ ہَدَمَ
الدِّیْنَ یعنی نماز ستون دین کا ہی پس جسنی برپا رکہا نماز کو پس بلاشبہ برپار کہا دین کو اور جسنی
چہوڑا نماز کو پس تحقیق ڈہا دیا دین کو اور بسبب وارد ہونی ایسی وعیدون کی اختلاف
کیا ہی علماء نی بیچ کفر تارک نماز کی قصداً بلا عذر پس گئی ہی ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی طرف
کفر اوسکی پس صحابہ مین سی تو یہہ ہین عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور معاذ بن جبل
اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء اور ابو ہریرہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم
اور غیر صحابہ مین سی یہ ہین احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبد اللہ بن المبارک اور حکم بن عتیبہ
اور ایوب سختیانی اور ابو داود طیالسی اور ابو بکر بن شیبہ وغیرہم اور گئی ہین اور طرف اسکی
کہ کافر نہین ہوتا اور حمل کیا ہی اونہون نی اون حدیثون کو کہ دلالت کرتین اوپر کفر تارک اوسکی
اوپر ترک کرنی اوسکی از راہ انکار کی یا حمل کیا ہی اونکو زجر و عید پر یعنی اسکی کہ مومن نہین ترک
کرتا ہی نماز کو اور بعض دلیلون اونکیسی اوپر عدم کفر اوسکیکے یہ قول علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی خَمْسُ
صَلَوَاتٍ افْتَرَضَہُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَہُنَّ وَصَلَّاہُنَّ لِوَقْتِہِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَہُنَّ
وَسُجُوْدَہُنَّ وَخُشُوْعَہُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ

عَہۡدُ اِنۡ شَاۓَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنۡ شَاۓَ عَذَّبَہٗ یعنی پانچ نمازین فرض کین اللہ تعالی نی جسنی
اچھا کیا وضو اونکا اور پڑھا اونکو اونکی وقتون مین اور پورا کیا رکوع اونکا اور سجود اونکا اور خشوع
اونکا ہی اوسکی لئی اللہ پر عہد یہ کہ بخشی اوسکی لئی اور جسنی نہ کیا یہ پس نہین ہی اوسکی لئی اللہ پر عہد
اگر چاہی بخشی اوسکو اور اگر چاہی عذاب کری اوسکو پس قول علیہ السلام کا ان شاء غفرلہ دلیل ہی
اوپر عدم کفر اوسکی بسبب اجماع ہونکی اسپر کہ کافر کی لئی مغفرت نہین ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَاۤءُ یعنی بلا شبہ اللہ تعالی نہین بخشتا ہی
اسکو کہ شرک کیا جاوی ساتھہ اوسکی اور بخشدیتا ہی سوای شرک کی جسکی لئی چاہتا ہی پس اس آیۃ
سی بہی بخشی جانا سب گناہون کا سوای شرک کی ثابت ہوا اور سب گناہون مین سی ترک صلوۃ بہی ہے
تو معلوم ہوا کہ تارک اوسکا کافر نہین ہی و نیز بطور اختلاف کیا ہی فقہا نی بیچ حد تارک نماز کی
قصداً بلا عذر پس کہا حماد بن زید اور مکحول اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل نی کہ تارک نماز کا
قصداً بلا عذر قتل کیا جاوی مگر یہ کہ احمد کی نزدیک قتل کیا جاوی از راہ کفر کی اور نزدیک غیر احمد کے
انمین سی قتل کیا جاوی از راہ حد کی بکفر کی اور حمل کیا ہی اونہون نے اون حدیثون کو کہ دلالت کرتی ہین
اوسکی تارک کی کفر پر اوپر مستحق ہونی سزا کفر کے اور نہین ہی کفر کی لئی دنیا مین سزا سوای قتل کی
اور ابو حنیفہ رح کی نزدیک نہ حکم کفر کا کیا جاوی اوسکی لئی اور نہ قتل کیا جاوی وہ بلکہ حبس کیا جاوی
ہمیشہ کو اور بعضون نی کہا مارا جاوی ضرب شدید کہ یہان تک کہ بہی اوس سے خون از راہ مبالغہ کی زجر مین اور
بعضون نی کہا کہ ماری یہان تک کے نماز پڑہی یا مر جاوی پس بناء اوسکی واجب بلکہ فرض ہی مومن پر یہہ کہ
محافظت کری اوپر ادای کرنی پانچون نمازون کی پس پڑھی اونکو جیسا کہ حکم کیا گیا ہی ساتھہ اچھی طرح
کرنی وضوء اونکی کی اور رعایت کرنی وقتون اونکی کی اور تمام کرنی رکوع اور سجود اور خشوع اونکی کی
اور اگر غافل ہو کسی چیز سی انمین سی تو چاہئی کہ کوشش کری بیچ پڑہنی سنتون اور نفلون کی اور نہ تساہل
کری وی انمین تا کہ کامل کری بسبب اونکی اپنی فرض کو اسلئی کہ روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا علیہ الصلوۃ و
السلام نی اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الۡعَبۡدُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ صَلٰوۃٌ فَاِنۡ وُجِدَتۡ تَامَّۃً کُتِبَتۡ تَامَّۃً
وَاِنِ انۡتَقَصَ مِنۡہَا شَیۡئٌ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُنۡظُرُوۡا ہَلۡ لِعَبۡدِیۡ مِنۡ تَطَوُّعٍ فَاِنۡ کَانَ لَہٗ
تَطَوُّعٌ یُکَمَّلُ لَہٗ مَا ضُیِّعَ مِنۡ فَرِیۡضَتِہٖ مِنۡ تَطَوُّعِہٖ یعنی اول جو کچھہ کہ حساب کیا جاوی گا ساتھہ
اوسکی بندہ روز قیامت کے نماز ہوگی پس اگر پائی جاویگی نماز پوری لکھی جاوی گی پوری اور اگر ناقص
کیا جاوی گا اوس سی کچھہ تو فرماویگا اللہ تعالی یعنی فرشتون کو کہ دیکھو آیا میری بندی کی لئی کچھہ
نفل ہین پس اگر ہونگی اوسکی لئی نفل تو پورا کیا جاویگا اوسکی لئی جو کچھہ کہ ضائع

ویقتل تارک الصلوة عند البعض کفراً وعند البعض حداً

کیاہی

کیا گیا ہوگا فرضون اوسکی سی ساتھہ نفلون اوسکی یعنی جسنی پڑہی نماز فرض اور واقع ہوا اوسمین
نقصان تو کامل کیا جاویگا یہ نقصان ساتھہ نفل کی اگر ہونگی نفل مقبول لیکن جسکی فرض اچھی نہین ہوگی
تو اوسکی نفل کیونکر اچھی ہونگی بلکہ وہ اور بہی زیادہ ناقص ہونگی واسطی خفت نفل کی لوگونکی نزدیک اور
نہ پروا کرنی اونکی نفل مین اسلیئی کہ دیکھی جاتی ہین اکثر اون لوگونمین سی کہ گمان کیئی جاتی ہین عالم کہ وہ
نفل مین بلکہ فرض مین بہی تعدیل ارکان کو ترک کرتی ہین اور ٹہونگی مارتی ہین مرغ کیسی یعنی سجدہ
اچھی طرح نہین کرتی پس جب ایسون کا یہہ حال ہو تو کیا حال ہوگا عوام کا اون عوام کا کہ جو دین اسلام
کو جانتی ہی نہین پس تعدیل ارکان نزدیک ابو یوسف اور شافعی کی فرض ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز
اوسکی ترک کرتی سی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی بحسب صحیح روایت کی واجب ہی کہ نماز باطل نہین
ہوتی اوسکی ترک سی لیکن ناقص نہایت ہوتی ہی پس اگر تعدیل کو ترک کری سہواً تو لازم آتا ہی سجدہ سہو کا
اور اگر قصداً ترک کری تو لازم آتا ہی گناہ اور واجب ہوتا ہی پہیرنا اوس نماز کا جیساکہ حکم ہی ہر نماز مین
کہ ادا کیجاوی ساتھہ کراہت تحریمی کی اور بعض روایت مین تعدیل ارکان کی سنت ہی پس اوس روایت کی
بموجب سجدہ سہو کا نہین لازم آئیگا اوسکی ترک کرنیسی از راہ سہو کی اور نہ واجب ہوگا پہیرنا نماز کا
اوسکی ترک کرنیسی قصداً بلکہ مستحب ہے اوس نماز کا پہیرنا اور مستحق ہوتا ہی عتاب کا اور حرمان شفاعت
کا پس جبکہ ہوا ایسا تو جو کوئی پڑہی نفل بغیر تعدیل ارکان کی تو بموجب روایت وجوب کی ہوگا گنہگار مستحق
عذاب دوزخ کا اور واجب ہوگا اوسپر پہیرنا اوسکا اور اگر نہ پہیریگا اوسکو تو لازم آویگا گناہ دوسرا مثل
پہلی کی اور اگر مانا ہمنی کہ سنت ہو تعدیل ارکان کی تو ہوگا مستحق عتاب کا اور حرمان شفاعت کا
پس جبکہ ہو حال یہہ تو کیونکر کامل کرینگی ایسی نفل فرض کی نقصان کو افسوس صد افسوس بلکہ اگر نہ پڑہتا
یہ نفل تو نہ مستحق ہوتا عذاب کا اور نہ عتاب کا اور نہ محرومی شفاعت کا اور روایت کیا گیا ہی
کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نی دیکھا ایک شخص کو نماز پڑہتی اسحال مین کہ وہ پورا نہین کرتا
رکوع اپنا اور ٹہونگی مارتا ہی اپنی سجود مین پس فرمایا حضرت نی لو مات هذا علی حالته
هذه مات علی غیر ملة محمد یعنی اگر مریگا یہ اپنی اسی حالت پر تو مریگا اوپر غیر دین محمد کی اور تحقیق
مغرور ہوتی ہین بعضی غافل ساتھہ کلمہ جواز کی کہ واقع ہی اماموں کی کتابوں مین اوسکی حق مین
کہ ترک کیا قومہ اور جلسہ اور طمانینت ان دونون مین اور نہین معلوم کیا جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا ہی اصول
فقہ مین کہ جواز عبادات مین معنی سقوط فرضیت قضا کی ہی نہ یہہ کہ وہ حلال ہی اور نہین حاصل ہوتا
گناہ اوسمین پر کیونکر ہو اسحال مین کہ تصریح کی ہو فقہا نی ساتھہ کراہت ترک قومہ اور جلسہ اور
طمانینت کی اوسمین اور کہا قرطبی نی اپنی تذکرہ مین نقل کرتی کر اپنی شیخ سی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی

قول ہر کہ کہا واجب ارکان نماز سی اقل وس حد کا ہی کہ اطلاق کیا جاوی اوسپر اسم اصلی
کہ جسنی اقتصار کیا اسپر صادق آویگا اوسپر یہہ کہ وہ ٹہونگین مارتا ہی نماز مین اور داخل ہوتا ہی
اس برائی مین کہ جو حضرت کی حدیث مین آئی ہی تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ
حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ یعنی یہ نماز منافق کی ہی کہ بیٹہا انتظار
کرتا ہی آفتاب کی غروب ہونیکا یہان تک کہ جب ہوتا ہی آفتاب درمیان دونون سینگون شیطان
کی اوٹہتا ہی پہر ٹہونگین مارتا ہی پس جسکہ ہو نماز ساتہہ اس صفت کی داخل ہوگا پڑہنی والا اوسکا
اللہ تعالی کی اس قول کی نیچی فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ
فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا یعنی پہر اونکی جگہہ آئی ناخلف کہ ضائع کیا اونہون نی نماز کو اور پیچہی
پڑی فرون کی پس قریب ہی کہ پڑین گی غی مین کہ وہ ایک نالہ ہی جہنم مین پس ایک جماعت نی علما
مین سی کہا ہی کہ نہین مراد ہی نماز کی ضائع کرنیسی ترک کرنا اوسکا بلکہ وہ یہہ ہی کہ درست کری حدود
نماز کی ساتہہ نہ رعایت کرنی وقت اوسکیکی اور طہارت اوسکیکی اور نہ تمام کرنی رکوع وسجود وغیرہ
کی اور روایت کیا گیا ہی ابن مسعود انصاری سی کہ آنحضرت علیہ السلام نی فرمایا لَا تُجْزِئُ
صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ یعنی نہین کفایت کرتی ہی وہ نماز
کہ نہ سیدہا کری آدمی اوسمین پیٹہہ اپنی رکوع وسجود مین اور روایتین اس باب مین بہت ہین کہ وہ
واضح کردیتی ہین اللہ تعالی کی مراد کو اس آیۃ سی وَاَضَاعُوا الصَّلٰوةَ پس بلا شبہہ جسنی محافظت
کی اوقات نماز کی اور اوسکی طہارت کی اور اوسکی رکوع وسجود کی محافظت کی نماز کی اور جسنی نہ محافظت
کی نماز کی پس تحقیق ضائع کیا اوسکو پس وہ اور عبادتون کو کہ سوای نماز کی ہین بہت ضائع کرنیوالا ہوگا
اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نی فرمایا اِذَا اَحْسَنَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ فَاَتَمَّ
رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا قَالَتِ الصَّلٰوةُ حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِيْ فَتُرْفَعُ وَاِذَا اَسَاءَ
الصَّلٰوةَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا قَالَتِ الصَّلٰوةُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ
فَتُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ فَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُهٗ یعنی جب اچہی طرح پڑہتا ہی
آدمی نماز پس پورا کرتا ہی رکوع وسجود اوسکا کہتی ہی نماز کہ نگاہ رکہی اللہ تعالی تجکو جیسا کہ نگاہ رکہا
تونی مجکو پس اوپر چڑہائی جاتی ہی نماز یعنی قبول ہوتی ہی اور جب بری طرح پڑہتا ہی نماز پس
نہین پورا کرتا رکوع وسجود اوسکا کہتی ہی نماز کہ ضائع کری تجکو اللہ جیسا کہ ضائع کیا تونی مجکو پہر
لپیٹی جاتی ہی نماز جیسا کہ لپیٹا جاتا ہی کپڑا پرانا پہر ماری جاتی ہی وہ اوسکی مونہہ پر اور روایت
کیا گیا ہی ابو ہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آدمی البتہ نماز پڑہتا ہی ساتہہ

برس اور نہین قبول کیجاتی اوسکی لئی ایک نماز اس سبب سی کہ پورا کرتا ہی رکوع اور نہین پورا کرتا سجدہ اور پورا کرتا ہی سجدہ اور نہین پورا کرتا رکوع پس جو کوئی چاہی پہچاننا نماز کا کہ آیا قبول ہوئی ہی یا نہین تو چاہی کہ نظر کری طرف قول اللہ تعالی کی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی بلاشبہ نماز باز رکھتی ہی بیحیائی اور خلاف شرع سے پس وہ اگر پانچون نمازین پڑہتا ہی اور نہین ہوتا بعد اسکی حال اچھا اوسکا ساتھ رب اوسکی بلکہ واقع ہوتی ہین اوس سی بعضی فواحش اور منکرات تو جانی کہ نماز میری غیر مقبول ہے بلکہ وہ وبال ہی اوسپر اور دور کرنیوالی ہی اللہ تعالی سی کہا ابن مسعود اور ابن عباس نے مَنْ لَمْ تَاْمُرْہُ صَلٰوتُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْھَہُ عَنِ الْمُنْکَرِ لَمْ یَزْدَدْ بِصَلٰوتِہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا بُعْدًا یعنی جسکو نہ حکم کری نماز اوسکی ساتھ اچھی باتون کی اور نہ باز رکہی اوسکو بری باتون سی نہین زیادہ کرتا سبب نماز اپنی کی اللہ تعالی سے مگر دوری کو اور کہا حسن اور قتادہ نی مَنْ لَمْ تَنْھَہٗ صَلٰوتُہٗ عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْکَرِ فَصَلٰوتُہٗ وَبَالٌ عَلَیْہِ یعنی جسکو نہ باز رکہی نماز بیحیائی اور بری کامون سی پس نماز اوسکی وبال ہی اوس پر پس جو کوئی پڑہتا ہی پانچون نمازین ساتھہ رعایت شرائط اور ارکان اور واجبات اور سنتون اور آداب اوسکی بچاتا ہی اللہ تعالی اوسکو بیحیائی اور بری کامون سے جیسی کہ روایت کیا گیا ہی انس سے کہ اونہون نی کہا کہ تہا ایک جوان انصار مین سی کہ پڑہتا تہا پانچون نمازین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر نہین چہوڑتا تہا کوئی چیز فواحش مین سی مگر کہ کرتا تہا بیان کیا گیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا آپنی کہ اِنَّ صَلٰوتَہٗ تَنْھٰہُ یَوْمًا یعنی بلاشبہ نماز اوسکی باز رکہیگی اوسکو یعنی گناہون سی ایکدن پس نہ دیر لگی یہان تک کہ توبہ کی اوسنی اور اچھا ہوا حال اوسکا اَللّٰھُمَّ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰی حُسْنِ الْمَاٰلِ لِلّٰہِ الْحَمْدُ تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہے

پہلا باب بیچ بیان فضیلت اور تاکید فرض نمازون کی

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَاۤئِرُ یعنی نمازین پانچ اور جمعہ سی جمعہ تک اور رمضان سی رمضان تک مٹا دیتی ہین گناہون کو جو کہ درمیان اونکی ہوئی ہین جبکہ گناہ کبیرہ نکئی ہون اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو مجکو اگر ہووی نہر بابر دروازی ایک تمہاری کی نہاتا ہی اوسمین ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہی میل اوسکی سی کچہہ کہا صحابہ نی نہین باقی رہتا اوسکی میل اوسکسی کچہہ فرمایا پس یہہ مثال ہی پانچون نمازون کی معاف کرتا ہی اللہ سبب اونکی گناہ یعنی صغیرہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پہر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ

رواہ مسلم ۱۲

رواہ البخاری ومسلم ۱۲

رواہ البخاری ومسلم ۱۲

علیہ وسلم کی پاس پس خبر کی اونکو یعنی پس حضرت نی کچھ جواب نہ دیا منتظر حکم الہی کی رہی بعد از ان اوس شخص نی نماز پڑہی پس بہیجی اللہ تعالی نی یہہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ یعنی اور قائم رکہہ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یا واسطی میری ہی یہہ بات خاص فرمایا واسطی تمام امت میری کی سبکی اور ایک روایت مین جواب یون ہی کہ یہہ بات واسطی اوس شخص کی ہی کہ عمل کیا سا تہہ اس آیت کی امت میری سی یعنی جو بدی کرے پہر اوسکی بہلائی کریگا یہی بات اوسکی لئی حاصل ہوگی **ف** نام اوس شخص بوسہ لینی والی کا ابو الیسر تہا ترمذی نی اوس سے روایت کی ہی کہ اوسنی کہا کہ آئی میری پاس ایک عورت کہجورین مول لینی کو پس کہا مینی اوسکو کہ میری گہر مین کہجورین اس سی زیادہ اچہی ہین پس وہ میری ساتہہ گہر مین آئی پس بوس و کنار کیا مینی اوسکو پس کہا اوسنی ڈر اللہ سی پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جلیکہ یہان مذکور ہی ور دونو طرفون دن سے مراد ہی اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہی اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قائم رکہہ نماز چند ساعات رات مین یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہہ **ع ح** اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسا کام ہی بہت اچہا نزدیک اللہ تعالی کی فرمایا نماز بیچ وقت اوسکی یعنی وقت مکروہ مین نہو کہا مینی پہر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا نیکی کرنی ماباپ سی کہا مینی پہر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نی بیان کین مجہسی حضرت نی یہہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچہتا البتہ زیادہ بتلاتی مجکو **ف** جاننا چاہیئی کہ حدیثون بیچ بیان افضل اعمال کی مختلف آئی ہین یہان ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کی کہانا کہلانا اور چرچا کرنا سلام کا اور نماز پڑہنی رات مین جسوقت کہ لوگ سوتی ہوویں اور بعضی مین آیا ہی کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ ہاتہہ اور زبان تیری سی سلامت رہین اور کسی مین آیا ہی کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہی اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہی پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جواب دیا ہی ہر ایک کو موافق غرض اور رغبت اوسکی یا جواب دیا ہی موافق اوس چیز کی کہ پہچانا حال اوسکا اور لائق اوسکی حال کی جانا پس یہہ ایسا ہی جیسی کہ کہتی ہین یہ چیز بہترین چیزون کی ہی اور اپنی دل مین ارادہ اوسکی بزرگی کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین رکہتی بلکہ ارادہ یہہ رکہتی ہین کہ یہ بہترین چیزون کی ہی ایک وقت مین نہ اور وقتون مین یا مثلا جہان سکوت مناسب ہوتا ہی تو کہتی ہین کہ سکوت کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کی افضل فرمایا ہی مثلا جہاد کو ابتداء اسلام مین فاضلترین اعمال کا فرمایا کہ اوسوقت کی لوگون کی حال کی مناسب یہی افضل تہا یا ایک قوم کو

۹۰
رواہ البخاری و مسلم

محتاج دیکھا اونکی لیئی صدقہ پر رغبت دلائی اور اوسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب بتعالی کی افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتھہ وجہ اور حیثیت کی اپنی جا ہی فاضلتر ہی دوسری سے ع ح اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بَیْنَ العَبْدِ وَبَیْنَ الکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یعنی درمیان بندیکی اور درمیان کفر کی چھوڑ دینا نماز کا ہی ف متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارت کی یون ہی کہ ترک الصلوۃ وصلۃ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنی نماز درمیان بین بندیکی اور کفر کی بمنزلہ دیوار کی ہی کہ بندہ اوسکی سبب سے کفر تلک نہین پہنچ سکتا جب نماز چھوڑ دی تو گویا دیوار درمیان ہین سی اوٹھہ گئی اور یہہ ترک نماز وصلہ ہونے یعنی ملجانی کی ہوئی کہ اسکی سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جاتا ہی یہہ تغلیظ اور تشدید ہی اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہی اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہے کہ کافر ہوجاوی اور نزدیک اصحاب ظواہر کی تارک صلوۃ کافر ہو جاتا ہے اور نزدیک مالک اور شافعی رح وغیرہما کی واجب ہے قتل تارک الصلوۃ کا اگرچہ کافر نہووی اور نزدیک ابو حنیفہ رح کی مارنا اور قید کرنا اوسکا واجب ہے جبتلک کہ نماز نہ پڑہی ع ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پانچ نمازین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نی جسنی اچھا کیا وضو اون نمازونکا یعنی ساتھہ رعایت فرائض اور سنتون کی کیا اور پڑہا اونکو وقت پر اور پورا کیا رکوع اونکا اور خشوع اونکا یعنی حضور قلب سے پڑہی ہی واسطی اوسکی اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہ کہ بخشدی واسطی اوسکی یعنی گناہ صغائر اوسکے اور جو کوئی نکری یعنی نماز اوپر طرح مذکور کی نہ پڑہی یا مطلق نہ پڑہی پس نہین واسطی اوسکی اللہ پر عہد لازم اگر چاہی بخشی واسطی اوسکی اگر چاہی عذاب کری اوسکو ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کیلئی واجب نہین ہے عذاب دینا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنی کا مذہب سنت وجماعت کا ہے ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو اپنی نمازین پانچ اور روزی رکہو مہینی اپنی کی یعنی رمضان کی اور ادا کرو زکوۃ مال اپنی کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنی کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نکری جاوگی بہشت رب اپنی کی مین یعنی درجات اوسکے بلین گی ف مراد صاحب حکم سی بادشاہ اور امیر ہین یا مراد مین علماء یا عام ہین کہ جو کارساز تمہاری کسی کام کی ہون ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کرو اپنی اولاد کو ساتھہ نماز کی جب وہ ہون سات برس کے اور مارو اونکو نماز چھوڑنی پر جب وہ ہون دس برس کے اور جدا کرو اونکو بیچ خواب گاہون کی ف لڑکون کو سات برسکی عمر سی حکم کرنا شروع کری تا عادت نماز کی پڑی اور دس برس کے عمر مین قریب بالغ ہونیکی پہنچتی ہین پس تاکید اور مارنا چاہئی اور حکم نماز کا بہی کری عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کی شرائط وغیرہ اوسکو وہ بہی سکہلاوی اور جدا کرو خوابگاہونمین یعنی مثلا بہن بہائی ایک بستر مین نہ سووین اسیطرح اور ناتی دار یا اجنبی مرد وعورت اکہٹی ایک مین سووین ق

عـ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عہد درمیان ہماری اور درمیان منافقون کی
نماز ہی پس جسنی چہوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہوا ف یعنی ہمنی جو منافقون کو امن دی کہا ہی کہ قتل
نہین کرتی اور احکام اسلام کی اونپر جاری کرتی ہین سبب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ مشابہت رکہتی ہین ساتہہ
مسلمانون کی سبب نماز پڑہنی کی اور جماعت مین حاضر ہونیکی اور تابعداری کرنیکی اور احکام ظاہر ہین
پس جسنی نماز چہوڑی کہ وہ عمدہ سب عبادتون کی ہی پس وہ اور کافر برابر ہوا اور معنی فقد کفر کی یہہ
ہین کہ اوسنی کفر کو ظاہر کر دیا عـ اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جاڑی کی موسم مین
اوس حال مین کہ پت جہڑ ہوتی تہی پس لین حضرت نی دو شاخین درخت مین سی کہا اوسی نی پتی
اونمین سی جہڑنی لگی یعنی زیادہ گرنی لگی جیسی کہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانی سی بہت جہڑتی ہین کہا پس
فرمایا حضرت نی ای اباذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑہتا ہی
نماز ارادہ کرتا ہی ساتہہ اوسکی خاص اللہ تعالی کو پس گرتی ہین اوس سی گناہ اوسکی جیسی کہ جہڑتی ہین
یہہ پتی اس درخت سی ف ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کو یعنی اوسکی پڑہنی مین خیال کسیکی دکہانی سنانی
کا یا غرض دینی یا دنیوی کا نہین رکہتا ہی بلکہ محض اوسکی طلب رضا اور فرمان برداری کا لحاظ ہی اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اونمین یعنی غافل نہوا بلکہ خضوع
دل سی پڑہین بخشیگا اللہ واسطی اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کیی تہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ
حَافَظَ عَلَیْہَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْہَانًا وَّنَجَاۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْہَا لَمْ تَکُنْ لَّہٗ
نُوْرًا وَّلَا بُرْہَانًا وَّلَا نَجَاۃً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَہَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یعنی جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگی
واسطی اوسکی سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہی اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہی اوپر کمال
ایمان اوسکیکی اور سبب مغفرت کی دن قیامت کی اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اوسپر نہوگی وہ واسطی اوسکی
نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کی ساتہہ قارون اور فرعون اور ہامان اور
ابی بن خلف کی روایت کی یہہ احمد اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف محافظت نماز کی
یہہ ہی کہ ہمیشہ پڑہتا رہی اوسکو کبہی ناغہ نکری اور فرایض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کری
جب نماز اسطرح پڑہتا ہی تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہی اور ثواب مذکور پاتا ہی اور اونکی ترک سی
مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہی خیال تو کرو ای بہائیون کسقدر تاکید ہی محافظت نماز کی اسمین قصور کبہی
نکیا کرو اور دیکہا چاہئی کہ جب اوسکی محافظت نکرنی پر وعید فرمایا ایسی کافرون کی ساتہہ عذاب کئی
جاینگا تو جو کوئی اسکو بالکل چہوڑ دیگا اوسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا کفر تو مشہور ہین

۲۰ رواه احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ

۲۱ رواه احمد

۲۲ رواه احمد

اور ہامان وزیر تہا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ اوسکو حضرت نی جنگ احد مین دست مبارک سی قتل کیا تہا اور وہ اشقیا امت کا کہلاتا ہی اور
اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہی ہوگا ساتھہ نبیون اور صدیقون
اور شہدا اور صالحین کے ع کہا عبد اللہ بن شقیق نی کہ تہی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہین دیکہتی تہی کسی چیز کو اعمال مین سی چہوڑنا اوسکا کفر سوای نماز کی ف اسمین جو حصر
کیا کہ صحابہ سوا نماز کی کسی عمل کی چہوڑنی کو کفر نجانتی تہی تو یہہ حصر اسپر دلالت کرتا ہی کہ
چہوڑنا نماز کا اونکی نزدیک بڑی گناہ ہونی ہی اور بہت قریب ہی طرف کفر کی ع اور روایت ہی
ابی درداسی کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے نی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نہ
شریک کر تو ساتھہ اللہ کی کسیکو اگرچہ ٹکڑی ٹکڑی کیا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور مت چہوڑ نماز
فرض کو جان بوجہہ کر پس جو کوئی ترک کری اوسکو جان بوجہہ کر پس تحقیق بری ہوا اوس سی ذمہ
اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہی ہر برائی کی ف حضرت نی یہہ ابو درداکو افضل بات تعلیم فرمائی
کہ اگر جلایا جاوی تو تو بہی شرک نکرو الا اکراہ یعنی جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کری
اور دل مین اوسکو برا جانتا ہو تو جائز ہی اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اوس سی عہد اسلام کا
اور خارج ہوا دائرہ اسلام سی یہہ از راہ تغلیظ کے فرمایا یا یہہ مراد ہی کہ قتل اور تعزیر سی جو امن
تہا وہ امن اوسکو نرہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اس لئی ہی کہ جب عقل جاتی رہتی ہی جہان کی برائیان
سرزد ہوتی ہین اسیلئی اسکو ام الخبائث کہا ہی ع

باب دوسرا بیان مین سنتون اور نفلون اور فضیلت انکی

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی دن اور رات مین
بارہ رکعتین بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی گہر بہشت مین چار رکعت پہلی ظہر کی اور دو رکعت پیچہی اوسکی
اور دو رکعت پیچہی مغرب کے اور دو رکعت پیچہی عشا کے اور دو رکعت پہلی نماز فجر کی ف یہہ سب سنتین
موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سی زیادہ موکدہ ہین حتی حسن بصری اور بعضی حنفیہ نی اونکو واجب کہا ہی اور
حسن نی مغرب کے بہی دو رکعتون کو واجب کہا ہی لیکن اس حدیث نی اونکی قول کو رد کیا ہی کہ واجب
نہین بلکہ سنت ہین ع اور کہا حضرت عائشہ نی کہ نماز پڑہتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے
گہر مین پہلی ظہر کی چار رکعتین پہر نکلتی پس نماز پڑہتی ساتھہ لوگونکی یعنی فرض ظہر کی پہر داخل ہوتی میری
گہر مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی ساتھہ لوگون کی مغرب کی پہر داخل ہوتی میری گہر مین
پس نماز پڑہتی دو رکعتین پہر نماز پڑہتی ساتھہ لوگون کی عشا کی اور داخل ہوتی میری گہر مین پس نماز
پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی رات کو یعنی کبہی نو رکعت اونمین وتر بہی ہوتی اور تہی نماز پڑہتی

رواہ ابن ماجہ ۱۲

رواہ الترمذی ۱۳

رواہ مسلم و ابو داود ۱۴

کسی رات کو دیر تک کہڑی اور کسی رات کو دیر تک بیٹھی اور رہتی جسوقت کہ پڑہتی کہڑی ہوکر رکوع
کرتی اور سجدہ کرتی اوسی حالت سی کہ کہڑی ہوتی اور رہتی جسوقت کہ پڑہتی بیٹھہ کر رکوع کرتی اور سجدہ
کرتی بیٹھی اور جسوقت نمودار ہوتی فجر پڑہتی تہی دو رکعت یعنی سنت فجر کی پہر نکلتی پس پڑہتی ساتہہ
لوگون کی نماز فجر کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتین گہر مین پڑہنی مستحب ہین اور اونمین وتر
بہی ہوتی یعنی ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب مین یعنی تہجد مین روایتین مختلف آئی ہین
چہہ بہی اور آٹہہ بہی اور نو بہی اور دس بہی اور گیارہ بہی اور تیرہ بہی کہ کبہی کتنی پڑہتی اور کبہی کتنی
اور رکوع کرتی اور سجدہ کرتی اوسی حالت سی کہ کہڑی ہوتی یعنی انتقال کرتی تہی رکوع وسجود مین حالت
قیام سی نہ یہہ کہ رکوع وسجود بیٹھہ کر کرتی اور جب بیٹھہ کر پڑہتی رکوع وسجود بہی اوسی حالت مین کرتی اور اس
صورت مین رکوع وسجود کہڑی ہوکر بہی کرنا آیا ہی یعنی قرات پڑہتی بیٹھہ کر پہر کہڑی ہوتی اور تہوڑی قرات بہی پڑہتی پہر رکوع وسجود کرتی پس
تین طرح پر تہی حضرت کی نماز تہجد کی تمام کہڑی یا تمام بیٹھی یا قرات بیٹھہ کر پڑہتی بعد ازان کہڑی
ہوتی اور رکوع وسجود کرتی اور اسطرح نہ تہی کہ قرات کہڑی ہوکر پڑہین اور پہر بیٹھہ کر رکوع وسجود
کرین ح ع اور کہا حضرت عائشہ نی کہ نہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلون سی بہت محافظت
ومداومت کرتی جیسی کہ محافظت کرتی دو رکعتون سنت فجر کی پر ف یعنی سنتین فجر کی سب سے
زیادہ موکد تہین کہ سفر وحضر مین انکو حضرت نہ چہوڑتی اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ بغیر عذر کی انکو
بیٹھہ کر پڑہنا درست نہین ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا یعنی سنتین فجر کی بہتر ہین دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی ف یعنی دنیا اور
دنیا کی چیزین اگر اللہ کی راہ مین خرچ کری اوس سی یہہ افضل ہین اور جو چیز دنیا کی کہ اوسمین بخل
کری اور راہ دین مین خرچ نکری اوسمین اچہاپن کہان ہی کہ اوس پر انکو بہتر کہین اور لکہا ہی علمائی
کہ سب سے زیادہ موکد سنتین فجر کی ہین اور بعد انکی سنتین مغرب کی اور بعد انکی سنتین ظہر کی بعد کی اور بعد
انکی سنتین عشا کی بعد کی اور بعد ان سبہون کی سنتین ظہر کی پہلی کی ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو تم مین سی نماز پڑہنی والا بعد جمعہ کی پس چاہیی کہ پڑہی چار رکعت اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ
بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ یعنی جو شخص محافظت یعنی مداومت کری اوپر چار رکعتون کی پہلی
ظہر کی اور چار کی پیچہی ظہر کی حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشہ آگ مین نہین رہنی کا
ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ادا کری چار رکعت ظہر کے بعد کیکو ساتہہ دو سلام کی اور کلام
اسمین ہی کہ یہہ چار رکعتین سنتون کی دو رکعتون سمیت ہین یا سواے اونکی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ چار سواے

اون دو کی ہین کدام ذکر الشیخ عبد الحق رح اور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ دو رکعت انہین سی موکد
ہین اور دو مستحب پس اولی یہہ ہی کہ پڑہی جاوین ساتہہ دو سلامون کی فرمایا[۱] رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی چار رکعتین پہلی ظہر کی کہ نہین اونمین سلام پہیرنا یعنی افضل یہہ ہی کہ اخیر ہی کو سلام
پہیری درمیان مین نہ پہیری کہولی جاتی ہین اونکی لئی دروازی آسمانکی ف یعنی قبول ہوتی
ہین جناب باری مین اور نازل ہوتی ہین سبب اونکی انوار رحمت کی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ یہہ چار رکعتین
سنتین ساتہہ ظہر کی ہین یا سوای اونکی کہ پہلی اونکی پڑہی جاتی ہین جنکو نماز فی الزوال کہتی ہین
اور مختار یہہ ہی کہ یہہ غیر رواتب کی ہین یعنی فی الزوال اور[۲] تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی چار رکعتین
پیچہی ڈہلنی آفتاب کی پہلی ظہر سی یعنی نماز فی الزوال اور فرماتی تحقیق یہ وقت ہی کہ کہولی جاتی ہین اسمین دروازی
آسمان کی یعنی واسطی چڑہنی اعمال صالحین کی پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ چڑہی واسطی میری اوسمین عمل نیک
ف اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ ساعت قبولیت کی ہی جو عمل نیک کہ اسوقت مین مقبول ہی اور وقت
نہین اور نماز افضل ہی اعمال مین پس پڑہنا اوسکا افضل ہوگا اور[۳] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ پڑہی پہلی عصر کی چار رکعت ف لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہی اوپر مستحب ہونی
اس نماز کی اور[۴] تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی عصر کی چار رکعتین فرق کرتی درمیان
اونکی ساتہہ سلام کرنیکی اوپر فرشتون مقربین کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین یعنی وجود مین مسلمانون مین سی
اور ایمان والون مین سی ف مراد سلام سی یہان التحیات پڑہنی ہی کہ دو رکعتون کی بعد التحیات پڑہتی
اور چار رکعت کے بعد سلام پہیرتی * اور[۵] تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی نماز عصر کی
دو رکعتین ف عصر کے سنتون مین دو روایتین آئی ہین دو کی ہی اور چار کی ہی پس مصلی کو اختیار ہی چاہی چار
پڑہی چاہی دو لیکن چار افضل ہین اور[۶] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی پیچہی مغرب کی چہہ
رکعتین کہ نہ بولی درمیان اونکی ساتہہ کلام بد کی برابر کیجاتی ہین واسطی اوسکی ساتہہ عبادت بارہ برس کی
ف اسکو لوگ صلوۃ الاوابین کہتی ہین یہہ نام اسکا ابن عباس سے منقول ہی اور حدیث سی یہ سمجہا جاتا ہے
کہ دو رکعتین سنت معمولی کی بہی داخل چہہ مین ہین اور اسیطرح جو بیس[۲۴] رکعتین حدیث آئندہ مین منقول ہین اونمین
بہی وہ داخل ہین کہا طیبی نی پس پڑہی دونو سنتین علحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہی چار اکٹہی پڑہی
چاہی دو دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نی ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا احادیث ضعیف
پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نی بہی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن ماجہ نی بہی اور کہا میرک نی کہ منقول ہی
عمار بن یاسر سی کہ وہ بعد مغرب کے چہہ رکعتین پڑہتی تہی اور کہا اونہون نی کہ دیکہا مینی اپنی پیاری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑہتی تہی بعد مغرب کے چہہ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب کی چہہ رکعتین بخشی

---

۱ رواہ ابو داود وابن ماجہ ۱۲

نماز فی الزوال

۲ رواہ الترمذی ۱۲

۳ رواہ احمد والترمذی وابو داود ۱۲

۴ رواہ الترمذی ۱۲

صلوۃ الاوابین

۵ لیکن ہمارا مذہب ہی کہ چار رکعت ... [illegible]

۶ رواہ ابو داود ۱۲

۷ رواہ الترمذی ۱۲

جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہ طبرانی نی ع اور حضرت مولانا اسحق زاد اللہ شرفاً نی فرمایا کہ تحقیق ہماری یہہ ہی کہ چہہ اور بیس سوای سنتون موکدہ کی ہین واللہ اعلم

۱۲ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی بعد مغرب کی بیس رکعتین بناتا ہی اللہ واسکی لئی گہر بہشت مین ف محدثین نی اس حدیث کو ضعیف لکہا ہی اور کہا ابن حجر نی کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پڑہتی اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتی کہ یہہ نماز اوابین کی ہی جس نی پڑہی یہ مغفرت کی گئی اوسکی اور تہی سلف صالح پڑہتی اسکو کہا ایک جماعت علما نی کہ روایت کی گئی ہین اس نماز کی چار رکعتین بہی اور دو بہی پس اقل اسکی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور بیت زیادہ کی گئی ہین اسمین حدیثین بہت ح * ع

۱۳ اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ یعنی نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عشا کی کبہی پہر آئی ہون نزدیک میری مگر نماز پڑہتی چار رکعتین یا چہہ رکعتین ف چار رکعتین یعنی دو رکعتین موکدہ اور دو مستحب اور اوست رکعات مین لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کی لئی ہی یا تنویع کی لئی اور مشہور روایتون مین بعد عشاء کی دو رکعتین آئی ہین اور بعضی روایتون مین چار بہی آئی ہین اور چہہ رکعتین سوای اس حدیث کے نہین آئی ہین واللہ اعلم

۱۴ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی پہلی عشا کی چار رکعتین ہوتا ہی گویا کہ تہجد پڑہا ہی اوس رات اور جو کوئی پڑہتا ہی چار رکعت بعد عشا کی ہوتا ہی گویا کہ پڑہین چار رکعتین لیلۃ القدر مین رواہ سعید بن منصور فی سننہ ع ح اور برہان شرح مواہب الرحمان

۱۵ اور کہا حضرت عمر رض نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی چار رکعتین پہلی ظہر کی پیچہی دوپہر کی یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کے حساب کی جاتی ہین اور برابر رکہی جاتی ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتہہ چار رکعت کی کہ نماز تہجد مین پڑہی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہی انکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اوسوقت پہر پڑہی یہہ آیت يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ یعنی پہرتی ہین سایہ ہر چیز کی داہنی طرف سی اور بائین طرف سی سجدہ کرتی ہوئی واسطی اللہ کی اور وہ ذلیل ہین ف حضرت نی واسطی رغبت دلانی کی اس نماز پر اور بطور دلیل کی دعوی پر یہہ آیۃ مذکورہ پڑہی اور مراد سجدہ سی تابعداری ہے خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار اوسکی حکم کی ہین اوس بات مین کہ پیدا کیا جسکی لئی

۱۶ اور کہا مختار ابن فلفل نی کہ پوچہا مینی انس بن مالک سی حال نفل کا پیچہی عصر کے پس کہا تہی حضرت عمر رض مارتی تہی اوسکی ہاتہونکو کہ نیت باندہنا نماز کی پیچہی نماز عصر کی یعنی منع کرتی تہی لوگون کو بعد عصر کی نماز پڑہنی سی اور تہی ہم پڑہتی زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین

رواہ الترمذی

رواہ ابو داود

رواہ الترمذی والبیہقی

رواہ مسلم

دو رکعتین بیچ غروب ہونی آفتاب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہا مینی انس کو کیا تہی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم پڑہتی ان دو نون رکعتون کو کہا کہ تہی دیکہتی ہمکو نماز پڑہتی پس نہ حکم فرماتی ہمکو اور نہ منع
کرتی ہمکو **ف** نہ حکم فرماتی نہ منع فرماتی اس سی تقریر حضرت سی ثابت کی یعنی حضرت کی روا رکہی اور خلفا
راشدین ان دو نون رکعتونکی قائل نہین تہی پس اقتدا اونکا کافی ہی اور اکثر فقہا بہی منع کرتی ہین اس لئی
کہ لازم آتی ہی اسکی پڑہنی مین تاخیر مغرب کی **ع** اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی مسجد بنی عبد
الاشہل کی مین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس پڑہی اوس مین نماز مغرب کے یعنی فرض و سنت پس جب پڑہ
چکی یعنی بعضی قوم اپنی نماز فرض دیکہا اونکو حضرت نی کہ پڑہتی ہین نفل یعنی سنتین مغربکی بعد نماز
مغرب کی پس فرمایا کہ یہہ یعنی سنت مغربکی یا مطلق نوافل نماز گہر مین پڑہنی کی ہی روایت کی ہی یہہ ابو داود
نی اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہے کہ کہڑی ہوئی لوگ نفل پڑہنی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم ہی تمکو پڑہنا اس نماز کا گہرون مین **ف** یہہ نوافل نماز گہرون کی ہی یعنی افضل
ہی پڑہنا انکا گہرون مین اس لئی کہ دورتر ہی ریا سی اور قریب تر ہی طرف اخلاص کے اور گہرونمین
برکت ہوتی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوسکی لئی ہی کہ ارادہ کرتا ہی باہر کا طرف گہر اپنی کی بخلاف
اعتکاف کرنیوالی کی مسجد مین کہ پڑہی مسجد ہے مین اور نہین کراہت ہی بالاتفاق جاننا چاہئی کہ افضل
یہہ ہی کہ نماز نفل سوای فرضونکی گہر مین ادا کری اور اسیطرح تہا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا مگر کسی سبب مانع رسی ہوا ہو تو خیر خصوصاً سنت مغرب کے کہ اکثر گہر ہی مین پڑہتی اور بعضی علمانی کہا ہے
کہ اگر سنتین مغربکی مسجد مین ادا کری تو سنت سے واقع نہین ہوتین اور بعضون نے کہا ہی گنہگار ہوتا ہی
اور جمہور اسپر ہین کہ گنہگار نہین ہوتا اور امر استحباب کے لئی ہی اور حاشیہ ہدایہ مین جامع صغیر سی لکہا ہی
کہ اگر نماز مغرب کی مسجد مین ادا کری اگر ڈرتا ہی کہ بعد پڑہنی کی گہر مین مشغل پیش آویگا کہ مانع ہو گا سنت پڑہنی
سی تو صحن مسجد مین ادا کری اور اگر یہہ ڈر نہین ہی تو افضل یہہ ہی کہ گہر مین جا کر پڑہی **حم** اور کہا ابن
عباس نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتی قرائت کو یعنی لمبی دو نون رکعتونمین بیچ مغرب کی
یہان تک کہ متفرق ہوتی اہل مسجد **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرت مسجد مین پڑہتی
تہی پس محمول کسی سبب اور عذر پر ہی کہ گہر مین جانی سی مانع آیا مسجد مین پڑہین اور ظاہر یہہ ہی کہ حمل
کیا جاوی بیان جواز پر یعنی اس لئی پڑہین کہ لوگ معلوم کر لین کہ جائز یون بہی ہی یا اعتکاف مین پڑہی ہو
اور احتمال ہی کہ گہر مین پڑہی ہون اور گہر متصل مسجد کے تہا کہ دروازہ طرف مسجد کی تہا ابن عباس نی حضرت
کو سامنی سی پڑہتی دیکہا ہو اور بیان اوسکا کیا ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ درازگی قرائت بہی کبہی ہوئی ہو اس لئی
کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دو نون رکعتونمین اکثر قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی تہی

ح ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کی یعنی پہلے بولنے کلام دنیا کے
دو رکعتیں اور ایک روایت میں چار رکعتیں بلند کیجاتی ہے نماز اوسکی علیین میں ف بعد مغرب کے یعنی مغرب
کی فرضوں کی بعد یا سنتوں کی بعد اور دو رکعتیں یعنی سنتیں مغرب کے یا سوای اونکی اور چار رکعتیں دو اونمیں سے
سنت مغرب کی اور دو سوای اونکی یا چار دن سوای سنتوں کی ہیں دو یا چار کہ سوای سنتوں کی ہوں انکو صلوۃ
الاوابین کہتے ہین اور بلند کیجاتی ہے نماز اوسکی یعنی نفل اوسکے یا فرائض سمیت علیین مین یہہ کنایہ ہے کمال
قبول ہونے اس نماز کی سے اور بہت ثواب اسکی سے اور علیین نام ایک مقام کا ہے ساتوین آسمان پر کہ
کہ اوسمین ارواحین مومنون کی جاتی ہین اور عمل اونکی لکھی جاتی ہین ع روایت ہے حذیفہ سے مانند اسکی اور
زیادہ کیا کہ پس تھے حضرت فرماتے جلدی پڑھو دو رکعتیں پیچھے مغرب کی یعنی سنتیں اوسکی اسلئے کہ تحقیق وہ دونو
اوٹھائی جاتی ہین ساتھہ فرضونکی ف اسلئے کہ یہ دونو رکعتیں اوٹھائی جاتی ہین علیین مین پس جلدی پڑھو
بغیر فاصلہ کی فرضون سے تا ملائکہ عمل لیجانیوالے منتظر نہوں اور ظاہر یہہ ہے کہ بعد اسکی پڑھنا دعا کا یا ذکر کا
کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اوسکا بعد فرضونکی حضرت سے منافی تعجیل کے نہیں یا یون کہا چاہیے کہ پڑھنا اوسکا بعد
دونو رکعتونکی منافی بعدیت کے نہیں لیکن یہان ایک اور شبہ آتا ہے کہ فضیلت ان دونو رکعتونکی پڑھنے کی
گھر مین ثابت ہوئی ہے پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہین ہوسکتی پس اس صورتمین کیا کرے جواب اسکا یہہ ہے کہ ظاہر یہہ ہے
کہ گھر اختیار کرے کہ تاکید اوسکی بہت ہے واللہ اعلم ح اور تھے ابن عمرؓ جسوقت کہ پڑھ چکتے نماز جمعہ کے مکہ مین تو آگے
بڑھتے پھر پڑھتے دو رکعتیں پھر آگے بڑھتے پڑھتے چار رکعتیں اور جسوقت کہ ہوتے مدینہ مین پڑھتے نماز جمعہ کی پھر
پھرتے طرف گھر اپنے کی پھر پڑھتے دو رکعتیں اور نہ پڑھتے مسجد مین پس کہا گیا واسطے اونکی کہ کیون گھر مین پڑھتے ہین
نہ مسجد مین پس کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے یہہ ف آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کی تھا اور لکھا ہے
علمانے کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کی اسلئے تھا کہ گھر عمرؓ کا مدینہ مین نزدیک مسجد کی تھا وہان بسبب سنت
کی گھر مین پڑھتے اور مکہ مین مسافر تھے اور مکان حرم سے دور تھا پس آگے پڑھنے کو قائم مقام گھر کی کیا اور زیادتی
نماز کی مکہ مین یعنی چھہ رکعت اسلئے تھی کہ وہان زیادہ ثواب ہوتا ہے اور سنت نزدیک ابو حنیفہ کی بعد جمعہ کی
چار رکعت ہین چنانچہ ملا علی قاری نے معنے اس جملہ کی کہ پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں پھر پڑھتے پیچھے اوسکی چار
رکعتیں یہہ لکھے ہین کہ پہلے دو پڑھا کرتے تھے بعد اوسکی چار پڑھنے لگے یعنی دو اور زیادہ کرلین اور نہین دو رکعتونمین
اسلئے کہ ثابت ہوئی انکے نزدیک اونکی حدیث انتہی اور صاحبین کی نزدیک سنت بعد جمعہ کے چھہ رکعتیں ہین
اول چار پھر دو

ح فصل بیان مین نماز راتکی یعنی تہجد وغیرہ

نماز رات کیہن حضرت سے
روایتین مختلف آئی ہین تو جسقسم اونمین سے اختیار کرلے بندہ کی اتباع کی پاویگا اور اگر کبھی کسیطرح پڑھے کبھی
کسیطرح تو بہت مناسب ہے اور موافق تر ہے ساتھہ سنت کی اور رکعتیں اوسکی تیرہ بھی اور گیارہ بھی اور

رواہ الترمذی

نو بھی

اور نو بھی اور ساتھ بھی آئی ہین اور بعضی علما نی پانچ ہی کہی ہین اور تیرہ سی زیادہ ثابت نہین پس
بعضون نی فجر کی سنت سمیت کہی ہین اور بعضون نی بغیر اوسکی بہت صحیح قول یہی ہی اور کبھی
وتر سات ایک رکعت کی کی اور کبھی سات تین کھو تکی اور بعضی روایتو مین عدد وتر کو داخل اوسکی گنا ہی
اور بعضی مین خارج اور بعضی مین اطلاق کیا ہی وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی مین تین پر تا پانچ اور سات
اور بعضی مین تمام نماز رات کو وتر کہا ہی ح اور قاضی ثناء اللہ صاحب رح نی لکھا ہی کہ نماز تہجد کی
سنت موکدہ ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی ترک نہین کی اور اگر احیانا فوت ہوئی تو باران رکعتین
دن مین قضا فرمائین اور نماز تہجد کی چار رکعت سی کم نہین آئی ہی اور باران سی زیادہ بھی ثابت نہین
ہوئی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر کی بعد تہجد کی پڑہتی تہی سنت یہی ہی جسکو اپنی نفس پر اعتماد ہو تو وتر
بعد تہجد کی آخر شب مین پڑہی کہ یہہ بہتر ہی اور اگر اعتماد نہو تو پہلی سونی سی پڑہی کہ احتیاط اسمین ہی اور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی تہجد مع وتر کی سات رکعت پڑہی اور کبھی نو اور کبھی گیاران اور کبھی تیران
اور کبھی پندران اور کبھی دو گانہ دو گانہ اور کبھی چار چار اور کبھی مجموع ساتھہ ایک سلام کی اور کبھی
ہر دو گانہ ساتھہ وضو جدید اور مسواک کی پڑہا ہی اور بعد ہر دو گانہ کی آرام فرمایا اور بیدار ہوئی اور
تہجد مین قیام بہت دراز فرماتی تا بحدیکہ پای مبارک سوجہہ گئی اور پہٹ گئی اور کبھی چار رکعت یون
ادا کین کہ پہلی رکعت مین سورۂ بقرہ اور دوسری رکعت مین سورۂ آل عمران اور تیسری مین سورۂ نسا
اور چوتہی مین سورۂ مائدہ پڑہی اور جسقدر قیام کیا اوسیقدر رکوع اور ایسہی قومہ اور ایسہی سجود اور
ایسہی جلسہ ادا فرمایا اور کبھی ایک رکعت مین یہہ چارون سورتین جمع فرماتی او حضرت عثمان رض نی ایک
رکعت وتر کمین تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہہ ہی کہ ہر روز اسقدر پڑہی کہ دوام اوسپر کرسکی ایک مہینی
مین ایک ختم کری یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ ختم سات رات مین کرتی تہی شب اول تین سورتین بقرہ
او آل عمران اور نساء اور دوسری شب پانچ سورتین اور تیسری شب سات سورتین اور چوتہی شب
نو سورتین اور پانچوین شب گیاران سورتین اور چہٹی شب تیران سورتین اور ساتوین شب آخر قرآن تک
اور اس ختم کو فمی بشوق کہتی ہین اور قرآن ترتیل سی پڑہی اور مستحب یہہ ہی کہ نماز صبح کی جماعت سی
پڑہ کر آفتاب کی بلند ہونی تک ذکر مین مشغول رہی اوسوقت دو گانہ نفل کا ادا کری ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا
پورا پاویگا کما جاء فی الحدیث اور اگر چار رکعت اول روز مین پڑہی حق تعالی فرماتا ہی کہ آخر روز
تک وسکو کفایت کرونگا اور اسکو نماز اشراق کہتی ہین انتہی جاننا چاہی کہ تہجد کی نماز محققین کے نزدیک سنت
موکدہ ہی جیساکہ قاضی صاحب نے لکہا اور ملا علی قاری رح نی بہی ایسا ہی لکہا ہی اور ہماری مولانا اسحق صاحب رح
بہی یہی فرماتی تہی کہ حدیثون سی سنت موکدہ ہی ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور عامہ فقہا نی مستحب لکہا ہی اسکو

اطلاق وتر بر مطلق نماز شب
بر آمدہ

۹۰
تہجد سنت

عثمان رض در یک رکعت
وتر ختم قرآن کرد

نماز تہجد سنت موکدہ

اور ختم مذکور کو جو فی بشوق کہا تو اشارہ ہی **ف** سی سورہ فاتحہ اور **م** سی سورہ مائدہ اور **ی** سی
سورہ یونس اور **ب** سی سورہ بنی اسرائیل اور **ش** سی سورہ شعرا اور **و** سی سورہ والصافات اور
ق سورہ ق اور معمول قاضی صاحب مرحوم کا بہی یہی تہا کہ اسیطرح پڑہتی تہی تہجد مین اور اکثر بزرگان
دین کا بہی معمول تہا اور حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فرزند حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی دس شب مین ختم
کرتی تہی پہلی شب کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ تک دوسری شب سورہ انعام تیسری شب وَقَالَتِ الیَہُودُ عُزَیرُ بنُ اللہ چوتہی رات
سورہ حجر پانچوین شب سورہ انبیا چہٹی شب سورہ قصص ساتوین شب سورہ والصافات آٹہوین شب سورہ محمد
نوین شب سورہ ملک دسوین شب والناس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی یعنی اکثر
درمیان اسکی کہ فارغ ہون نماز عشا سی فجر تک گیارہ رکعتین سلام پہیرتی ہر دو رکعت پر اور وتر کرتی ساتہہ ایک
رکعت کے پہر کرتی سجدہ اس رکعت مین بقدر اسکی کہ پڑہی ایک شخص پچاس آیتین پہلی اس سی کہ اوٹہاتی سر اپنا پہر
جسوقت کہ چپ ہوتا موذن اذان دینی نماز فجر کی سی اور ظاہر ہوتی واسطی انکی فجر یعنی روشنی ہوتی کہڑی ہوتی
پس پڑہتی دو رکعتین ہلکی یعنی سنتین فجر کی پہر لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر یہان تک کہ آتا آنحضرت کی پاس اذان
دینی والا واسطی تکبیر کی یعنی اذن چاہتا واسطی تکبیر کی پس نکلتی آپ نماز کی لئی **ف** وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت
کی یعنی وہ رکعت ملی ہوئی ہوتی تہی اپنی اوپر کی دوگانہ سی یہہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نی کہا کہ اس
حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہے علیحدہ اور سلام پہیرتا ہی ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینون اماموں کا
اور پہر سجدہ کرتی الخ ظاہر مراد یہ ہی کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتوں کا بقدر مذکور کی کرتی یا یہ مراد ہی کہ ایک سجدہ ترک کا
سجدہ وہ مین سی یا سب سجدہ ملی ہوئی اسکی اسقدر کرتی تہی اور یہ جو بعضی شہروں مین بعد وتر کے دو سجدے کرتی ہین ساتہہ
کیفیت معروفہ کی اور بعضی روایات ضعیفہ فقہ کیہ مین ہے فضیلت انکی واقع ہوئی ہی کچہہ اصل انکی حدیثون سی
ثابت نہین اور نہین وارد ہوئین اون روایات فقہیہ مختار اور عمل نہین ہی اون پر حرمین شریفین مین ہی بلکہ
تمام شہرون عرب کیمین اور ایک حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہی کہ حکم کیا گیا ہی ساتہہ وضعی ہونی اوسکی
اور نہین گیا ہی کوئی امام مذاہب اربعہ مین سی طرف سنت ہونی انکی اور نہ مستحب ہونی انکی اور اکثر خفیہ
دیار عرب کی جانتی بہی نہین انکو اور بعضون نی نقل کی ہی کراہت انکی اور سنتین فجر کی ہلکی پڑہتی کہ اون مین
قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی اور لیٹتی سنتون کی بعد اسلئی کہ رات بہت قیام رات کی کہ رنج اوٹہاتی تہی اوس سی
استراحت ہوئی اور فرض بہ نشاط ادا ہون پس مختار یہہ ہے کہ یہ لیٹنا مستحب ہے **ح ع** اور کہا عائشہ نی کہ
تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑہ چکتی دو رکعتین سنت فجر کی پس اگر ہوتی مین جاگتی تو بات کرتی مجہسی اور اگر
مین سوتی ہوتی تو لیٹ رہتی **ف** کہا ابن ملک نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتون صبح کی اور
فرضونکی جایز ہی اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہین باتین کرنی ساتہہ اہل کی انتہی یعنی جو کہتا ہی کہ کلام کرنا درمیان

سنت اور فرض کی باطل کردیتا ہی نماز کو یا اوسکی ثواب کو پس قول اوسکا باطل ہی لیکن ہان اسمین
شبہہ نہین کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرۃ کا ہوتا تہا اور کلام دنیا کا بلا شبہہ خلاف اولی
ہی ہمیشہ حضوصا دو نماز فرضون مین اسلئی کہ حکمت بیچ مقرر ہونی سنت کی یہہ ہی کہ مستعد ہوی سبب اوسکی واسطی کمال حالت
کی اور دور ہو غفلت سبب سی پہر داخل ہووی فرضون مین ساتہہ کمال حضور کی اور لذت کی کذا ذکر علی القاری رح اور حضرت شیخ رح نی
لکہا ہی کہ مکروہ رکہا ہی بعضی علما نی اصحاب وغیرہ مین سی کلام کرنا بعد طلوع فجر کی تا ادا کرنی نماز فجر کی مگر جو کہ
ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو تو مضائقہ نہین اور یہی قول ہی اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت کا
اسی سبیل کا تہا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا اِنْ کَانَتْ لَہُ اِلَیَّ حَاجَۃٌ کَلَّمَنِیْ مشعر ہی اسپر اور تہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات کو تیرہ رکعتین اونمین وتر بہی ہوتی اور دو رکعتین سنت فجر کی ف یعنی تین
رکعتین انمین سی وتر کی ہوتی تہین اسلئی کہا کہ افضل سہو نکی نزدیک یہی ہی اور ترمذی نی بہی شمائل مین
ایک روایت حضرت عائشہ رضی سی نقل کی ہی ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا یعنی پہر پڑہتی تین رکعتین اور مسلم مین ثُمَّ اَوْتَرَ
بثلاث آیا ہی یعنی پہر وتر پڑہتی تین رکعتین اور تیرہ رکعتین جو رات کی نماز کی کہین اور دو رکعتین سنت فجر کی
بہی اونہین مین گنی گئین تو واسطی قریب ہونی تہجد کی ساتہہ اونکی اور اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
شب کی گیارہ رکعتین تہین مع وتر کی جیسا کہ اور روایتون مین آیا ہی ع ح اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا
پوچہا مینی حضرت عائشہ سی احوال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا رات کو پس کہا کبہی سات رکعتین تہین
اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوای سنت فجر کی ف سوای دو رکعت فجر کی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ متعلق ساتہہ گیارہ کی ہی
اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ تیرہ رکعتین مع دو رکعتون سنت فجر کی ہوتی تہین کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی قاری
نی لکہا ہی کہ ایک روایت مین جو آیا ہی کہ پندرہ رکعتین پڑہی ہین تو وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتون سنت فجر کو
بہی اسمین گنا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہین اور دو سنت فجر کی باوجود اسکی مانع نہین ہی اس سی کہ ہون رکعتین حضرت کی
تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث کہ جب غالب ہوتین آنکہین حضرت کی اور سوجاتی
تہجد اپنی سی پڑہتی دن کو بارہ رکعتین ٭ اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی رات کو تا کہ نماز پڑہین یعنی تہجد کی
شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ دو رکعتون ہلکی کی ف کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ مراد ساتہہ دو رکعتون کی دو
رکعتین وضو کی ہین مستحب ہی اونمین تخفیف اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعتین تہجد ہی مین کی ہوتی تہین کہ قائم مقام
تحیۃ الوضو کی تہین اسلئی کہ وضو کی لئی نماز علیحدہ نہین ہی ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب اوٹہی
ایک تمہارا یعنی نیند سی رات کو پس چاہئی کہ شروع کری نماز ساتہہ دو رکعتون ہلکی کی ٭ اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا رات گذاری مینی یعنی رات کو رہا مین خردسالی مین نزدیک خالہ اپنی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نزدیک اونکی تہی یعنی اونکی نوبت مین پس باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اہل اپنی کی یعنی میمونہ سی

رواہ مسلم ۱۲

رواہ البخاری ۱۲

رواہ مسلم ۱۲

رواہ مسلم ۱۲

تہوڑیسی دیر پہر سورہی پس جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچھہ اوس مین سی یعنی کم تہائی سی اوٹھہ بیٹھی
پس دیکھا طرف آسمانکی پس پڑہی یہہ آیت اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ یعنی تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون اور زمین کی اور اختلاف رات اور دنکی
یعنی کبھی اندہیرا کبھی اوجالا کبھی گرمی کبھی سردی کبھی دراز کبھی کوتاہ ہے البتہ نشانیان ہین واسطی عقلمندونکی
یہانتک کہ تمام کی سورۃ پہر کہڑی ہوئی طرف مشک کے پس کہولا بند اوسکا پہر ڈالا پانی پیالہ مین پہر کیا وضو
درمیان دو وضوونکی یعنی نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہنچی اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر ہوین بلکہ بیچ کے
درجہ کا اچہا وضو کیا جیسی کہ راوی کہتا ہی نہایت کے پانی اور تحقیق پہنچایا یعنی جہان فرض تہا پہنچایا پہر کہڑی ہوئی پس نماز
پڑہی اور اوٹہا مین یعنی سوتی سی گیا طرف مشک کے اور وضو کیا سینی یعنی مانند وضو حضرت کی پہر کہڑا ہوا اونکی
بائین طرف حضرت کی پس پکڑا حضرت نے کان میرا پہر پہیرا مجکو بائین طرف سے داہنی طرف اپنی پس پوری ہوئی نماز
حضرت کی تیرہ رکعت پہر لیٹ رہی اور سوئی یہانتک کہ خراٹی لئی اور تہی حضرت جسوقت کہ سوتی خراٹی لیتی پس
آگاہ کیا حضرت کو بلال نی ساتہہ نماز کی یعنی ساتہہ پہنچنی وقت معمولی نماز کی اور طیار ہونی جماعت کے پس نماز پڑہی
یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تہی بیچ دعا اونکی کی کہ درمیان سنت اور فرض کی پڑہتی یہہ الفاظ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ
فِی قَلْبِی نُوْرًا وَفِی بَصَرِی نُوْرًا وَفِی سَمْعِی نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِی نُوْرًا وَعَنْ یَسَارِی نُوْرًا وَفَوْقِی
نُوْرًا وَتَحْتِی نُوْرًا وَاَمَامِی نُوْرًا وَخَلْفِی نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّی نُوْرًا یعنی یا الٰہی کر دان میری دلمین
نور یعنی نور ایمان اور یقین اور میری آنکہونمین نور اور میری کانون مین نور اور داہنی میری نور اور بائین
میری نور اور اوپر میری نور اور نیچی میرے نور اور آگی میرے نور اور پیچہی میرے نور اور کردان اور
پیدا کر واسطی میری نور اور زیادہ کیا بعضی راویون نی وَفِی لِسَانِی نُوْرًا یعنی اور پیدا کر میری
زبان مین نور اور ذکر کیا بعضی نی وَعَصَبِی وَلَحْمِی وَدَمِی وَشَعْرِی وَبَشَرِی یعنی اور
گردان پٹہی میرے مین نور اور گوشت میری مین نور اور خون میری مین نور اور بالون میرے مین نور اور جلد
میری مین نور روایت کی یہہ بخاری مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری و مسلم کی یہہ ہی ہے وَاجْعَلْ فِی
نَفْسِی نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِی نُوْرًا یعنی اور کردان میرے جان مین نور اور بڑا کر واسطی میری
نور اور بیچ اور روایت مسلم کے یہہ ہی ہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی نُوْرًا یعنی یا الٰہی دی مجکو نور ف حضرت میمونہ بیوی
تہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کلام کرنا بعد عشاء کی مکروہ نہین
جسوقت کہ ہو کلام آخرت سی یا قبیل نصیحت سے یا بطریق اختلاط کی گہر کی لوگونسی اور پس پوری ہوئی
نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہہ تیرہ ۱۳ وتر سمیت ہونگی لیکن سنتین فجر کی الگ ہین اسمی پس نہ مخالف ہے
ساتہہ حدیث عائشہ کی کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ ۱۳ مین تہین پس نماز حضرت کی مختلف تہی کبھی اسطرح

کبھی اسطرح اور خراٹی لینی علامت ہی کشادگی دم آینکی جگہہ کی اور صفائی قوائی جسمانی کی اور دعائے کور
اکثر مشائخ کی عمل مین ہی اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی ہی آیا ہی اور اسکو دعا طویل کہتی ہین شیخ امام شہاب الدین
سہروردی نی عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مینی کسیکو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اوسکی
ایک برکت ہوتی ہی اور یہ دعا دراز ہی اوسکی آخر مین یہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئی ح
ع اور روایت ہی ابن عباس سی کہ وہ سوی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جاگی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیہ اِنَّ فِی خَلْقِ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یہانتک کہ ختم کی سورہ پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی دو رکعت دراز کیا
بیچ اوسکی کہڑا رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پہر پہری اور سوئی یہانتک کہ خراٹی لیتی پہر کیا یہہ یعنی
جو مذکور ہوا تین بار چہہ رکعتوں مین ہر بار اون تین بارمین سی مسواک ہی کرتی اور وضو ہی کرتی اور پڑہتی
یہہ آیتین پہر وتر پڑہتی تین رکعتین ف یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب
ابو حنیفہ کا یہی ہی اور نہین مخالف ہین اسمین شافعی بہی اصلی کہ مکروہ ہی اونکی نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر
ع اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہ اونہوں نی کہا البتہ دیکہتا رہونگا مین نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کیکو آجکی رات پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لنبی لنبی پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین
اُن دو رکعتوں سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین اون دو رکعتوں سی کہ پہلی اسسی تہین
پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو نو کم تہین اون دونون سی کہ پہلی اسسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہ
دونو کم تہین اون دونون سی کہ پہلی اسسی تہین پہر وتر پڑہی پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین ف پس
یہہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل اس نماز مین نہ کہین تو وتر تین رکعت کا ہوگا اور اگر
داخل رکہین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ح اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جب
بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہاری ہوا بدن مبارک بسبب بڑہاپی کی تہی اکثر نماز نفل
حضرت کی بیٹہی ہوئی ع روایت ہی حذیفہ سی یہ کہ اوسنی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی رات کو
پس تہی کہتی یعنی بعد نیت قلبی کی اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اللہ بہت بڑا ہی تین بار اور کہتی ذُو الْمَلَکُوْتِ
وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ یعنی صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پہر سُبْحَانَکَ
اللّٰھُمَّ پڑہتی پہر پڑہتی سورہ بقر پہر رکوع کیا پس تہا اندازہ رکوع اونکی کا مانند یعنی قریب قیام اونکی کی
پس تہی کہتی اپنی رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ یعنی پاک ہی رب میرا بڑا پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی پس تہا
کہڑا رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکی کی کہتی یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی لِرَبِّیَ الْحَمْدُ یعنی میری رب کی
لئی سب تعریف ہی پہر سجدہ کیا پس تہی مقدار سجدی اونکی کی قریب قومہ اونکی پس تہی کہتی سجدی اپنی مین

رواہ مسلم
رواہ مسلم
رواہ مسلم
رواہ مسلم
رواہ البخاری
رواہ ابوداود

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى یعنی پاک ہی رب میرا بلند قدر پھر اوٹھایا سر اپنا سجدی سی اور تھی بیٹھتی درمیان دونو سجدون کی قریب سجدی اپنی کی اور تھی کہتی یعنی جلسہ مین رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ یعنی ای رب میری بخش واسطی میری ای رب میری بخش واسطی میری پس پڑہین چار رکعتین پڑہین او نمین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ف تہا رکوع قریب قیام کی یعنی جیسی قیام کو قدر معمولی سی دراز کیا ایسی رکوع بہی مقدار معمولی سی دراز کیا نہ یہہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کی تہی اور کبہی دونو برابر بہی ہوتی تہی جیسی کہ نسائی نی حدیث عوف بن مالک سی روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفرلی جو دو بار کہا احتمال ہی کہ دو بار کہتی ہون اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد بہت کہنا اوسکا ہو ح ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی قیام کری ساتہہ دس آیتون کی نہین لکہا جاتا غافلین سی یعنی نہین کہا جاتا نام اوسکا صحیفۂ غافلین مین اور جو کوئی قیام کری ساتہہ سو آیتون کی لکہا جاتا ہی فرمان برداری کرنیوالونسی اور جو کوئی قیام کری ساتہہ ہزار آیتونکی لکہا جاتا ہی بہت ثواب لینی والونسی ف قیام کری ساتہہ دس آیتون کی یعنی پڑہی دس آیتین اپنی نماز مین سوچ کر اور ٹہیر ٹہیر کر اور کہا ابن حجر نی کہ پڑہی اونکو دو رکعتون مین یا زیادہ مین اور ظاہر سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ سوائی سورۂ فاتحہ کی دس آیتین ہون انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتہہ پڑہنی فاتحہ کی کہ سات آیتین ہین اور تین آیتین اور کہ ادنی درجہ قرائت نماز کی ہی اور طیبی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حدیث مطلق ہی مقید نہین نہ ساتہہ نماز کی اور نہ ساتہہ رات کی یعنی جب پڑہیگا ہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نی اس حدیث کو بیچ محل کال کی یعنی باب صلوۃ اللیل مین یعنی رات کو پڑہیگا تہجد وغیرہ مین تو بہت سا ثواب پاویگا اور سندی نی لکہا کہ قیام کرنا کنایہ ہی اس سی کہ یاد کری ون آیتون کو اور ہمیشگی کری اوپر پڑہنی اونکی کی اور تفکر کری اونکی معنون مین اور عمل کری موافق اونکی واللہ اعلم: ع اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبہی بلند اور کبہی پست ف یعنی جیسا مناسب حال اور وقت کی جانتی ویسا پڑہتی لکہا ہی علمانی کہ اگر تنہا ہوتی بلند آواز سی پڑہتی اور اگر کوئی وہان سوتا ہوتا تو پست آواز سی پڑہتی ع اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوس چیز کی کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن مین اور حضرت ہوتی حجرے مین ف یعنی نہ بہت بلند آواز سی پڑہتی اور نہ چپکی پڑہتی کہ کوئی سُنتی نہین بلکہ اسطرح پڑہتی جو کہ مذکور ہوا اور یہہ بیان رات کی قرائت کا ہی ورنہ مسجد مین پڑہتی یہہ نسبت اسکی زیادہ پکار کر پڑہتی ع اور آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک رات پس ناگہان گذری ابوبکر رضی اللہ عنہ

۱ رواہ ابوداود

۲ رواہ ابوداود

۳ رواہ ابوداود

۴ رواہ الترمذی

پرکہ نماز پڑہتی تہی اوس حال مین کہ وہ پست کرتی تہی آواز اپنی اور گذری عمر رض پر اور وہ پڑہتی تہی
نماز درحالی کہ بلند کرنیوالی تہی آواز اپنی کہا ابوقتادہ نی پس جبکہ جمع ہوی ابوبکر اور عمر رض نزدیک
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت نی ای ابوبکر گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا تہا پست کیے آواز
اپنی کہا ابوبکر نی تحقیق سناتا تہا مین اوسکو کہ مناجات کرتا تہا مین اوس سی یا رسول اللہ یعنی مناجات کرتا تہا
ربا اپنی سی وہ سنتا ہی نہین محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت نی واسطی عمر کی کہ گذرا
تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا تہا بلند کئی ہوئی آواز اپنی پس کہا عمر رض نی کہ ای رسول خدا جگاتا تہا مین
سوتی ہوؤنکو کہ وقت عبادت کے بسبب گرانی نیند کی جاگتی نہین اور چاہتی ہین کہ جاگین اور ہانکتا تہا مین
شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچہہ اور فرمایا حضرت عمر کو کہ
پست کر آواز اپنی کچہہ یعنی دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کی اور کہا ابوذر نی کہ قیام کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح تک ساتہہ ایک آیتہ کی اور آیت یہہ ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ
وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی اگر عذاب کری اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری
ہین اور اگر بخشی واسطی اونکی پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہی ف یہہ آیتہ حضرت عیسی علیہ السلام روز
قیامت کے اپنی امت کے حق مین جناب باری تعالی مین عرض کرین گی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
وقت تہجد کی گویا بحسب حال اپنی امت کی پڑہی یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سے
صبح تک بار بار یہی پڑہتی رہی صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوات ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جبکہ پڑہ چکی ایک تمہارا دو رکعتین سنت فجر کی پس چاہی کہ لیٹ رہی داہنی کروٹ اپنی پر ف یعنی تا راحت
پاوی رنج شب بیداری سی اور نماز پڑہی ساتہہ خوشی خاطر کی یہہ کہا ہی بعض علمانی اور کہا ابن ملک نی
کہ یہہ امر استحباب کی لئی ہی اوس شخص کی حق مین کہ تہجد پڑہی رات کو انتہی الیس لائق ہی کہ پوشیدہ کری نفل
یعنی گہر مین کری نہ مسجد مین سو برو لوگون کی اور بچاوی اپنی کو نیند سی ایسا نہو کہ سو جاوی اور فرض بغیر
طہارت کی پڑہی یہ کہا ہی سید ذکریائی کہ مشایخ ہمارے سی ہین علم حدیث مین ع روایت ہی مسروق سی کہ
کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کہ کونسا عمل تہا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل
کرنا ہمیشہ کہا مینی پس کسوقت کہڑی ہوتی تہی رات کو نماز تہجد کی لئی فرمایا حضرت عائشہ نی تہی کہڑی
ہوتی جب سنتی آواز مرغکی ف عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشہ کری وسیر کرنیوالا اوسکا اور
بعضی روایت مین آیا ہی اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور عرب مین عادت بولنی مرغکی بعد آدہی رات کی ہی
ع اور روایت ہے انس سی کہا نہ تہی ہم کہ چاہین یہہ کہ دیکہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز
پڑہتی مگر کہ دیکہتی اونکو اور نہ چاہین ہم یہ کہ دیکہین اونکو سوتی مگر کہ دیکہتی اونکو سوتی ف یعنی ہر رات مین

رواہ النسائی ۱۲
رواہ ابن ماجہ ۱۲
رواہ الترمذی وابو داود ۱۲
رواہ مسلم ۱۲
رواہ البخاری ۱۲
رواہ النسائی ۱۲

حضرت سوتی بہی تہی اور نماز تہجد کی بہی پڑہتی تہی نہ تمام رات بیدار رہتی اور نہ تمام رات سوتی رہتی پہر سوتی بہی دیکہتی ہم اور جاگتی بہی **ح** اور روایت ہی حمید ابن عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی اصحاب آنحضرت کسی کہا کہ کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا بعضی یاروں اپنی سی اوس حالمین کہ مین تہا سفر مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہی خدا کی البتہ دیکہونگا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کی یعنی جب تہجد کی لئی اوٹہین تا دیکہون مین شغل حضرت کا یعنی پہر مین بہی اسیطرح کیا کرون پس جب پڑہی حضرت نی نماز عشا کی اور اوسکو عتمہ بہی کہتی ہین لیٹے ہی یعنی آرام کیا دیر تک راتمین سی پہر جاگی پس نگاہ کی آسمان مین پہر پڑہی یہ آیہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا یعنی ای رب میری نہین پیدا کیا تونی یہ یعنی آسمان یا آسمان و زمین بیفایدہ یہان تک کہ پہنچی آخر آیہ تک کہ وہ یہہ ہی اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ یعنی تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدہ پہر قصد کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف بچہونی اپنی کی پس نکالی اوسمین سی مسواک پہر ڈالا پانی پیالہ مین چہاگل مین سے کہ نزدیک اونکی تہی یعنی مسواک تر کرنی کی لئی یا وضو کی لئی پس مسواک کی پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی یعنی ساتہہ کئی وضو کی یا پہلی وضو کی یہان تک کہ کہا مینی یعنی اپنی گمان مین تحقیق نماز پڑہی موافق اندازی اوس چیز کی کہ سوئی پہر لیٹ رہی یعنی سوئی یہان تک کہ کہا مینی تحقیق سوئی موافق اندازی اوس چیز کی کہ نماز پڑہی پہر جاگی پہر کیا جیسی کیا پہلی بار یعنی مسواک وغیرہ اور کہا مانند اوس چیز کی کہ کہا یعنی آیہ مذکورہ پڑہی پس کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ تین بار پہلی فجر کی **ف** احتمال ہی کہ حضرت نی اس تمین آیہ مذکورہ انک لا تخلف المیعاد تک پڑہی ہو اور یہ بہی احتمال ہی کہ سننی والی نی اسکی مابعد کی آیتین نہ سُنی ہون پس اس سی تطبیق ہوجاویگی اس حدیث مین اور اوسمین جو کہ ابن عباس سی پہلی منقول ہوئی کہ حضرت نی آخر سورہ تک پڑہا **ع** اور روایت یعلی بن مملک سے یہہ کہ اوسنی پوچہا ام سلمہ سی کہ بی بی ہین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی نبی صلعم کی سے یعنی نماز اونکی سے تہجد سی پس کہا ام سلمہ نی اور کیا ہی واسطی تمہاری ساتہہ نماز اونکی کی یعنی کیا حاصل ہوگا تمہین ساتہہ بیان کرنی قرأت اور نماز اونکیکی تم کہان طاقت رکہتی ہو کہ اونکی مثل کرسکو تہی حضرت نماز پڑہتی پہر سو رہتی موافق اندازہ اوس چیز کے کہ نماز پڑہ چکی پہر نماز پڑہتی بقدر اوسکی کہ سوئی پہر سوتی بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ صبح ہوتی پہر بیان کی ام سلمہ نی قرأت حضرت کی پس ناگہان وہ بیان کرتی تہین قرأت کو خوب واضح حرف حرف جدا

فصل بیان مین اون اذکار کی کہ پڑہتی تہی

حضرت جب کہڑی ہوتی رات کو نماز پڑہنی ۞ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑی ہوتی رات کو تہجد پڑہنی پڑہتی یہ دعا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ

رواہ النسائی

رواہ ابو داود والترمذی والنسائی

رواہ البخاری ومسلم

وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ
وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ
حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ
أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ یعنی یا الہی تیری ہی لئی سب تعریف ہے تو ہی قایم رکھنی
والا آسمانوں اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ اونکی ہی یعنی تو ہی محافظت اور تدبیر کرنیوالا امور انکیکا ہی ہمیشہ اگر
ایکدم یہہ فیض تیرا منقطع ہو تو تمام عالم برباد ہوجاوی اور تیری ہی لئی سب تعریف ہے تو ہی روشن کرنیوالا آسمانوں
اور زمین کا ہی اور اونکا کو بیچ انکی ہین اور تیری ہی لئی سب تعریف ہے تو ہی بادشاہ آسمانوں اور زمین
کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیری ہی لئی سب تعریف ہے تو ہی حق یعنی ثابت و موجود کبھی معدوم نہین
ہوئیگا اور سوای تیری سب معدوم ہین اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ساتھہ مدد کرنی کی دنیا مین
اور ثواب دینی کی آخرت مین کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور دیدار
ہونا تیرا حق ہے اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلے
اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا الہی واسطے تیری تابعدار ہوئین اور سب احکام تیری قبول کئی
مینی سب احوال اپنے تجھ پر چھوڑے اور سونپی مینی سب امور اپنی تجھکو اور ساتھہ مدد تیری کی جھگڑتا ہون دشمنان دین سے اور
طرف تیری فریاد لایا ہون یعنی پیش کیا مینی امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کری درمیان میرے اور مخالفون
میرکی پس بخش میری لئی وہ گناہ کہ آگی کئی مینی اور وہ گناہ کہ پیچھی کرونگا مین بعد وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی
مینی اور وہ گناہ کہ ظاہر کئے مینی اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجھسی تو ہی آگی کرنیوالا اور
پیچھی ڈالنی والا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی معبود سوای تیری ف ظاہر یہہ ہے
کہ یہہ دعا حضرت بعد تکبیر تحریمہ کی یا بعد رکوع کی قومہ مین پڑہتی تھی جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہی ع اور
روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑی ہوتی رات کو شروع کرتے نماز رات کی
یعنی تہجد پس کہتے یہہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ
بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ
مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ یعنی یا الہی
ای پروردگار جبرائیل اور میکائیل کے ای پیدا کرنیوالے آسمانوں کی اور زمین کی ای جاننی والے

والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا درمیان بندون اپنی کی اوس چیز مین کہ اختلاف کرتی ہین یعنی امر دین
مین جو آیام دنیا مین اختلاف کرتی ہین تو ہی فیصلہ انکا روز قیامت کی کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا
اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا اوسمین حق سی یعنی دین
حق مین جو لوگ اختلاف کرتی ہین بیچ اوسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ اوسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتہہ
توفیق اپنی کی تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کی ؛ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ جاگی نیند سی پہر انکو کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی نہین کوی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوی شریک واسطی
اوسکی اوسی کی لئی ہی بادشاہی اور اوسی کی لئی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ
اور سب تعریف ہی اللہ کی لئی اور نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا
گناہ سی اور نہین قوۃ عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ پہر کہی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ یعنی ای رب میری بخش میری تئین
یا فرمایا پہر دعا کری یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی خاص دعا رب اغفر لی پڑہنی کو فرمایا یہہ فرمایا کہ
جو دعا چاہی سو کری قبول کیجاوی دعا واسطی اوسکی پہر اگر وضو کری اور نماز پڑہی قبول کیجاوی نماز اوسکی
ف معنی تعار کی حدیث مین کہ جسکا ترجمہ یہان جاگی نیند سی کیا اکثرون کی نزدیک تو یہی ہین اور بعضون
نی کہا کہ کروٹ لی اور ابن ملک نی کہا کہ جاگی ساتہہ آواز کی جیسی کہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی
آواز نکلتی ہی پس دوست رکہا حضرت نی یہہ کہ وہ آواز ساتہہ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضی علمانی لکہا ہے
کہ اوس دعا کو کہ اسوقت مین کہتی ہین درہم الکیس کہتی ہین یعنی جلسی کوئی تہیلی مین درہم رکہتا ہی اور جب چاہتا ہی لی
لیتا ہی ایسی یہہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول ہوتی ہی ع م اور کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہتی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَ
اَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ یعنی نہین کوی معبود مگر تو پاک ہے تو یا الہی تسبیح کرتا ہون مین ساتہہ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہون
تجہسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین تجہسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سے
طرف باطل کی بعد اسکی کہ راہ دکہای تو نی مجکو اور بخش میری لئی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی توفیق اور ثابتی ایمان اور ہدایت
پر تحقیق تو بہت بخشنی والا ہی اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوی مسلمان کہ سووی رات کو اوپر ذکر اللہ کے
اور حالمین کہ پاک ہو یعنی با وضو ہو یا تیمم کئی ہو پہر جاگی رات کو اور مانگی اللہ سے بہلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ بہلائی
یعنی دنیا مین یا آخرۃ مین ع روایت سے سرق ہوزنی سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی اونکی کہ ساتہہ

ع رواہ البخاری
ع رواہ ابو داود
ع رواہ ابو داود
ع رواہ ابو داود

کس چیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی تھی جبکہ اوٹھتی رات کو پس کہا حضرت عائشہ نے
پوچھی تونی مجھسی ایک چیز کہ نہین پوچھی مجھسے وہ چیز کسی نے پہلی تیری تھی رسول خدا صلعم جب اوٹھتی اکثر
کہتی اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتی سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتی سبحان الملک القدوس
دس بار اور استغفار کرتی دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتی دس بار پھر کہتی دس بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ
مِنۡ ضِیۡقِ الدُّنۡیَا وَضِیۡقِ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ یعنی مین تحقیق پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری تنگی یعنی سختیون دنیا
کی سی اور تنگی دن قیامت کی سی پھر شروع کرتی نماز تہجد **ف** محدثین کی نزدیک اسکو معتبر کرتی ہین
کہتی مین مقابل مسبعات عشرہ کی یعنی جیسی مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کی ہان ہین کہ دس چیزین سات سات بار
پڑھتی ہین اس حدیث مین سات چیزین دس دس بار پڑھنی فرماین **۲ فصل بیان مین رغبت دلانی**
کی قیام رات پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یُحۡشَرُ النَّاسُ فِیۡ صَعِیۡدٍ وَّاحِدٍ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ
الخ یعنی جمع کئی جاوین گی لوگ ایک زمین پر روز قیامت کی پھر پکار پکار نیوالا پس کہیگا اَیۡنَ الَّذِیۡنَ
کَانَتۡ تَتَجَافٰی جُنُوۡبُھُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ یعنی کہان ہین وہ لوگ کہ الگ ہوتی تہی پہلو اونکی بستر وںسی
یعنی تہجد گذار پس اوٹھین گی وہ اور وہ تھوڑی ہونگی پس داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی پھر حکم
کیا جاویگا تمام لوگون کو جانیکا طرف حساب کے یہ حدیث مشکوۃ کی باب الحساب والقصاص مین ہی اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارےکی جسوقت کہ وہ سوتا
ہی تین گرہین مارتا ہی ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہی بیچ دل سونیوالی کی اوپر تیری رات دراز باقی ہی پس سو رہ پس
اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنی دل سے یا زبان سے کہل جاتی ہی ایک گرہ یعنی گرہ غفلت کی پھر اگر
وضو کیا کہلتی ہی دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کے پھر اگر نماز پڑہی کہلتی ہی تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت اور بطالت
کی پس صبح کرتا ہی شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور نہ ذکر کیا اور نہ وضو کیا اور نہ نماز پڑہی صبح کرتا ہے
پلید نفس کاہل **ف** کہا ابن ملک نے کہ مراد گرہ سی کسل ہی یعنی باعث ہوتا ہی اوسکو کسل پر اور کہا میرک
نی کہ اختلاف کیا گیا ہی اس گرہ مین بعضون نے تو کہا ہی کہ یہہ محمول ہے حقیقت پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہی
جیسے کہ ساحر وقت سحر کی کسی پر گرہ لگاتی ہین اور موید ہی اسکی ایک روایت کہ مرقاتمین مذکور ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ محمول
مجاز پر ہی گویا مشابہت دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر وصلوۃ سی سونیوالی کی تئین ساتھہ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا
ہی مراد اوسکی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے گرہ دل کی اور مصمم کرنا ہی اوسکا ایک چیز پر یعنی وہ یہہ وسوسہ ڈالتا ہی
کہ رات بہت بڑی ہی سو رہ پس باز رہتا ہی قیام سی او پلید نفس یعنی غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنی مین اور
کسلان یعنی نہین کر سکتا امور اپنی جو ارادہ کرتا ہی اسلئی کہ مقید ہوتا ہی ساتھہ قید شیطان کی اور بعید
ہوتا ہی قرب رحمن سے **۳** اور آیا ہی کہ قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی راتکو یہان تک کہ سوجہہ گئے

رواہ مسلم
و ابن ماجہ ۱۲

قدم مبارک اونکی پس کہا گیا واسطی اونکی کسو اسطی کرتے ہین آپ یہہ حال اللہ بخشی گئی واسطی آپکے وہ گناہ اگلی کہ پہلی ہوے اور وہ گناہ کہ پیچہی ہون فرمایا کیا ہوون مین بندہ شکر کرنیوالا ف یعنی اللہ تعالی نے جو میرے سب گناہ بخشدی ہین تو پس مین کیا مشقت عبادت کے چہوڑدون اور بندہ شکر گذار ہوون بلکہ یہہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتیں کہ مجہی عطا ہوئین ہین اوسکی شکرانی مین مجہی بہت عبادت کرنی چاہی تا مین بندہ شکر گذار ہوون حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کی واسطی رغبت کی اور آرزوی جنت و ثواب کے پس یہہ عبادت سوداگرون کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کے واسطے ڈر کی یعنی دوزخ و عذاب کیسی پس یہہ عبادت غلامون کی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی شکر کی پس یہہ عبادت احرار یعنی آزادونکی ہی کیا خوب کہا ہے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ نی شعر تو کار بچو گدایان بشرط مزد مکن ؏ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند ؏ اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطی حضرت کی کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹھتا طرف نماز کے فرمایا یہہ شخص ہے کہ پیشاب کرتا ہی شیطان اوسکی کان مین یا فرمایا اوسکی دونون کانون مین ف نہین اوٹھتا طرف نماز کی یعنی نماز تہجد کی لئی یا نماز صبح کے لئی نہین اوٹھتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نے کہا کہ حقیقۃ ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ سورہے نماز نہین پڑہے یعنی تہجد یا فرض اونہون نے خواب مین دیکہا کہ گویا ایک شخص آیا ہے سیاہ رنگ اور اوٹہایا اوسنے پاؤن اپنا پہر پیشاب کیا اونکی کانمین اور حسن بصری رح سی منقول ہے کہ اگر وہ لگاتی ہاتہہ اپنا کان کو تو پاتی اوسکو تر اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اوسکو حقیر جانتا ہی اسلئی کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز کو تو پیشاب کردیتا ہی اوسپر ؏ اور آیا ہے کہ جاگے پیغمبر خدا ایک رات گہبرای ہوئی فرماتی تہی سبحان اللہ کس قدر اوتاری گئی ہین آج کے رات مین خزانی اور کس قدر اوتاری گئی ہین فتنی کون شخص ہے کہ جگاوے حجری والیون کو ارادہ کہتی تہے آپ اس سے بیویان اپنی تاکہ نماز پڑہین یعنی تاکہ نماز پڑہ کر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنون سی اکثر پہنی والیان کپڑی دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین ف یعنی جو خزانی مالکی امت آنحضرت کو پہنچی مقدر تہی اوس رات اوترنا اونکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرح جیسے جو فتنی ہونے مقدر ہے امت مین وہ حضرت کو تجلی سے معلوم ہوئی اور آخر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کی کپڑی پہنے اور آخرت مین علمون سے خالی ہونگی یا یہہ پہنی ہوے ہونگی کپڑی نیند کی یعنی بسبب نیند کی یاد خدا سی غافل ہونگی اور آخرت مین اجرون اور نیکیون سی خالی ہونگی یا یہہ بتایا ظاہر کی اور کہنی کی کپڑی پہنی ہوی ہونگی دنیا مین اور حقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسی پہنا بہت مہین کپڑا کہ چالیدار کا مولانا رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہے کہ مراد خزانونسی رحمت ہی اور فتنون سے عذاب اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزول فرماتی ہمارا کہ پاک

ہی اور بلندی قدر ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنی نیچی کی اوسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچھلی فرماتا ہی
کون ہی کہ دعا کری مجھسی پس قبول کرون مین واسطی اوسکی کون ہی کہ سوال کری مجھسی پس دون مین
اوسکو کون ہی کہ بخشش چاہی مجھسی پس بخشون مین اوسکو روایت کی یہہ مسلم اور بخاری نی اور مسلم کی
ایک روایت مین یہہ ہی کہ پہر کہولتا ہی اللہ تعالیٰ دونو ہاتہہ اپنی یعنی لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی
فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی ایسی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی صبح تک یہی فرماتا رہتا ہی
ف نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک رح وغیرہ ہمانی یہہ لکہی ہی کہ حکم اوسکا
اور رحمت اوسکی یا ملائکہ اوسکے اوترتی ہین اور موید ہی اسکی حدیث صحیح کہ مرقات مین مذکور ہی یا یہہ متشابہات
سی ہی کہ علم اسکا اللہ ہی کو ہی اور معنی دعا کی ہین پکارنا جیسا کہ کہی بندہ یارب اسکی مقابلہ مین اجابت
اور قبول ہی جیسا کہ کہی پروردگار تعالیٰ لبیک عبدی اور سوال کی معنی ہین طلب کرنا اور اوسکی مقابلہ
مین دینا مطلوب کا اور کبھی دعا اور سوال ہر ایک بجائی دوسری کے بہی واقع ہوتی ہین اور یہہ روایت
منافی نہین ہی اوس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالیٰ جب گذرتی ہی تہائی
رات اول اور ایک روایت مین ہی کہ جب گذرتی ہی آدہی رات یا دو تہائی رات اسلئی کہ احتمال ہی یہہ
کہ ہو نزول بعضی راتون مین اوسطرح اور بعضی مین اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دی یعنی دیوی عبادت
بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کی اور لیوی عوض کی رب غنی سی کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا سی اور نہ ظلم
کرنیوالا ہی کہ وفا عہد نکری یا ناقص دی ثواب یعنی کون ہی کہ عمل کری دنیا مین نظر امید ثواب ملنیکی آخرت
مین واسطی غنی کی کہ نہین عاجز ہی ادا کرنی حق اوسکی سی اور واسطی عادل کی کہ نہین ظلم کرتا قرض دینی
والی پر ساتہہ ناقص کرنی اوس چیز کے کہ لی ہی بلکہ کئی حصی اور بہت ثواب دیتا ہی اوسکو اور وصف کیا
ذات پاک اپنی کو ساتہہ نفی ان دو وصفونکی اس لئی کہ مانع قرض دینی سی اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر
ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونوں سی پاک ہی پس معنی یہہ ہوے کہ جو کوئی کری بہلائی دنیا مین پاوی گا جزاء
کامل میری پاس عقبی مین ع کہا جابر نی کہ سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق رات مین
ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو مرد مسلمان اوس حال مین کہ مانگی اوسمین اللہ سی بہلائی امر دنیا کی سی
اور آخرۃ کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ اور یہہ ہر شب مین ہی ف دیتا ہی حقیقۃً یا حکماً اور یہہ ساعت
معین ہی یا مبہم بعضی کہتی ہین کہ مبہم ہی مثل لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کے اور بعضی کہتی ہین کہ وہ
ساعت آدہی رات کی ہی ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین نمازون مین طرف اللہ کی نماز
داؤد کی ہی اور بہترین روزون مین طرف اللہ کی روزی داؤد کی ہین وہ سوتی آدہی رات اور قیام کرتی
تہائی رات اور پہر سوتی چہٹی حصی رات کی مین اور روزہ رکہتی ایکدن اور افطار کرتی ایکدن ف اسطرح کی

رواہ مسلم

رواہ البخاری ومسلم

نماز محبوب اسکی ہی کہ جب نفس دو ثلث مین راتکو سووئیگا تو نشاط عبادت مین خوب ہوویگی اور روزی اسطرحکی
محبوب اسلئی ہین کہ نفس پر اسمین مشقت بہت پڑتی ہی ع اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سوتی اول شب اور زندہ رکہتی آخر شب کو یعنی بیدار رہتی پہر اگر ہوتی حضرت کو حاجت طرف اہل اپنی کی
یعنی صحبت کے روا کرتی حاجت اپنی پہر سوتی پس اگر ہوتی وقت پہلی اذان کی جنبی تو اوٹہتی اور ڈالتی اپنی پر
پانی اور اگر نہوتی جنبی وضو کرتی نماز کی لئی پہر پڑہتی دو رکعتین سنت فجر کی ف یہہ حدیث حضرت عائشہ رض
سی مفصل روایت کی گئی ہی شمائل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ نی تہی حضرت سوتی اول رات یعنی بعد نماز
عشا کے آدہی رات تک پہر اوٹہتی سدس رابع اور خامس مین یعنے چہٹی حصی جو تہے اور پانچوین مین تہجد کے لئی
پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑہتی پہر بچہونی پر آتی یعنی سونی کی لئی اسلئی کہ وہ مستحب ہے سدس سادس مین
تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی نماز صبح پر اور اوسکی مابعد کی وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اونکو حاجت
صحبت کرتی اہل اپنی سی پس جب سنتی اذان اوٹہتی پس اگر ہوتی جنبی ڈالتی اپنی پر پانی یعنی نہاتی اور
اگر نہوتی جنبی تو وضو کرتی اور نکلتی طرف نماز کی یعنی بعد سنتین پڑہنی کی گہر مین انتہی اس حدیث سی اضح
ہوگئی معنی حدیث اول کی اور ظاہر یہہ ہی کہ حضرت بعد صحبت کرنیکی وضو کر کر آرام کرتی ہونگی اور مراد
پہلی اذان سی اذان متعارف ہی اور دوسرے اذان تکبیر ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت آدہی
رات آرام فرماتی اور آدہی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنی چہٹی حصی شب مین عشا تک جاگتی رہتی پہر
دوسری اور تیسری سدس مین آرام فرماتی پہر چوتہی اور پانچوین سدس مین جاگتی رہتی پہر چہٹی سدس مین سوتے
پس تین سدس سوتی اور تین سدس جاگتی ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم کرو قیام رات کا
یعنی نماز تہجد کی پڑہنی اسلئی کہ یہہ طریقہ اچہی لوگونکا ہی کہ پہلی تمہاری تہی اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاری ہی
طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور باز رکہنی والا ہی گناہونسی ف
مراد اچہی لوگونسی انبیا اور اولیا ہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ تمہین یہہ نماز بطریق اولی پڑہنی چاہیی اسلئی
کہ تم بہتر ہو سب امتون مین اور اشارہ ہی اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ صالحین کاملین سی نہین بلکہ
بمنزلہ ظاہر زکوۃ دینی والی کی ہی نہ پوشیدہ ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین
یعنی تین طرح کے لوگ ہین کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف اونکی یعنی راضی ہوتا ہی اونسی اور دیکہتا ہی طرف
اونکی بنہایت نظر عنایت اور رحمت سے ایک وہ شخص کہ کہڑا ہو کر رات کو نماز پڑہی یعنی تہجد کے اور دوسری
وہ قوم کہ صف درست کرین واسطی پڑہنی نماز کی اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ لڑنی دشمن کے یعنی
وقت جہاد کی اور کہا عمرو بن عبسہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت نزدیک ہونا
پروردگار کا بندی سی درمیان رات پچہلی کی ہی پس اگر ہو سکی تجہسی یہ کہ ہو تو اون شخصون مین سی

رواہ الترمذی ۱۲

رواہ [illegible] والطبرانی فی [illegible]

رواہ مسلم ۱۲

رواہ ابن ماجہ ۱۲

کہ یاد کرتی ہین اللہ کو اسوقت مین پس ہو یعنی کوشش کر اسکی کہ ہووی تو اونمین سی ف نزدیک
ہونار بکا یعنی رضا راوسکیکا اور درمیان رات پچھلی کی کہ ابتدار اوسکی ثلث آخر سی ہوتی ہی اور
وہ وقت اوٹھنی کا ہوتا ہی تہجد کی لئی اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کی اور مجذوب درگاہ کبریائی کر
ہین ابتدائی ظہور نبوت مین کہ آنحضرت مکہ مین تہی وہ اپنی وطن مین تہی اونکی دلمین بکایک نور توحید کا اور
کراہت بت پرستی اور شرک کی پڑی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی کہ لوگونکو توحید کیطرف
بلاتا ہی اور بتونکی عبادت سی منع کرتا ہی وہ مکہ مین آی اور جبرا آنحضرت صلعم کی پوچہی آنحضرت اون
دنونمین بحکم اللہ تعالی کی نظر اعدار دین کیسی پوشیدہ تہی اونہون قریش سی پوچہا کہ تم مین کوئی شخص
پیدا ہوا ہی کہ راہ وروش تمہاری سی نکل کر اور دین کیطرف بلاتا ہی لوگون نے کہا ہان ایک دیوانہ ہی
کہ طریقہ باپ دادیکا چہوڑتا ہی اور رسم نئی نکالی ہی فرد دیوانہ کہنی ہردوجہانش بخشنی ؂ دیوانہ تو
ہردوجہان راچہ کند ؂ اونہون نی کہا کہ پہر کہان ہین لوگون نی کہا کہ وہ آدہی رات کو نکلتا ہی اور
گرد خانہ کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ آدہی رات کو نکلی اور کعبہ کی پردی مین چہپ رہی ناگہان ایک
شخص کو دیکہا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی وہ کہ سب آدمی خاک آستانہ اوسکی ہین پس وہ لا الہ الا اللہ
کہتا ہی اور گرد کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچہا کہ کون شخص ہی تو اور دین تیرا
کیا ہی حضرت نی فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ نے کہا مین بہی
اس دین کو دوست رکہتا ہون پس وہ ایمان لائی وہ تیسری یا چوتہی ہین دین مین پس حضرت نے اونکو رخصت
کیا اور فرمایا کہ پروردگار میری نی مجہسی ایک وعدہ کیا ہی جب وہ پورا ہوگا تو میری پاس آنا پس بعد ہجرت کے
عمرو بن عبسہ مدینہ مین آئی اور حضرت کی صحبت مین حاضر رہی اور کمال کو پہنچی ؂ ع ؂ ج فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص کو کہ اوٹہا رات سی پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنی عورت کو
پس نماز پڑہی اوس عورت نی بہی پہر اگر عورت نجاگی یعنی بسبب غلبہ نیند کی اور کثرت کسل کی چہینٹی دئی
اوسنی اوسکی مونہہ پر پانی کی رحمت کری اللہ تعالی اوس عورت کو کہ اوٹہی رات سی پس نماز پڑہی اور جگایا
خاوند اپنی کو پس پڑہی نماز خاوند اوسکی نی بہی پہر اگر نجاگا خاوند چہینٹی دئی اوسکی مونہہ پر پانی کی ف
پس نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اوسکی ذمہ ہو تو اولی ہی اوسکا پڑہنا اور چہینٹی دینی سی
مراد یہہ ہی کہ سعی کری اوسکی اوٹہانی مین رب کی طاعت کی لئی جسطرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہہ
کہ مرد و عورت کو چاہئی کہ آپسمین مددگار رہی ایک دوسریکا طاعت پر اور اسیطرح رفیقونکو بہی آپسمین
یہی چاہئی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جبر کرنا کسیکو خیر پر جائز ہی بلکہ مستحب ؂ ع ؂ اور روایت ہی ابی امامہ
سی کہ کہا گیا ای رسول خدا کی کونسی وقت بہت قبول ہوتی ہی دعا فرمایا درمیان رات پچہلی کی یعنی

ع رواہ ابوداود والنسائی ۱۲

مہ رواہ الترمذی ۱۲

تہائی رات پچھلی رہی اور یہی فرض نمازون کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین
بالاخانی ہین ایسی کہ معلوم ہوتی ہین باہر کی چیزین اونکی اندر اونکی سی اور اندر کی چیزین اونکی باہر اونکی سی
یعنی بسبب نہایت صفائی کی طیار کیا ہی اونکو اللہ تعالیٰ نی واسطی اوس شخص کی کہ نرمی سی کری بات اور
کھلاوی کھانا اور پی درپی روزی رکھی یعنی اکثر روزی نفل رکھتا ہی اور پڑہی نماز رات کو یعنی تہجد ایسی وقت
کہ آدمی سوتی ہون یعنی اکثر آدمی ف کہا ہی بعضون نی کہ ادنی درجہ پی درپی روزی رکھنی کا یہہ ہی
کہ تین روزی ہر مہینی مین رکھی ع اور کہا عبد اللہ بن عمرو بن عاص نی کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ ای عبد اللہ مت ہو مانند فلانی کی کہ تہا قیام کرتا رات کو پہر چھوڑ دیا قیام رات کا ف یعنی چھوڑ دیا
قیام رات کا بغیر عذر کی واسطی آرام نفس کی پس داخل ہوا گویا اونمین کہ جنکی حق مین کہا گیا ہی تارک الورد ملعون
اور اس حدیث مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت کی نقصان ہے
بعد زیادتی کی اور اوس سی حضرت نی پناہ مانگی ہی نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتی ہین ہم ساتھ
اللہ کے نقصان سی بعد زیادتی کی پس لائق ہے سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہی اور اسیلئی کہا گیا ہی کہ جو کوئی نہووے
زیادتی مین پس وہ نقصان مین ہی ع اور کہا عثمان بن ابی العاص نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تہا واسطی داود علیہ السلام کی ایک وقت رات مین یعنی نصف آخر مین
کہ جگاتی اوسمین اہل اپنی کو کہتی ای آل داود کی اوٹھو پہر نماز پڑہو پس تحقیق یہہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی
اللہ عزت والا اور بزرگ اسمین دعا کو مگر واسطی جادوگر یا عشار کی ف عشار یعنی چوکیدار وغیرہ کہ
ناکون وغیرہ پر بیٹھی ہین اور لوگون سی مال اونکی ازراہ ظلم کی لیتی ہین جیسی یہان محصول لینی پر
لوگ مقرر ہین پس فرمایا کہ ساحر کے اور عشار کی دعا نہین قبول ہوتی اسلئی کہ انسی ضرر پہنچتا ہی
خلق کو اسیلئی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ عبودیت یہہ ہی کہ تعظیم کری امر الہی کی اور شفقت کرنی خلق
اللہ پر ع کہا ابوہریرہ نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی بہترین نماز بعد فرضونکی یعنی
اور بعد سنتون معمولی اوسکیکے نماز درمیان رات کی ہی ف کہا میرک نی کہ اسمین حجت ہی واسطی ابی اسحٰق
مروزی شافعی کی اسپر کہ نماز رات کی افضل ہی سنن رواتب سے اور کہا اکثر علمائی کہ سنن رواتب افضل ہین لیکن
قول اول قوی تر ہی واسطی صریح دلالت کرنی اس حدیث کے انتہی اور تحقیق اسمین یون ہی کہ تہجد افضل ہی
اس جہت سے کہ اوسمین مشقت زیادہ ہوتی ہی نفس پر اور بعید ہے ریا سی اور سنن رواتب اس جہت سی افضل
ہین کہ بہت تاکید ہی اونکی پڑہنی کی ساتھ فرضونکی اور متمم ہین فرضونکی پس کچھ منافات نہین یا یون کہا جاوے
کہ نماز رات کی افضل ہی اسلئی کہ مشتمل ہی اوپر وتر کی کہ واجب ہے حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی
کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمہاری رب نے کیا معاملہ کیا تمہاری ساتھ اونہون نی کہا کہ جاتی رہین وہ باتین کہ

رواه البیہقی

رواه البخاری ومسلم

رواه احمد

رواه مسلم

معارف وحقائق مین کہتا تہا مین اور فنا ہو گئی اشارے کہ بیان کرتا تہا مین اور فائدہ ندیا مجکو مگر چند
رکعتون نے کہ درمیان شب کی پڑہتا تہا مین رغبت دلائی طالبون کو اسکی کہ اہتمام وکوشش عبادت
وریاضت مین خوب کرو اور اعتماد کرو نکات تصوف پر **بیت** کار کن کار بگذار از گفتار ٭ کاندرین راہ
کار دارد کار ٭ **ع ح وملانا** + کہا ابو ہریرہ نے کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور
کہا کہ تحقیق فلانہ شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پہر جب صبح کرتا ہی تو چوری کرتا ہی فرمایا آپنے کہ شتاب
ہی کہ باز رکہی گی نماز اوسکی اوس چیز سی کہ تو کہتا ہی **ف** یعنی اوسکی مزاولت سی اللہ تعالی توفیق
توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب ایت کرنی نورانیت اور برکت اوسکیکی باز رہیگا اس فعل بد سی جیسی کہ قرآن مجید
مین فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز باز رکہتی ہی بیحیائی اور بری بات سی **ع**
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگادی آدمی اہل اپنی کو رات کو پس نماز پڑہین دونون
یا فرمایا نماز پڑہی ہر ایک دو رکعتین اکہٹی لکہی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیون کی
ف اہل سی مراد بی بی ہی یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اوسکی اور راوی کو
شک ہوا ہی کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا یعنی مرد نے اور اوسکی اہل نے دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی
یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنی ہر ایک نے دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی مطلب دونون لفظونکا ایک ہی ہی
پس لکہی جاتی ہین دونون ذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہی
والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی اور بہت یاد کرنیوالی اللہ کے
مرد اور عورتین تیار کر رکہی ہی اللہ نے اونکی لئی مغفرت اور ثواب بڑا **ع** بیہقی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اشراف یعنی بزرگ قدر امت میری کی اوٹہانیوالی قرآن کے اور صاحب رات کی ہین **ف** اوٹہانی والی قرآن کے
یعنی جو قرآن یاد کرین او عمل کرین اوامر و نواہی اوسکی پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسی کہ اور روایت مین
آیا ہی کہ جسنی حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوۃ درمیان دونون پہلوؤن اوسکیکی مگر یہہ کہ نہین وحی
کیجاتی طرف اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہی طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب وحی جلی کا اور کہا
طیبی نے کہ مراد حفظ سی یہہ ہی کہ یاد کری اوسکو اور عمل کری موافق اوسکی والا ہوتا ہی بیچ زمرہ اون
لوگونکے کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نے کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد
ہووی اور پہر اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسی ہین جیسی گدہی پر کتابین لادین یعنی کچہہ فایدہ نہین اونکو اوس سی
اور صاحب رات یعنی جو مداومت کرتی ہین شب بیداری پر اور نماز و قرآن پڑہنی پر راتمین **ع** اور روایت
ہی ابن عمر سی یہہ کہ باپ اونکی حضرت عمر بن الخطاب تہی نماز پڑہتی رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہان تک کہ
جب ہوتی پچہلی رات جگاتی اپنی اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کی لئی فرماتی اونکو پڑہو نماز پہر پڑہتی آیہ

رواہ مسلم ۱۲

رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجہ ۱۲

رواہ البیہقی ۱۲

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى
یعنی اور حکم کر اہل یعنی لوگون اپنی کو ساتھہ نماز کی او صبر کر اوسپر نہین مانگتی ہم تجہسی روزی ہمین روزی
دیتی ہین تجکو اور آخرۃ واسطی پرہیزگارونکی ہی ف اور صبر کر اوسپر یعنی بہت صبر کر اوپر اوٹھانی
مشقتون نماز کی اور مشقتون امر اہل اپنی کی بسبب نماز کی پس متوجہ ہو تو ساتھہ اونکی اللہ تعالی کی عبادت پر
اور مدد ڈہونڈ ساتھہ اوسکی اوپر غبار ظاہر و باطن اپنی کی اور مت فکر کر امر رزق اپنی کی اور فارغ رکھہ دل اپنا
واسطی امر آخرت کی اسلئی کہ ہم قادر ہین بندونکی رزق دینی پر تجہسی رزق نہین مانگتی ہین ہم کہ تیچ حاصل کرنی
رزق اور وجہ معیشت اپنی کی اور اورونکی سعی کری اور مشقت اوٹھاوی ایسی کہ باز رکھی نماز سی ہم رزق
دیتی ہین تجہکو جیسی کہ رزق دیتی ہین غیر تیرکو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا دینا اور آخرت مین واسطے
متقیونکی ہی ع

٭ فصل بیان مین میانہ روی کرنیکی عمل مین یعنی عمل نقل مین چاہیے

کہ میانہ روی کری یعنی کمی زیادتی نہ کری کہا انس نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی ایک مہینے
مین سی یعنی اکثر ایام یہان تک کہ گمان کرتی ہم یہہ کہ نہین روزہ رکہنی کی اسمین سی کچہہ اور روزہ رکہتی یعنی
اکثر ایام اوسی مہینی مین سی یا اوس مہینی مین سی یہان تک کہ گمان کرتی ہم یہہ کہ نہ افطار کرینگی اسمین سے کچہہ اور
تہی کہ نہ چاہی تو یہہ کہ دیکہی اونکو رات مین نماز پڑہتی ہوئی مگر کہ دیکہی تو اونکو اور نہ چاہی تو کہ دیکہی اونکو سوتے
ہوئی مگر کہ دیکہی تو اونکو ف یعنی نہ تہی حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہوتین تا افراط یعنی زیادتی لازم آوے
اور نہ ہمیشہ افطار کرتی تہی تا تفریط یعنی کمی لازم آوی بلکہ ہر مہینی مین کبہی
روزی رکہتی اور کبہی افطار کرتی اور اسیطرح رات کو نماز بہی پڑہتی اور سوتی بہی نہ تمام شب نماز پڑہتی اور
نہ تمام شب سوتی پس تہا عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ بہت محبوب عملونکا نزدیک اللہ کی ہمیشہ کرنا عملونکا ہی اگرچہ کم ہون ف کہا مظہر نی کہ بسبب اس حدیث کی
برا جانتی ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسی کہ برا جانتی ہین ترک فرائض کو انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ ترک
اولی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ جب بندی نی ترک کی طاعت بغیر ضرورت کی پس ہوئی گویا کہ اعراض کیا عبادت
مولی سی پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنیوالی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہے اسکا کہ محبوب ہوا اگرچہ
کم ہون حاصل یہہ کہ عمل قلیل ساتھہ مداومت اور مواظبت کی بہتر ہے کثیر سے ساتھہ ترک رعایت اور محافظت
کی ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لو عملونسی اوسقدر کہ طاقت رکہو یعنی ہمیشہ کرنیکی اسلئی
کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ملول ہوتا یہان تک کہ ملول ہو تم ف یعنی نہ لازم کرو نفسون اپنی پر بہت عبادت
کہ نہ قدرت رکہو ہمیشہ کرنی اوسکی بلکہ اسقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اسلئی کہ اللہ ملول نہین ہوتا یعنی
ترک نہین کرتا دینا ثواب کا یہان تک کہ ملول ہو تم یعنی چہوڑدو عبادت حاصل یہہ کہ اللہ تعالی ثواب عبادت

٢٦
رواہ البخاری ١٢

٢٧
رواہ البخاری و المسلم ١٢

٢٨
رواہ البخاری و المسلم ١٢

بردی جاتاہی ترک نہین کرتا مگر جبکہ تہک کر چہوڑ دو گی تو اللہ تعالی بہی ثواب دینا چہوڑ دیگا پس عبادت د
متوسط کرو تا ہمیشہ نبہی ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ پڑہی نماز ایک تمہارا
وقت خوشی تک اور جسوقت کہ سست ہو پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی ف حاصل یہہ کہ چلنی والی راہ آخرت کو
چاہیی کہ کوشش کری عبادت مین بقدر طاقت کے اور اختیار کری میانہ روی طاعت مین اور احتراز کری ملول
ہو کر عبادت کرنی سی اور جب سست ہوا اور بیٹہہ رہا عبادت سے اور مشغول ہوا کسی مباح چیز مین قسم کلام اور نیند
وغیرہ سی اور یہ قصد حاصل ہونی خوشی کے عبادت مین تو وہ بہی گنا جاتاہی طاعت سیلئی کہا گیا ہی مانند عالم کے
عبادت ہی اور جاننا چاہیی کہ بیچ ترک کرنی عمل کے وقت کسالت اور ملالت کے حدیثین بہت واقع ہوئے ہین سلئی
کہ گران ہونا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اوسکا ہوتاہی لیکن چاہئے کہ کوشش کری اور نفس کو بہت
عمل کرنیکی عادت ڈالی اور ساتہہ مشقت اور ریاضت کے خوگر ہووے مانند کاہل وجودون اور آرام طلبونکی
نہو جاوی کہ تہوڑی سی عمل مین فی الحال تہک جاتی ہین اور چہوڑ دیتی ہین اکثر ہوتاہی کہ جنکو پہلی دو رکعت
نمازکی اور ایک سیپارہ قرآن کا پڑہنا گران معلوم ہوتا تہا اور ملول ہوتی تہی اوس سی اونکو بہت عمل کی
عادت ڈالنی سی سو رکعت نمازکی اور دس سیپاری قرآن کی پڑہنی آسان معلوم ہوتی ہین ع ح
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اونگہی ایک تمہارا اوس حالمین کہ نماز پڑہتا ہو پس چاہیی
کہ سو رہی یہانتک کہ جاتی رہی اوس سے نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑہتاہی اونگہتی ہوئی نہین
جانتا وہ چیز کہ کہتاہی غلبہ نیند کے سی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرت کا پس بددعا کری نفس اپنی کو ف
یعنی مثلاً ارادہ کری کہ کہی اللہم اغفرلی بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کے کہہ بیٹہی اللہم اعفرلی ساتہہ عین
مہملہ اور فی کی کہ معنی اوسکی ہین یا اللہ خاک آلودہ کر مجکو پس یہہ بددعا ہوئے نفس پر اسلئی کہ وہ کنایہ ہی
ذلت اور خواری سی ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین آسان ہی اور نہین سختی کرتا
دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کی لو عمل اور خوشی ہو یعنی
ساتہہ جنت اور سلامتی کی اور ہر نعمت اور کرامت کے اسلئی کہ دیتاہی اللہ تعالی بہت ثواب تہوڑی
عملپر اور مدد چاہو ساتہہ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچہہ اخیر رات کی ف دین آسان ہی یعنی احکام
دین کی اللہ تعالی نی آسان مقرر کئی ہین پس سخت نہ پکڑو اونکو اپنی نفسون پر بطور رہبانیہ کی اور
نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتاہی دین اوسپر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر غیر واجب باتونکو واجب
کرتاہی اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتاہی تو دین اوسپر غالب آتاہی یعنی ادای حق اوسکی سی وہ عاجز
ہوتاہی پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بہت زیادہ نکرو عبادت کہ ہر وقت
عبادت کرتی رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتونمین اول روز مین اور آخر روز مین اور کچہہ اخیر رات مین

۴ع رواہ البخاری
رواہ مسلم
۵ع رواہ البخاری
رواہ مسلم
۶ع رواہ البخاری ۱۲

یہہ اشارہ ہی تہجد کی نماز کا ع۱ ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سو رہا بغیر
پڑہنی تمام وظیفہ اپنی کی یا بعض وظیفہ کے پہر پڑہا اوسکو درمیان نماز فجر کے اور نماز ظہر کے لکہا جاتا ہی
واسطی اوسکی گویا کہ پڑہا اوسکو رات کو ف یعنی ایک شخص نی کچہہ وظیفہ مقرر کیا تہا قسم کلام اللہ
اور اوراد کا رو نماز سی کہ شب کو پڑہتا تہا اور وہ فوت ہو گیا پہر اوسنی اہین نماز فجر و ظہر کی یعنی پہلی پہلی
زوال کی پڑہ لیا تو اوسکی لئی ثواب رات کی پڑہنی کا سا لکہا جاتا ہی ور ایسیہی حکم دنکی وظیفہ کا ہی کہ دنکو
فوت ہو گیا اور رات کو پڑہ لیا تو دنکی پڑہنی کا سا ثواب لکہا جاتا ہی روز و شب آ لیسمین خلیفہ ایک دوسر یکے
ہین اور اسمین جو خاص رات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلئی کہ یہہ اکثر واقع ہو جاتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور اوراد
بسبب غلبہ نیند کی رہ جاتی ہین اسیلئی اسحدیث کو اس باب مین لائی ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نماز پڑہ کہڑی ہو کر پس اگر نہو سکی یہہ تو پڑہ بیٹہہ کر پہر اگر یہہ بہی نہو سکی تو پڑہ کروٹ پر ف
یعنی کروٹ سی پڑہی قبلہ کیطرف مُنہ کر کر اور اگر قبلہ کیطرف مُنہ نکر سکی اور نہ کوئی قبلہ کیطرف
مُنہ پہیرنیوالا ہم پہنچی تو ہر طرف جائز ہی اور ہمارے نزدیک افضل یہہ ہی کہ چت لیٹی رو بقبلہ ہو کر اور تکیہ
مونڈہون کی نیچی رکہہ کر سر اونچا کر لی اور اشارون سی نماز پڑہی چنانچہ دار قطنی نی ایک حدیث
روایت کی ہی کہ اوس سی چت ہی نماز پڑہنی ثابت ہوتی ہی اور یہہ حدیث حضرت نی عمران سے
فرمائی تہی اونکو بواسیر تہی وہ چت نہ لیٹ سکتی تہی پس اور ونکی لئی چت نہین ہو سکتی اسلئی
کہ وہ معذور تہی اور یہہ حکم حضرت نی فرض نماز کا فرمایا ہی پس نفلون مین یہہ بطریق اولی جائز
ہو گا ع۲ ح اور آیا ہی کہ پوچہا عمران نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نماز آدمی کا بیٹہی ہوئی یعنی
نماز نفل کا باوجود قدرت قیام پر فرمایا اگر پڑہی کہڑی ہو کر تو وہ بہتر ہی اور جو کوئی پڑہی یعنی نفل
بغیر عذر کی بیٹہی ہوئی تو واسطی اوسکی آدہا ثواب کہڑیکا ہی اور جو کوئی پڑہی لیٹی ہوئی یعنی
بغیر عذر کی پس واسطی اوسکی آدہا ثواب بیٹہی کا ہی ف یہہ حدیث محمول ہی نماز نفل پر اسلئی کہ
نماز فرض بیٹہہ کر پڑہنی اگر بےعذر ہو درست نہین اور اگر بعذر ہو قیام ساقط ہی پس کہڑی ہو کر پڑہنی
افضل بیٹہہ کر پڑہنی سی نہو گی اور بیٹہہ کر پڑہنیوالی کو آدہا ثواب کہڑیکا نہو گا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور
کہا طیبی نی کہ آیا جائز ہی یہہ کہ نماز نفل لیٹ کر پڑہی باوجود قدرت قیام یا قعود کی یا نہین پس گئی
ہین بعضی طرف اسکی کہ نہین جائز اور گئی ہین ایک قوم طرف جواز اسکیکی اور طرف اسکی کہ ثواب
اوسکو برابر آدہی ثواب بیٹہہ کر پڑہنیوالا کی ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا بہی ہی اور یہی صحیح تر اور
اولی ہی واسطی ہونی اسکیکی حدیث سی انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہی کہ یہہ جائز نہین پس کہا گیا ہی
کہ یہہ حدیث بیچ حق فرض پڑہنی والی بیمار کی ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہو اوسکو کہڑی ہو کر پڑہنا یا بیٹہہ کر

ع۱ رواہ مسلم ۱۲

ع۲ رواہ البخاری ۱۲

ع۳ رواہ البخاری ۱۲

پڑھنا یا بیٹھکر پڑھنا ساتھ شدت اور زیادتی کی مرض مین ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جو شخص جگہہ پکڑی طرف بچھونی اپنی کی پاک ہوکر یعنی باوضو ہوکر یا تیمم کرکر اور نجاستون سی
پاک ہوکر یا پاک گناہون سی ہوکر اور یاد کری اللہ کو یعنی زبان سی یا دل سی یہان تک کہ غلبہ کری اوسکو
نیند نہین کروٹ لیتا کسی وقت رات مین او سحالمین کہ مانگی اللہ تعالی سی او سمین کوئی بھلائی بھلائیون
دنیا اور آخرت کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ بھلائی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصون سی ایک وہ شخص کہ اوٹھا رات کو نرم بچھونی اپنی سی اور بالا پوش اپنی سی محبوبہ
اور اہل اپنی کی پاس سی طرف نماز اپنی کی پس فرماتا ہی اللہ تعالی واسطی فرشتون اپنی کی دیکھو طرف بندی
میری کہ اوٹھا فرش اپنی سی اور نرم بچھونی اپنی سی محبوبہ اور اہل اپنی کی پاس سی طرف نماز اپنی کی واسطی
رغبت کرنیکی بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک میری ہی یعنی جنت اور ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سی
کہ نزدیک میری ہی یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس بھاگ گیا ساتھ
یارون اپنی کی پھر جانا اوس گناہ کو کہ اوسپر ہی بھاگنی مین یعنی بلا عذر بھاگنی مین اور جانا اوس کو کہ ثواب
کہ واسطی اوسکی ہی پھر آنی مین پس پھرا اور لڑا یہان تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی مقرب
فرشتون کو دیکھو طرف بندی میری کی یعنی نظر تعجب سی کہ پھرا واسطی رغبت کرنیکی اوس چیز مین کہ نزدیک
میری ہی یعنی ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی عذاب یہان تک کہ بہا
خون اوسکا یعنی شہید ہوا ف لحاف یعنی جو کپڑا کہ اوڑہا جاتا ہی اور محبوبہ اور اہل اپنی کی پاس سی یعنی
یہہ چیزین بہت پیاری ہوتی ہین باوجود اسکی اونکی پاس سی اوٹھکر رغبت کی طرف عبادت رب اپنی کی
جانا کہ یہہ کچھہ نفع نہین دینگی اوسکو نہ قبر مین نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا مین اور اسحدیث مین اشارہ ہی
طرف اسکی کہ عمل کرنا واسطی اللہ کی ساتھہ امید ثواب کی کہ اوس عمل پر ملتا ہی منافی اخلاص اور کمال کی نہین
اگرچہ منافی اکمل کی ہی کہ اکمل یہی ہی کہ محض اللہ تعالی کی خوشنودی کی لئی عمل کری کچھہ غرض اور نہو لیکن ہان اگر
محض واسطی ثواب کی یا خوف عذاب کی کری کہ اگر خالی ہو ثواب عذاب سی تو عبادت ہی اوسکی چھوڑ دی نہین
صحیح ہوتی عبادت اوسکی بلکہ کہا ہی بعضون نی کہ یہہ کفر ہی ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹھی ہوی یعنی بغیر عذر کی آدہی نماز ہوتی ہی یعنی بہ نسبت کھڑی کی کہا راوی نی پھر
آیا مین حضرت کی پاس پس پایا مینی اونکو نماز پڑہتی بیٹھی ہوی پس رکھا مینی ہاتھہ اپنا حضرت کی سر مبارک پر پس
فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری ای عبد اللہ بن عمرو کہا مینی خبر دیا گیا تہا مین ای رسول خدا کی کہ تحقیق
فرمایا تمنی نماز آدمی کی بیٹھی ہوئی برابر آدہی نماز کی ہی اور تم پڑہتی ہو بیٹھی ہوی فرمایا کہ ہان اسیطرح ہی
لیکن مین نہین مانند ایک کی تم مین سی ف رکھا مینی ہاتھہ حضرت کے سر مبارک پر کہ عادت عرب کی ہی

عه ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار و رواہ ابن حبان ایضا ۱۲

عه رواہ الشیخان ۱۲

عه رواہ مسلم ۱۲

عه رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی ۱۲

کہ جب کسی سی کوئی بات تعجب کے دیکھتی ہین تو اوسکی سر پر ہاتھہ رکھدیتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ بات
خلاف ادب نہین بلکہ از راہ بی تکلفی اور کمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی
تو عبد اللہ نی ہاتھہ مبارک پر از راہ تعجب کی رکہا تعجب سی کہا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتی
ہین پھر بیٹھہ کر کیون نماز پڑہتی ہین پہر حضرت کے جواب کا حاصل یہہ ہے کہ یہہ میرے خصوصیات سے ہی کہ
میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسطرح پڑہون مجکو اور ون پر قیاس نکرو اور نہ اور ونکو مجہپر ع

فصل بیان مین نماز وتر کی

ف اختلاف وتر مین درمیان علماء کی دو باتو مین ہی اول
یہہ کہ سنت ہے یا واجب امام ابو حنیفہ کہتی ہین واجب ہے اور اور امام کہتی ہین سنت ہے اور دوسرا اختلاف
یہہ ہی کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر اماموں کی نزدیک ایک رکعت ہی اور ہماری نزدیک تین رکعت اور
حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتی ہین وہ دو رکعت پہلی اوسکی پڑہ کر سلام پہیرتے
ہین اور اگر نہ پڑہین مکروہ ہی ح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب
ڈری ایک تمہارا نمودار ہونی صبح کی سی پڑہی ایک رکعت طاق کر دیگی اوسکی لئی اوسکو کہ نماز پڑہی ہی
ف نماز رات کی دو دو رکعت ہی دلیل پکڑی ہی ساتھہ اسکی شافعی اور ابی یوسف اور محمد نی کہ رات کو
نفل پڑہی تو افضل یہی ہی کہ دو دو رکعتین پڑہی اور پڑہی ایک رکعت طاق کر دیگی اوسکو کہ نماز
پڑہی ہی کہا ابن ملک نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رات کی نماز مین پہلی جو دو دو رکعتین پڑہین تہین وہ نماز
جفت تہے یہہ ایک رکعت اوسکو طاق کر دیگی اور یہہ حدیث حجت ہی واسطی شافعی کی کہ اونکی نزدیک وتر کی
ایک رکعت ہی انتہی اور کہا طحاوی حنفی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پڑہی ایک رکعت ساتھہ دو رکعتوں کی پہلی اسکی
پس یہہ رکعت طاق کر دیگی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام نی کہ نہین ہی حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی
ایک رکعت ہے ساتھہ تحریمہ علیحدہ کے اور اور دلیل حنفیہ کی یہہ بہی ہی کہ نہی وارد ہوئی ہی بتیرا سی یعنی
تنہا رکعت کے پڑہنی سی ملا علی قاری نی مرقات مین یہہ مضمون مفصل لکہا ہی یہان اختصار کی لئی
اسپر اکتفا کیا جو چاہی اوسمین دیکھہ لی اور کہا سعید بن ہشام نی گیا مین طرف حضرت عائشہ رض کی پس
کہا مینی ای ماں مسلمانون کی خبر دو مجکو خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا حضرت عائشہ رض نی کیا
نہین پڑہتا تو نی قرآن کہا مینی کہ ہان پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ نی پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا تہا قرآن یعنی جو کچہہ کہ قرآن مین اچہی اخلاق اور صفات مذکور ہین حضرت نی وہ اپنی مین حاصل کئی تہی
کہا مینی ای ماں مومنونکی خبر دو مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر سی یعنی وقت اور کیفیت اور
عدد رکعات اوسکی سی پس کہا تہی مین تیار کرتی واسطی حضرت کی مسواک اونکی اور پانی وضو اونکا
پس اوٹہاتا اونکو اللہ تعالی جب چاہتا یہہ کہ اوٹہاوی اونکو رات کو پس مسواک کرتی آپ یعنی پہلی

رواہ البخاری ومسلم ۱۲

رواہ مسلم ۱۲

وضو کی اور وضو کرتی اور نماز پڑہتی نو رکعتین نہ بیٹہتی اونمین مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتی
اللہ کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سی یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات مین ذکر اور
حمد اور دعا ہی پہر کہڑی ہوتی اور سلام نہ پہیرتی پس پڑہتی نوین رکعت پہر بیٹہتی پس یاد کرتی اللہ
کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سی یعنی دعا متعارف پڑہتی پہر پہیرتی سلام کہ سناتی
ہمکو یعنی پکار کر سلام پہیرتی کہ ہم سنتی پہر پڑہتی دو رکعت بعد سلام کی بیٹہی ہوئی پس یہہ ہوئین گیارہ
رکعتین ای بیٹی میری پس جب کہ بڑی عمر کو پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہیل گیا گوشت
پڑہتی تہی وتر سات رکعتین اور کرتی دو رکعتو مین مانند کرنی اونکی پہلی صورت مین یعنی اسیطرح بیٹہکر
پڑہتی پس یہہ ہوئین نو رکعتین ای بیٹی میری اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی نماز
دوست رکہتی یہہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی نیند اونکو یا بیماری یعنی مانع ہوتی قیام
کرنی رات کی سی پڑہتی اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ پڑہا ہو قرآن سارا ایکرات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول سی آخر
تک اور نہین جانتی مین کہ روزی رکہی ہون سارے مہینی سوا رمضان کی ف جب نماز پڑہتی
حضرت اور اسیطرح اور عبادت کرتی تو ہمیشگی کرتی اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا بسبب عذر کی
یا واسطی بیان جواز کی اور روزی رکہی ہون سارے مہینی اور حضرت عائشہ ہی سی جو روایت ہی
کہ حضرت سارے شعبان مین روزی رکہتی تہی تو اوسکو واضح کر دیا ہی ایک اور روایت نی کہ اونہون نے کہا
ہی کہ اکثر شعبان مین روزی رکہتی پس دفع ہوا التعارض اور پڑہنا دو رکعتو نکا بعد وتر کی اکثر حدیثون مین آیا ہی
لیکن ظاہر مین یہہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس
تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علما پر پس امام مالک منکر ہوئی ہین حدیث دو رکعتون بعد وتر کیکی اور کہا ہی
کہ صحیح نہین ہی یہہ حدیث اور امام احمد نی کہا ہی کہ مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتون کو اور نہ منع کرتا ہون
کسیکو انسی اور جمہور علما قائل ہین انکی بسبب وارد ہونی حدیثون صحیح کی انمین پس تطبیق انمین دو طرح سی ہی ایک
تو یہہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سی مراد اور نوافل ہین سوای ان دو رکعتون کی یعنی سوای
ان دو رکعتون کی اور نوافل بعد وتر وانکی نہ پڑہا کرو اور دوسری یہہ کہ کبہی یہہ دو رکعت پڑہا کری اور کبہی فقط
وتر ہی پر پڑہا کری تاکہ عمل دونون پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب پر نہ وجوب پر پہر
اختلاف ہے اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتو نکا بعد وتر کے اول شب مین تہا یا آخر شب مین پس حدیث اولا ام
کی مطلق واقع ہوئی ہی کہ اوسمین اسقدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹہکر
پڑہتی تہی اور یہہ نہین کہا کہ اول شب پڑہتی تہی یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہی کہ یہہ

برتقدیر اداکرتی وترکے ہی اول شب مین اور حدیثین بخاری اور مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہین
کہ برتقدیر قیام کی تہا یعنی تہجد پڑہتی تو بعد وترون کی یہہ بہی پڑہتی صحیح یہی ہی اور بعضون نی کہاہی کہ
یہہ دو رکعتین ملحق وترکی ہین اور قائم مقام سنتون وترکی ہین ع ج وعن ابی ہریرہ مولانا اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میری نی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ تین باتون کی روزہ
رکہنی تین دنکی ہر مہینی مین اور پڑہتی دو رکعتون ضحی کی اور یہہ کہ پڑہون مین وتر پہلی اس سی کہ سوؤن
ف روزی تین دن کی یعنی ایام بیض کی تیرۃوین اور چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور بعضون نی
کہاہی کہ ایک روزہ اول مہینی مین اور ایک درمیان مہینی مین اور ایک آخر مہینی مین اور بعضون نی
کہا ہر روزہ ہر عشرہ کی اولمین اور بعضون نے کہا مطلق یعنی ساری مہینی مین جب چاہی رکہلی اور دو رکعتون
ضحی کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہونیکے پڑہی جاتی ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی
درجہ اونکا ہی اور اکثر اشراق کی چہہ رکعتین ہین اور چاشت کے بارہ اور وتر ابوہریرہ کو اول شب مین پڑہنی
اسلئی فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتی تہی حضرت کے حدیثون کی یاد کرنی مین اور تکرار کرنی اونکے مین
پس اسمین رات بہت جاتی تہی آخر رات مین اوٹہنا مشکل تہا اور سبب اسی مشغولی علم کی ضحی کی بہی دو رکعتین
پڑہنی کو فرمایا پس اس سی معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہی اور عبادتونسی ع ج اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وتر ہی دوست رکہتا ہی وتر کو پس وتر پڑہو ای اہل قرآن کی
ف اللہ وتر ہی یعنی یگانہ ہی ذات وصفات مین پس نہین کوئی مثل اوسکی اور یگانہ ہی اپنی افعال مین پس
نہین کوئی شریک اوسکا اور نہ مددگار دوست رکہتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اوسپر اور قبول کرتا ہی
اوسکو حاصل یہہ کہ اللہ یگانہ ہی اس مناسبت سے دوست رکہتا ہی عدد طاق کو پس وتر بہی طاق ہی اوسکو
دوست رکہتا ہی اور ثواب دیتا ہی اوسپر اور آنحضرت رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتی تہی اور
اسمین اشارہ اسپر بہی ہی کہ دوست رکہتا ہی انقطاع کرنیوالی کو ماسوی اللہ سی اور اہل قرآن یعنی جو کہ
ایمان لائی قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنیوالی ہوئی اسمین تنبیہ ہی اوپر لازم کرنی قیام رات کی اور
پڑہنی قرآن کی اوس مین ع ج اور کہا خارجہ بن حذافہ نی کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا
کہ تحقیق اللہ تعالی نی زیادہ کی ہی تمکو نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطی تمہاری سرخ اونٹونسی
وہ وتر ہی مقرر کیا اوسکو اللہ تعالی نی واسطی تمہاری درمیان نماز عشاء کی نکلنی فجر تک یعنی وقت اوسکا اسکی
مابین ہی جب چاہی پڑہلے ف سرخ اونٹون کو اہل عرب بہت عزیز رکہتی ہین اور بہت عمدہ جانتے ہین تمام اموال مین اونکی رغبت دلانی
کی لئی حضرت نی یہہ بات فرمائی پس مراد یہہ ہی کہ یہہ نماز بہتر ہی تمام متاع دنیا سی اور یہہ حدیث دلالت
کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہین اور پہلی عشاء سی پڑہنا اونکا جائز نہین ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ

رواہ مسلم والبخاری

رواہ ابوداود والنسائی والترمذی ۱۲

رواہ الترمذی وابوداود ۱۲

رواہ الترمذی ۱۲

علیہ وسلم نی جو شخص کہ سو جاوی غافل ہو کر وتر اپنی سی لیس چاہیئی کہ پڑہی جس وقت کہ صبح ہووی
جب صبح ہو تو پہلی فرض فجر کی قضا، وتر کی پڑہی اگر صاحب ترتیب ہی اور ممکن ہی پڑہنا اوسکا
یعنی اتنا وقت ہے کہ وتر پڑہ سکتا ہی ور ممکن نہو پڑہنا اوسکا تو بعد نماز فجر کے پڑہی اور اگر صاحب
ترتیب نہو تو اختیار رکہتا ہی چاہی اول پڑہی چاہی بعد ۶ اور کہا عبد العزیز بن جریج نی کہ پوچہا ہمنی
حضرت عائشہ رضی سے کہ کونسے سورہ پڑہتی تہی وتر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ
نی کہ پڑہتی تہی پہلے رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسرے مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسرے مین
قل ہو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کے یہہ ترمذی اور
ابو داؤد نی اور روایت کے یہہ نسائی نی عبد الرحمن بن ابزی سی اور روایت کے یہہ احمد نی ابی بن کعب سے
اور دارمی نی نقل کی ابن عباس سی اور نہین ذکر کیا احمد اور دارمی نی لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل
ہو اللہ ہی تیسری رکعت مین پڑہنی روایت کی ہی ف کہا ابن ہمام نی کہ حنفیون نی اخیر کی روایت پر
عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑہتی ہین چنانچہ حضرت عائشہ سی بہی ایک روایت
آئی ہی کہ حضرت تیسرے رکعت مین قل ہو اللہ ہی پڑہتی تہی اور یہان جو حضرت عائشہ سی روایت
منقول ہوئی اوسپر عمل اسلئی نہین کرتی ہین کہ اسکی سند مین کچہہ خلل ہی اور دوسری یہہ کہ یہہ جو ذکر
کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ آخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتون سی دراز
نکرتی تہی اور بہت سی دلیلین ملا علی قاری نی لکہی ہین جو چاہی مرقات مین دیکہہ لی اور یہہ حدیث صریح
دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سی پڑہتی تہی ع ج اور کہا حضرت
حسن ابن علی نی کہ سکہلای مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی ایک کلمی کہ پڑہون مین اونکو
بیچ قنوت وتر کے وہ یہہ ہین اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي
فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِي وَلَا
يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ یعنی یا الہی ہدایت کر
مجکو بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ ہدایت کیا تو نی اونکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت مین رکہہ مجکو
آفتون دنیا کی اور آخرت کے سی بیچ ضمن اون لوگون کی کہ عافیت مین رکہا تو نی اونکو اور کارساز
کر میری بیچ جملہ اون لوگون کی کہ کارسازی کی تو نی اونکی اور برکت دی میری لئی اوس چیز مین
کہ دی ہی تو نی یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجکو برائی اوس چیز کیسی کہ مقدر کی تو نی
پس تحقیق تو حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا تجپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست
رکہا تو نی اوسکو بابرکت ہی تو ای رب ہمارے یعنی کثرت سی ہی خیر تیری دارین مین اور بلندی قدر

ع
رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی ۱۲

ف پڑہون مین قنوت وترین یہان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہہ ہی کہ تمام سال مین
پڑہنا مراد ہی جیسی کہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتی ہین قنوت کو بیچ وتر نصف آخر رمضان
کی اور ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ ہدایت پر یا زیادہ کر مجکو اسباب ہدایت کی یعنی پہنچنی کی اعلی مراتب کو
اور نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین یا مطلق اگرچہ بسبب ظاہر کے مبتلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اوسکو
ذلیل کری اور خوار جانی لیکن حقیقت مین اللہ کی نزدیک ویسی عزت ہوتا ہی جیسیکہ حضرت ذکریا
علیہ السلام کو آرہ سی چیرا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہہ امتحانات اللہ تعالی کی ہین
غرض کہ لوگون کی ذلیل کرنی سی اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتی اللہ کی نزدیک وہ عزت والی ہی ہین
اور بعضی روایت مین لا یذل الخ کی بعد ولا یعز من عادیت بہی آیا ہی اور بعض روایت مین بعد وتعالیت
کی نستغفرک ونتوب الیک آیا اور بعضی مین بعد اسکی وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ بہی کہی وتر مین اور نماز فجر مین
پڑہتی ہین اور ہماری نزدیک اللہم انا نستعینک آخر تک ہی اور لکہا ہی علمانی کہ افضل یہہ ہی کہ دونون پڑہی اور
کہا ابن ہمام نی کہ یہان مختلف فیہ تین باتین ہین ایک تو یہہ کہ قنوت وتر مین پہلی رکوع کی پڑہی یا بعد اوسکی اور دوسری
یہہ کہ قنوت وتر مین تمام سال پڑہی تا نصف آخیر رمضان مین اور تیسری یہہ کہ قنوت سوائی وتر کی اور نماز مین بہی پڑہی
یا نہین پس امام شافعی تو کہتی ہین کہ قنوت بعد رکوع کی پڑہی اور ابو حنیفہ کہتی ہین کہ پہلی رکوع کی اور
دونو سند پکڑتی ہین حدیثو نسی لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہی ع کہا ابی بن کعب نے کہ تہی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتی وتر مین کہتی سُبحان الملِكِ القُدّوس یعنی پاک ہی بادشاہ نہایت پاک روایت
یہہ ابو داؤد و نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتی تہی حضرت یہہ تین بار بلند کرتی تہی آواز تیسری بار مین
اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سی کہ اونسی نقل کیا اپنی باپ سی کہا تہی کہتی حضرت جب
سلام پہیرتی سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتی آواز اپنی تیسری بار مین ف دار قطنی کی روایت
مین رب الملائکۃ والروح بہی آیا ہی یعنی یون ہی سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح ع کہا حضرت
علی نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تین رکعت پڑہتی اونمین نو سورتین مفصل سے
ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر اونکے ہوتی قل ہو اللہ احد ف بعضی روایتو مین تفصیل اس مجمل کے
اسطرح آئی ہی کہ پڑہتی تہی حضرت پہلی رکعت مین الہکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت
الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت مین قل یا اور
تبت اور قل ہو اللہ ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ بیداری ایک مشکل اور بہاری
ہی پس جب وتر پڑہی ایک تمہارا یعنی پہلی سونی کی یا تو بخلاف افضل کی یا واسطی نہ اعتماد ہونی کے
ساتھہ جاگنی کی آخر رات کو پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین پس اگر اوٹھا رات کو نماز تہجد کی لیی تو بہتر ہی و اگر

نماز پڑھا

نہ اوٹہا تو ہوگی یہہ دو رکعتین کافی اوسکی لئی یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اوسکی لئی حاصل ہوجاتا ہی **فصل بانٹنے**

قیام کرنی رمضان کی مہینی مین ف قیام سی مراد ہی جاگنی رمضان کی راتون کو عبادت

کی لئی یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہ کی لئی ع کہا زید بن ثابتؓ نی کہ تحقیق نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نی بنایا حجرہ مسجد مین بوریی کا پس نماز پڑہی اوسمین یعنی نوافل سوای تراویح کی

کئی راتین یعنی رمضان مین یہان تک جمع ہوئی حضرت کی پاس لوگ یعنی پس تہی حضرت نکلتی حجرہ سی

اور نماز پڑہتی جماعت سی فرائض و تراویح یہان تک جمع ہوی یعنی بہت ہوی لوگ پہر نہ پائی آواز

یعنی آہٹ حضرت کی ایک رات یعنی بسبب سنی کہ داخل ہوئی حجرہ مین بعد پڑہنی فرضونکی اور نہ نکلی

طرف اونکی بعد تہوڑی دیر کی جلسی کہ عادت اونکی تہی اور گمان کیا لوگون نی کہ تحقیق حضرت سو رہی

پہر شروع کیا بعض اونکی نی کہنکارنا تاکہ نکلین حضرت طرف اونکی یعنی نماز تراویح کی لئی جلسی کہ نکلتی تہی

راتون گذشتہ مین پس فرمایا حضرت نی یعنی حجرہ مین سی باہر نکلی اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتہ تمہاری وہ چیز

کہ دیکہی مینی کار تمہاری سی یعنی شدت حرص کی اوپر پڑہنی نماز تراویح کی جماعت سی یہان تک کہ خوف

کیا مینی یہہ کہ فرض کیجاوی اوپر تمہاری یعنی اگر مین ہمیشہ پڑہتا تراویح کو جماعت سی تو فرض کیجاتی اوپر تمہاری اور اگر فرض

کیجاتی اوپر تمہاری تو نہ پڑہ سکتی اوسکو پس پڑہو نماز ای آدمیون اپنی گہرونمین اسلئی کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی

نماز اوسکی ہی گہر اوسکی مین سوای فرض کی کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہی ف حضرتؐ نی مسجد نبوی مین حجرہ

بوریی کا اعتکاف کے لئی بنایا تہا اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا حجرہ کا مسجد مین بوریی کا یا مانند اوسکی کا

لیکن شرط یہہ ہی کہ نہ روکی جگہہ زیادہ حاجت اپنی سی والا حرام ہی اسلئی کہ زیادہ روکنی مین تنگی

ہوگی مصلیون پر لیکن وہ جگہہ ایسی ہو کہ احتیاج رکہتی ہون اوسکی لوگ اگرچہ کبہی کبہی ہو اور جو

جانتا ہی قرینہ سے کہ اگر لوگ بہت بہی ہون گی مسجد مین تو نہین محتاج ہونگی اوس جگہہ کی کہ گہیری

ہی اسنی تو نہین حرام اور یہہ تفصیل خوب ہے دلالت کرتی ہی اسپر کہ حرام ہی تنگی کرنی لوگون پر بیچ مسجد

حرام کی ایام حج مین و راسمین بیان ہی حضرت کی مہربانی کا امت پر اور دلیل ہی اسپر کہ تراویح جماعت

سی سنت ہے اور پس نماز پڑہو گہرونمین کہ یہہ بعید ہے ریا سی یہہ امر استحباب کی لئی ہی اور اس لئی کہ

تحقیق بہترین نماز آدمی کی الخ یہہ حکم عام ہی سب نوافل اور سنتون کی لئی مگر وہ نوافل وغیرہ کہ شعار

اسلام سی ہین مانند کسوف و استسقاء اور عید کی کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ

مسجد الحرام اور مسجد نبوی مستثنی ہین واسطی مسافرون کی اسلئی کہ اونکو یہہ کہان میسر ہین پس غنیمت جانین نماز

اونمین قیاس کیا مینی اسکو اسپر کہ کہا ہی آئمہ ہماری نی کہ طواف مسافرون کو افضل ہی نماز نفل سی

واللہ اعلم ع اور عن کہا ابو ہریرہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی بیچ قیام رمضان کی

٩ رواہ البخاری و رواہ مسلم

٩٤ رواہ مسلم

یعنی تراویح کی بدون اسکی کہ حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتہہ تاکید کی پس فرماتی جو شخص
کہ قیام کری رمضان کا ساتہہ اعتقاد صحیح کی اور واسطی طلب ثواب کی یعنی نہ واسطی دکہانی سنانی
کی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ گناہ صغیرہ کہ پہلی کئی ہین پس وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور امر اسیطرح پر تہا یعنی جو کوئی چاہتا واسطی ثواب کی بطور خود پڑہتا جماعت مقرر نہ تہی پہر امر اسیطرح پر
تہا بیچ خلافت ابی بکر کی اور تہا امر ابتدا ر خلافت حضرت عمر کیمین اسیطرح یعنی پہر اونہون نی حکم جماعت کا
کیا ف جو شخص کہ قیام کری یعنی شب بیداری کری رمضان مین ساتہہ عبادت کی یا مراد یہہ ہے کہ تراویح
پڑہی ساتہہ اعتقاد صحیح کی یعنی اللہ تعالےٰ پر ایمان رکہتا ہوا اور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان باعث اللہ تعالی
کی نزدیکی کا ہی ع ۳ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہی ایک تمہارا اپنی مسجد مین
پس چاہی کہ ٹہیراوی گہر اپنی کی لئی حصہ نماز اپنی سی یعنی سنتین اور نفل بلکہ قضا بہی گہر مین پڑہے
پس تحقیق اللہ تعالی گردانتا ہی بیچ گہر اوسکی کی بسبب نماز اوسکے بہلائی ف بہلائی یعنی توفیق
نیک دیتا ہی گہر والون کو اور برکت اوتارتا ہی ونکی رزق مین اور عمر مین اور تراویح اس سے مستثنیٰ ہی
بالاتفاق اس لئی کہ ثابت ہوا ہی پڑہنا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مسجد مین اور اجماع ہوا ہے
صحابہ کا اوسپر اور اسحدیث کو اس فصل مین جو لائے گویا اشارہ ہے اسپر کہ رمضان مین بہی کچہہ نماز گہر مین پڑہنی
چاہیئی ع ۴ ح کہا ابوذر نی کہ روزی رکہی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی
رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتہہ ہماری کچہہ مہینی سی یعنی راتون کو ہماری ساتہہ نماز نہ پڑہی سوای
فرض کی یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتہہ ہماری یعنی تیئیسوین[۲۳] رات مین یہان تک
کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہہ راتین یعنی چوبیسوین[۲۴] رات ہوئی نہ قیام کیا ساتہہ ہماری
پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین[۲۵] رات ہوئی قیام کیا ساتہہ ہماری یہان تک کہ گئی آدہی
رات پس کہا مینی یا رسول اللہ کاش کے زیادہ کرتے ہماری لئی قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدہی
رات سی زیادہ کرتی تو بہتر تہا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑہتا ہی نماز یعنی فرض ساتہہ امام
کی یہان تک کہ فارغ ہوتا ہی امام گنا جاتا ہی اوسکی لئی قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکی لئی ثواب
قیام رات کا بسبب پڑہنے عشاء اور فجر کے جماعت سی پس پڑہنا نوافل کا جہی تک خوب ہی کہ جب تک
دل چاہی پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چہبیسوین[۲۶] رات ہوئی نہ قیام کیا ساتہہ ہماری یہانتک کہ باقی
رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین[۲۷] رات ہوئی جمع کیا حضرت نی اہل اپنی کو
اور عورتون اپنی کو اور لوگونکو پس قیام کیا ساتہہ ہماری یہان تک کہ ڈری ہم یہہ کہ فوت ہو ہمسی فلاح
کہا راوی نی کہ کہا مینی کیا ہی فلاح کہا ابوذر نی کہانا سحر کا پہر نہ قیام کیا ساتہہ ہماری باقی مہینی مین یعنی

ع ۳ رواہ مسلم

ع ۴ رواہ ابو داؤد

اٹھائیسوین اور انتیسوین شب ف یہان تک کہ باقی رہین ساتھہ راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نی کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کے ہی یعنی انتیس دنکا ہہینا یقینی ہی اوسپر حساب لگایا ہی جیساکہ اشارہ ترجمہ مین لفظ یقینی کر اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلئی کہا کہ اوس سی قوت ہوتی ہی روزہ رکہنی کی کہ وہ سبب فلاح کا ہی اور تفاوت قیام کا ان دنوں مین باعتبار تفاوت فضیلت کے ہوا یعنی بعضی راتون کی فضیلت کم تہی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تہی اونمین قیام موافق اوسکی زیادہ کیا حتّٰی کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا کہ اکثرون کی نزدیک لیلۃ القدر وہی ہی اسی لئی لوگون کو بہی جمع کیا ۱۲ ح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی بہتر ہی نماز اوسکی سی اس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑہنین بہتر ہین ف مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہی پس گہر مین نوافل پڑہنی وہانکی نماز پڑہنی سی بہی بہتر ہین اسلئی کہ بعید ہے ریا سی یہہ حضرت نی اوسوقت فرمایا کہ چند شب قیام رمضان مین کر کر ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پہر فرمایا کہ جاؤ اور اپنی گہرونمین نماز پڑہو اور سند پکڑی ہی ساتہہ اسکی امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نی کہ افضل نماز تراویح مین یہہ ہی کہ اپنی گہرونمین تنہا پڑہین اور حضرت نی جو پڑہی مسجد مین بیان جواز کے لئی پڑہی اور معتکف تہی اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء اونکی اور بعضی مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل ہی پڑہنا اوسکا مسجد مین جیساکہ حضرت عمر بن الخطاب نی اور اور صحابہ نی بعد اونکی مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اوسپر عمل مسلمانونکا اس لئی کہ وہ شعار دین سی ہی اور مشابہ نماز عید کے ہی اور مختار یہہ ہی کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہوا کہ اوسکی سبب سے کثرت جماعت مین ہوتی ہے تو اوسکو چاہئی کہ مسجد مین پڑہی اور اگر ایسا نہین ہی تو روا ہی کہ گہر مین ادا کری کذا فی کتب الفقہ ۱۲ ح اور کہا عبد الرحمن بن عبد القاری نی کہ نکلا مین ساتہہ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنی رمضان مین طرف مسجد کے پس تہا لوگ متفرق اور جدا جدا تہی یعنی وہ نفل پڑہتی تہی اوسمین بعد عشا کی متفرق جیساکہ بیان اوس اجمال کا کیا کہ پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑہتا تہا ایک آدمی پس نماز پڑہتی تہی ساتہہ نماز اوسکی ایک قوم یعنی بعضی اکیلی پڑہتی تہی اور بعضی جماعت سی پس کہا حضرت عمر رضی نی کہ تحقیق مین اگر جمع کرون لوگونکو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پہر قصد کیا اور جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب یعنی اونکو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن نی کہ پہر نکلا مین حضرت عمر کے ساتہہ ایک رات اور لوگ نماز پڑہتی تہی ساتہہ نماز امام اپنی کے یعنی ابی بن کعب کے کہا عمر نی اچہی بدعت ہے یہہ اور وہ نماز کہ سو رہتی ہو اور غفلت کرتی ہو اوس سی بہتر ہی اوس نماز سی کہ قیام کرتی ہو اراد کرتے تہی آخر رات کا یعنی اس قول سی مراد اونکی یہہ تہی

رواه ابو داود والترمذی ۱۲

رواه البخاری ۱۲

که نماز تراویح کی آخر شب مین پڑہنی افضل ہی اول وقت پڑہنی سی اور تہی لوگ قیام کرتی اول رات
ف اچہی بدعت ہے یہہ یعنی تقرر جماعت کا اچہی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت اس لئی کہ وہ حضرت سے ثابت
ہوچکی ہی کہ حضرت نے ساتہہ جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ خلفاء راشدین نے
کیا سنت ہے پس معنی بدعت کے یہان باعتبار لغت کے ہین نہ اصطلاح فقہاء کی ع * ح اور کہا سائب
بن یزید نی کہ حکم کیا حضرت عمر رض نی ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہاوین لوگونکو رمضان مین یعنی
رات کو گیارہ رکعتین اور تہا امام پڑہتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتونسی ہین یہان تک کہ تہی ہم سہارا
دیتی عصا پر درازی سبب ہونی قیام کی پس نہتی ہم پہرتی مگر بیچ قریب فجر کے ف ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی
کبہی وہ امام ہو کبہی وہ امام ہو پس احتمال ہی یہہ کہ باری باری سی پڑہانیکا حکم کیا ہو رکعات مین یا راتونمین
اور ساتہہ گیارہ رکعت کے لکہا ہی علمائنی کہ صحت کو پہنچا ہی کہ قیام کرتی تہی حضرت عمر رض کی عہد مین ساتہہ
بیس رکعتون کی پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہتی ہونگی اور کبہی گیارہ یا بعضی راتونمین قصد تشبہ کا ساتہہ
حضرت کے کیا ہو کہ حضرت سے گیارہ پڑہنی ثابت ہوئین ہین اونہونے بہی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اوسکی بیس قرار
پائی ہون جیسی کہ حضرت سی بہی ایک روایت مین بیس ۲۳ آئی ہین کہ تین رکعت اونمین وترونکی ہین اور سہارا
دیتی عصا پر نفلون مین تکیہ کرنا جائز ہی خصوصا وقت ضعف کے ع * ح اور کہا اعرج نی کہ نہین
پایا ہمنی لوگون کو مگر کہ وہ لعنت کرتی تہی کافرونکو رمضان مین یعنی وترون مین رمضان کی کہا اور تہا
پڑہنی والا پڑہتا سورۂ بقر آٹہہ رکعتونمین پس جسوقت پڑہتا سورہ بقر کو بارہ رکعتونمین جانتی لوگ کہ
ہلکی پڑہی ف شاید کہ یہہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان مین تہا اس تقریر سی حاصل ہوجاتی ہی تطبیق
حدیثونمین پس نہین منافی ہوتی اوس حدیث کی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر سی کہ سنت ہی جب آدہا
رمضان گذری یہہ کہ لعنت کرنی کافرون کو وترمین اور شاید سبب لعنت کا یہہ تہا کہ جب کافرونی تعظیم نکی
اوس مہینے کی کہ بزرگی بیان کی اوسکی اللہ تعالی نی یعنی اس مہینی کی اور ہدایت نہ پائی کلام اللہ سی کہ اسمین
اوترا ہی مستحق ہوئی اسکی کہ بددعا کیجاوی اونپر اور نصف اخیر کی بددعا کرنی مین اشارہ ہی اونکی زوال پر
اور انتقال کرنی اونکی برائی حال سی طرف بری حال کی اور جاننا چاہئی کہ نہین ٹہرایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تراویح مین عدد معین بلکہ گیارہ بہی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ ۱۳ بہی اور بیس ۲۰ بہی لیکن اجماع ہوا
صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس ۲۰ رکعتین ہین ع اور کہا عبداللہ بن ابی بکر نی کہ سنا مینی ابی کو کہ کہتی تہی
ہم پہرتی رمضان مین قیام سی یعنی نماز تراویح کیسی پس جلدی کرتی ہم خادمون کو کہانیکی واسطی خوف
جاتی رہنی وقت سحر کی اور بیچ اور روایت کی ہی واسطی خوف ہوجانی فجر کی اور کہا حضرت علی رض نی کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو رات آدہی شعبان کی پس پڑہو نماز اوس رات مین اور

ع رواه مالک

ع رواه مالک

ع رواه مالک

ع رواه ابن ماجہ

روزہ رکھو دن اوسکا یعنی پندرہوین کا اسواسطی کہ اللہ تعالی نزول فرماتاہی اوس رات مین وقت
چھپنی آفتاب کی طرف آسمان نیچی کی پس فرماتاہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنی والاہی پس بخشو نمین
اوسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنی والاہی پس رزق دونمین اوسکو خبردار ہوہی کوئی گرفتار بلا پس
عافیت دونمین اوسکو آگاہ ہوہی ایسا اور ایسا فرماتا رہتاہی اللہ تعالی اسکو یہانتک کہ نمودار ہو فجر
ف اللہ تعالی نزول فرماتاہی یعنی متوجہ ہوتاہی ساتھہ رحمت عام کی اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی
حاجتمندونسی چنانچہ ہی کوئی کچھہ مانگنی والا پس دونمین اوسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرونمین اوسکو
اسیطرح اور سمجھہ لی اور اکثر سلف سی مانند عمر ابن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کی منقول ہی کہ
وہ پڑھتی تہی یہہ دعا اس راتمین اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا اَشْقِیَاءَ فَامْحُہٗ وَاکْتُبْنَا سُعَدَاءَ
وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ
پڑہنا اس دعا کا پندرہوین شب شعبان کیمین حدیث مین بہی آیاہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید
معین الدین الصفوی اور اس دعامین پہلی کتابہ سی مراد کتابہ معلقہ ہی اسلئی کہ محکمہ بدلی نہین جاتی
اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتھہ دس دس قل کی کہ دیلمی وغیرہ نی روایت کین
ہین وہ روایت موضوع ہی اور بعضی رسالونمین لکہاہی کہ کہا علی ابن ابراہیم نی کہ جو احداث کی گئی ہی
پندرہوین شب شعبان کیمین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑہتی ہین دس دس قل اور
اوسکو جماعت سی پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سی بہی زیادہ کرتی ہین نہین آئی اوسمین
کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہاوی کوئی ساتھہ ذکر کرنی صاحب قوۃ القلوب کی
اور احیا وغیرہما کی اور عوام سبب اس نماز کی بڑی فتنی مین پڑے ہین یہانتک کہ لازم کی ہی سبب
اسکی کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتی ہین اوسپر بہت سی فسق یہانتک کہ ڈرتی ہین اولیا خسف
سی اور بہاگی ہین اوس سی طرف جنگلون کی اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین چار سو
اٹھتالیس مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹہیرایا ہی اسکو اور صلوۃ الرغائب اور مانند انکیکو جاہل اماموں مساجد نے
جال واسطی جمع کرنی عوام کی اور طلب کرنی ریاست اور مود کی اور حاصل کرنی فایدی کی پہر قائم کی
اللہ تعالی نی آئمہ ہدی کہ کوشش کے اونہون نی اوسکی باطل کرنی مین پس جاتارہا امر اوسکا اور
بالکل باطل ہوی بیچ شہرون مصر اور شام کی بیچ اوائل سنہ آٹھہ سو کی انتہی کہتاہون مین یعنی ملا علی
کہتی ہین کہ جائز ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علمانی جو انکار کیاہی اسکا بسبب لاحق ہونی منکرات کی
انکار کیا حاصل یہہ کہ اگر تنہا بغیر خرابیون مذکورہ کی پڑہی جائز ہی اور کہاہی بعضون نی کہ اول حدوث
چراغان کا قوم برامکہ سی ہوا کہ وہ پہلی آتش پرست تہی پس جبکہ مسلمان ہوئی داخل کیا اونہون نی

اسلام مین ایسی چیز کو کہ وہم مین ڈالی کہ یہہ سنت اور شعار دین سی ہی یعنی چراغان جلانی لگی
اوس نماز کی وقت اور مقصود اونکو عبادت کرنا آگ کا تہا اسواسطی کہ رکوع کرتی اور سجدہ کرتی تہا تہہ
مسلمانون کی طرف اوس آگ کی اور نہین آیا شرع مین مستحب ہونا زیادتی چراغانکا حاجت سی
کسی جگہ اور یہہ جو کرتی ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتی ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور
منا مین پس وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور برا جانتی طرطوسی نی جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کی اور
نصب کرنا منبر و نکا اور بیان کیا ہی کہ یہہ بدعت ہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ رحمت
کری اللہ تعالی طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حالانکہ تحقیق مبتلا ہوی ہین ساتہہ اسکی
اہل حرمین شریفین کی بہی یہان تک کہ راتون ختم کیمین حاصل ہوتا ہی اجتماع مردونکا اور عورتونکا اور لڑکونکا
اور غلامونکا اسقدر کہ نہین ہوتا جمعہ مین اور کسوف مین اور عید مین اور مترتب ہوتی ہین وسیر فساد بہت
اور منکرات نئی نئی اور موہنہ کرتی ہین چراغان کیطرف اور پیٹہہ کرتی ہین بیت اللہ کیطرف اور کہڑی ہوتی ہین
اور ہیئت آتش پرستونکی بیچ مطاف کے یہان تک تنگ ہوتا ہی طواف کرنیوالونپر مکان اور تشویش
مین ڈالتی ہین اونکو اور ذکر کرنیوالونکو اور مصلیون کو اور قاریون قرآن کیکو اوسوقت فَنَسْئَلُ اللّٰہَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْغُفْرَانَ وَالرِّضْوَانَ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ ﴿ **فصل بیانمین نماز ضحی کی**
ف ضحو اور ضحوۃ کی معنی ہین چڑہنا دنکا پس اوسوقت کے نماز کو نماز ضحی کہتی ہین اور ضحی کی دو نماز ہین
ہین ایک کو نماز اشراق کہتی ہین اور دوسریکو نماز چاشت یعنی جب بلند ہوی آفتاب گے ایک دو نیزہ کہ وقت
نماز کا ہی اوسوقت نماز پڑہی تا قریب پہر کے ایک تو یہہ وقت ضحی کا ہی اسکو عرف مین اشراق کہتی ہین اور
دوسرا وقت یہہ ہی کہ خوب گرمی ہو اور دہوپ مین پہیل جاوی ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر
تک اسوقت کو بہی ضحی کہتی ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتی ہین اور عربی مین ضحوۃ صغری اور ضحوۃ کبری
کہتی ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہو
تا کہ جیسا عصر کے وقت مغرب کے جانب ہوتا ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑہتی تہی اور جب مشرق کے
جانب ایسا ہوتا کہ جیسا ظہر کے وقت مغرب کیجانب ہوتا ہی تو چار رکعت پڑہتے پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحی کی دو نمازین
ہین اور ادنی درجہ اشراق کے دو رکعتین ہین اور اکثر چہہ اور چاشت کے ادنی دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر
علما کے چار رکعت ہین اصلئی کہ حدیثین اوسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اوسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ
فضیلت ضحی کی بہت آئی ہین اور اکثر علما اوپر استحباب و سکی ہین مختار قول یہی ہے اور شیخ ولی الدین
بن عراقی نی کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلوۃ ضحی کی بہت آئی ہین یہان تک کہ کہا ہی
محمد بن جریر طبرانی نی کہ اخبار اس باب مین درجہ متواتر معنوی کو پہنچتی ہین اور قاضی ابوبکر نی کہا ہی کہ

صلوۃ الضحی

یہہ نماز اگلی انبیا اور رسولونکی ہی اور سیوطی لایا ہی دیلمی سی کہ اوسنی نقل کی حدیث ابو ہریرہ کی
کہ صلوۃ ضحی اکثر صلوۃ داؤد کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز ضحی ایسی نماز ہی کہ محافظت
کرتی تھی اوسپر آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ❊ مولانا ❊ ح
اورکہا ام ہانی نی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی گہر مین دن فتح مکہ کی پس نہائی اور نماز پڑہی
آٹہہ رکعتین پس نہین دیکہی مینی کوئی نماز کبہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز سی لیکن پورا کرتی تہی رکوع
اور سجدہ اور کہا ام ہانی نی اور روایت مین اور یہہ نماز چاشت کی تہی ف ام ہانی بہن ہین حضرت علی کی
اور نام اونکا فاختہ ہے اور آٹہہ رکعتین ساتہہ دو سلامونکی یا چار سلامونکی پڑہین اور بہت سبک یعنی
سورۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہین پڑہین ع اور کہا معاذہ نی کہ پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کہ کتنی
رکعتین پڑہتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتین اور زیادہ پڑہتی جسقدر چاہتا
اللہ تعالی ف جسقدر چاہتا اللہ اور بارہ رکعت سی زیادہ یہہ نماز کسی روایت مین نہین آئی اور یہہ حدیث
دونو وقت کی نماز کو محتمل ہی ضحوہ صغری کو بہی ضحوہ کبری کو بہی یعنی اشراق اور چاشت کو اور احیا میں
لکہا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑہی انمین والشمس اور واللیل اور والضحی اور الم نشرح ع ❊ مولانا ❊ اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر ہڈی ایک تمہاری کی صدقہ پہر ہر تسبیح یعنی
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی
اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتہہ نیکی کی صدقہ ہی اور منع کرنا برائی سی صدقہ ہی اور کفایت
کرتی ہین ان سب سی دو رکعتین کہ پڑہی اونکو وقت ضحی کی ف یعنی صبح کو جو ہر ہڈے سالم ہوتی ہی آفتونسی اور
لائق ہوتی ہی کاروبار کی تو اوسپر ازراہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ہر ایک کی لازم ہوتا ہی پس یہہ کلمات
وغیرہا صدقہ ہوتی ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہین ان سب سی دو رکعتین ضحی کی یعنی اس سی
شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اونکی نہین رہتی اسلئی کہ نماز عمل ہی تمام اعضای بدن کا پس قایم ہوتا ہی ہر عضو
ساتہہ شکرانہ اپنی کی پس لائق ہی کہ مداومت کری اسپر اور یہہ حدیث بہی محتمل ہی دونو نمازون پر یعنی اشراق
و چاشت پر لیکن ظاہر مراد اس سی اشراق ہی ع ❊ مولانا ❊ اور آیا ہی کہ زید بن ارقم نی دیکہا ایک قوم کو
کہ نماز پڑہتی ہین وقت ضحی کی پس کہا تحقیق جانتی ہین یہہ لوگ یعنی احادیث اور اخبار سی کہ تحقیق نماز غیر اسوقت
مین بہتر ہی یعنی ثواب و سکا بہت ہوتا ہی تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز بہت رجوع رکہنی والو
طرف اللہ کے اوسوقت ہے کہ گرم ہوں بچی اونٹون کی یعنی پانون اونکی ف جانتی ہین لوگ یعنی زید نی انکار کیا اونپر
کہ اول وقت نماز چاشت پڑہتی تہی اور صبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑہتی ہین باوجود علم اپنی کی ساتہہ اسکی
کہ نماز غیر اسوقت مین افضل ہی اور گرم ہون بچی اونٹون کی یعنی جسوقت شدت گرمی سی زمین گرم ہو جاوی کہ اونٹون کی

ح رواہ البخاری ومسلم ۱۲

ع رواہ مسلم ۱۲

ع رواہ مسلم ۱۲

ع رواہ مسلم ۱۲

ام ہانی خواہر حضرت علی و نام او فاختہ است

بچونکی پانون جلنی لگین اوسوقت نماز چاشت کی پڑہنی بہتر ہی اور ایسی گرمی قریب ڈیڑہ پہر دن
آنیکی ہوتی ہی اور اسوقت مین فضل اس لئی ہی کہ اسوقت دل چاہتا ہی آرام کرنیکو پس اسوقت مین
نماز نہین پڑہتی مگر جو کہ رجوع رکہتی ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث
سی صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ۔ع* ومولانا* اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درحالیکہ
نقل کرنیوالی ہین جناب باری تعالی سی کہ وہ فرماتا ہی ای بیٹی آدم کی پڑہ خالص میری لئی چار رکعتین اول دن مین
کفایت کرونگا تجکو اوسدن کی شام تک ف کفایت کرونگا تجکو یعنی کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع
کرونگا اوسچیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل اپنا فارغ رکہہ میری عبادت کی لئی اول روز مین فارغ رکہونگا دل
تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کی مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ اور یہہ چار رکعتین اشراق کی
ہین یا چاشت کی ۔ع* اور کہا بریدہ نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی کہ آدمی مین
تین سو ساٹہہ بند ہین پس اوسپر لازم ہی یہہ کہ تصدق کری بدلی ہر ایک بند کی صدقہ کہا صحابہ نی کون ہی کہ طاقت
رکہی اسکی ای نبی اللہ کی فرمایا تہوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اوسکا یعنی یہہ بہی ایک صدقہ ہی اور دور کر دینا
ایک چیز کا راہ سی یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتہر اور کانٹی کی یہہ بہی ایک صدقہ ہی پس اگر نہ پاوی
تو یعنی کوئی چیز صدقہ تو ہمین سی بقدر تین سو ساٹہہ کی تو دو رکعتین ضحی کی پڑہنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنی پہر حاجت
اور صدقہ کی نہین ہی ف لازم سی مراد تاکید ہی نہ وجوب شرعی اسلئی کہ کسی نی واجب نہین کہا ہی دو رکعتون
ضحی کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہی شرعا اور عقلا شکر اللہ کی نعمتون پر اجمالا اور تفصیلا
اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف نماز اشراق کی ۔ع* ومولانا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جو پڑہی وقت ضحی کی بارہ رکعتین بناتا ہی اللہ اوسکی لئی محل سونیکا بہشت مین ۔ع اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو شخص بیٹہا رہی یعنی ہمیشہ اپنی نماز کی جگہہ مین اوسوقت سی کہ پہری نماز صبح کی یہانتک کہ پڑہی
دو رکعتین ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونی آفتاب کی نہ کہتا ہو یعنی بابین اسکی مگر نیک بات تو بخشی جاتی ہین اوسکی
لئی گناہ اوسکی اگرچہ بہت ہون جہاگ دریا کی سی ف جو شخص بیٹہا رہی الخ مرقاۃ سی ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ مراد یہہ ہی کہ جو ہمیشہ مشغول رہی ذکر و فکر مین اور اور نیک کامون مثل سیکہنی سکہلانی علم کی اور وعظ و نصیحت
اور طواف بیت اللہ کی بعد فارغ ہونی کی نماز صبح کی سی یہانتک کہ پڑہی دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد مین ہو
خواہ گہر مین اور اوسکی بابین مین سوای کلام نیک کی نکری تو بخشی جاتی ہین صغیرہ گناہ اوسکی اور احتمال ہی
کہ کبیرہ بہی بخشی جاوین انتہی پس اونکی تقریر سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جو فرمایا کہ بیٹہا رہی نماز کی جگہہ یہہ بطور تمثیل کی فرمایا
ہی اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچہی کامون مین ہی اور حضرت شیخ ع نی لکہا ہی کہ مراد ضحی سی نماز اشراق کی ہی
اور اور حدیثون مین ضحی سی احتمال اشراق اور چاشت دونونکا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ

ع۱ رواہ الترمذی وابوداود والدارمی ۱۲

ع۲ رواہ ابوداود ۱۲

ع۳ رواہ الترمذی ۱۲

ع۴ رواہ ابوداود ۱۲

یہہ ثواب جب ہوتا ہی کہ نماز ہی کی جگہہ بیٹہا رہی اور اگر اوٹہہ کر خلوتمین جاکر مشغول عبادت مین ہو تو
یہہ ثواب نہین پاویگا اور بیچ وصیتون مشایخ کی مذکور ہی کہ اگر ڈر پریشانیکا ہو یا ریا راہ پاوی تو خلوتمین
جاوی اور مشغول ہووی اور لکہا ہی علمانی کہ اسوقت مین قبلہ رو بیٹہی کو ہاتہہ سی ندی اور اگر
نیند آوی تو دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نی لکہا ہی کہ عمل کہ جزای اوسکی دنیا مین آجکل
بیچ نورانیت باطن کی ہوتی ہی یہہ عمل ہی ٭ اور[٥١] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
محافظت کری اوپر دوگانہ ضحی کی تو بخشی جاتی ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی ٭
اور[٥٢] آیا ہی کہ عائشہ رض پڑہتی تہین نماز ضحی کی آٹہہ رکعتین پہر کہتین کہ اگر زندہ کئی جاوین میری لئی ماں باپ
میرے تو نہ چہوڑون مین اس نماز کو ف یہہ تعلیق بالمحال ہی ساتہہ قصد مبالغہ کی کہ اس نماز سی لذت
مجہی ایسی حاصل ہی کہ اگر میری ماں باپ بہی زندہ ہون باوجود یکہ اونکا زندہ ہونا محال ہی اور نہایت خوشی
ہوتی ہی اونکی ملاقات کی تو بہی مین اس نماز کو نہ چہوڑون اسمین رغبت دلائی اس نماز کی محافظت و
مداومت پر ع ٭ اور[٥٣] آیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ضحی کے یہان تک کہ کہتی ہم
کہ نچہوڑین گی اسکو یعنی کبہی اور چہوڑتی اوسکو یعنی کبہی یہان تک کہ کہتی ہم کہ نہ پڑہین گی اس نماز کو ف
یعنی جبکہ عادت شریف تہی نوافل کی ادا کرنی مین کہ ہمیشہ کرتی تہی واسطی شفقت کی امت پر تا نہ
لازم ہو جاوی اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہہ حکم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فعل کا
تہا کہ ایک فعل التزام سی فرض ہو جاتا تہا اور اگر امت اب التزام کرین تو مستحب ہے ح کہا مورق[٥٤]
عجلی نی کہ کہا مینی واسطی ابن عمر کی کہ نماز پڑہتی ہو تم ضحی کی کہا کہ نہین کہا مینی پس عمر یعنی وہ بہی پڑہتی
تہی کہا نہین کہا مینی پس ابوبکر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا نہین گمان
کرتا مین حضرت کو بہی ف ابن عمر نی جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اوسکی یہہ ہی کہ مراد اونکی یہہ ہے
کہ مسجد مین نہ پڑہتی تہی یا یہہ کہ ابن عمر کو فعل آنحضرت کا اور امر اونکا نہ پہنچا ہوگا یا ہمیشہ پڑہنی کا انکار کیا
کہ حضرت نی ہمیشہ نہین پڑہی اسپر واسطی خوف فرض ہو جانی کی اور اصل یہہ نماز ثابت ہے حضرت سے
بہت روایتوں سے کہا ملا علی حنفی نی کہ شک نہین اسمین کہ اوٹہہ گیا بعد حضرت کے خوف فرض ہو جانیکا پس صواب یہہ ہے
کہ کہا جاوے کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا ع ٭ فصل بیان مین نمازون
متفرقہ کی فرمایا[٥٥] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال کو وقت نماز فجر کے اے بلال بیان کر روبرو میرے بہت
امیدوار کیا گیا عمل کہ کیا تو نے اسلام مین یعنی کونسا عمل ہے تیرے پاس کہ امید اوسکے ثواب کی بہت رکہتا ہے تو اسلئی کہ
تحقیق سنی مینے آواز پاپوشون تیری آگی اپنے بہشت مین عرض کیا بلال نے کہ نہین کیا ہے مینے کوئی عمل کہ بہت
امیدوار کیا گیا ہون نزدیک میرے اس عمل سے کہ تحقیق مینے نہین طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت مین راتکو

٥١ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ
٥٢ رواہ مالک
٥٣ رواہ الترمذی
٥٤ رواہ البخاری
٥٥ رواہ البخاری

لفظ ابن عمر رض کہ ... نماز ضحی ... روایات ... صلعم

نماز شکر الوضوء

یاد نہ کو مگر کہ نماز پڑہی مینی ساتہہ اوس طہارت کی اوسقدر کہ مقدر کی گئی میری لیئی یہہ کہ نماز پڑہون
ف سنی مینی آواز یہہ ایک امر تہا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سی نیند
مین یا جاگتی مین یا دیکہا شب معراج مین اور آگی چلنا بلال کا ایسا تہا جیسی خادم چلتی ہین مخدوم کے آگی اور
طہارت شامل ہی وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث مین بیان ہی اوس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کی
پڑہتی ہین کہ جسکو شکر الوضوء کہتی ہین ح کہا جابر نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو
دعا استخارہ کی بیچ سب کامونکی جیسی سکہاتی ہمکو سورۃ قران کی یعنی بہت اہتمام تہا اسکی سکہانیکا
فرماتی جب قصد کری ایک تمہارا کسی کام کا بس چاہیئی کہ پڑہی دو رکعتین سوای فرض کی پہر چاہیے
کہ کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ
فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ یا فرمایا فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ
وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ
شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ یا فرمایا فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ
عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ کہا اوسی نی اور نام
لیوی حاجت اپنی کا یعنی نزدیک لفظ ہذا الامر کی اور ترجمہ اس دعا کا یہہ ہے یا الہی تحقیق مین طلب خیر کی
کرتا ہون تجہسی ساتہہ استعانت علم تیری کی اور طلب قدرت کی کرتا ہون تجہسی یعنی اوپر پانی خیر کی اور حاصل کرنی اوسکی تو سطے
قدرت تیری کی اور مانگتا ہون تجہسی فضل تیری سی کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قادر ہی یعنی ہر چیز پر اور میں نہین
قادر یعنی کسی چیز پر مگر ساتہہ قدرت تیری کی اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننی والا
غیبونکا ہی یا الہی اگر تو جانتا ہی کہ یہہ کام کہ مین قصد اوسکا رکہتا ہون بہتر ہی میری لئی دین میری مین
اور دنیا میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا فرمایا بیچ اس جہان کی اور اوس جہان کے
پس مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی پہر برکت دی اوسمین میری لئی اور اگر جانتا ہے
تو کہ یہہ کام برا ہی میری لئی دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا فرمایا اس
جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجکو اوس سی اور مہیا کر میری لئی بہلائی جہان
ہووی پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکی ف قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی بہلائی مین
مانند سفر اور تجارت اور نکاح اور مانند انکی کی نہ مانند کہانی اور پینی معتبر کی کہ اسمین استخارہ نہین
چاہیئی اور اگر وہ کام خیر محض ہو تو استخارہ اوسمین باعتبار تعین وقت کی یا حالت مخصوصہ کے ہوگا
اور استخارہ نہ کیا جاوی بیچ کرنی واجب اور مستحب کے اور چہوڑنی حرام اور مکروہ کی پس استخارہ کی برکت سی

نماز استخارہ

رواہ البخاری ۱۲

جو باتؔ.

جو بات کہ اسکی حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی اور پڑہی دو رکعت اگر دو رکعت سنتوں معمولی و تحیۃ
المسجد اور شکر الوضو مین سی بہی پڑہکر یہہ دعا پڑہی تو جایز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ دو رکعت جدی پڑہے ساتہہ نیت استخارہ کے
اور جسوقت چاہی پڑہی سوای اوقات مکروہ کے اور سورہ جونسی چاہی پڑہی اور بعضی روایت مین ہے کہ قل یا اور قل ہو اللہ پڑہے
اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی لفظ ہذا الامر کہ حدیث مین واقع ہی بطریق عموم کی استخارہ کرنیوالیکی عبارت مین ہی امر خاص کو جو
مثل ہذا السفر و ہذہ الاقامۃ اور مانند انکیکی اور جایز ہی کہ ہذا الامر کہی اور پہر نام حاجت کا لیوی اور ایک روایت مین
استخارہ مختصر یہہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہہ پڑہے اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ ❊
یعنی ای اللہ پسند کر میری لیے اور اختیار کر میری لئی یعنی جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجہکو طرف اختیار میری کی اور حضرت
انس رض سی روایت ہے کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای انس جو قصد کرے تو کسیکام کا تو استخارہ کر اللہ تعالی
سی اوسکی لئی سات بار پھر دیکہہ جو کچہہ کہ تیری دل مین القا ہو اوسمین جرأت کر کہ وہی بہتر ہی ع ح بحر فخر کہا
حضرت علی رض نی کہ حدیث کہی مجکو ابو بکر رض نی اور سچ کہا ابو بکر رض نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
کہ نہین کوئی شخص کہ گناہ کری گناہ کرنا پہر کہڑا ہو پس وضو کری پہر نماز پڑہی پہر بخشش چاہی گناہونکی اللہ سی مگر یہہ
بخشتا ہے اللہ اوسکو پہر پڑہی حضرت نے یہہ آیت وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ یعنی اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتی ہین گناہ بیحیائی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور
کہنی کلمہ کفر وغیرہ کی یا ظلم کرتی ہین اپنی جانونپر یعنی صغیرہ گناہ کرتے ہین مانند بوسہ لینی اجنبی عورت یا لڑکی کی اور
مساس کرنی کی اور نظر حرام کرنیکی اور مانند انکیکی یاد کرتی ہین اللہ کو یعنی عذاب وسکیکو پہر طلب بخشش کی کرتی
ہین واسطی گناہون اپنی کی ف سچ کہا ابو بکر رض نے یہہ جملہ معترضہ ہی بیان کیا اسکو حضرت علی رض نی واسطے
اظہار بزرگی اور نہایت سچی ہونی حضرت ابو بکر رض کی اور وہ ایسے سچے تہی جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صدیق
رکہا تہا اور آیا ہی کہ عادت حضرت علی رض کی یہہ تہی کہ قبول نکرتی تہی حدیث کسی سی یہان تک کہ قسم دی لیتی
راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہے مینی یون حضرت سی سنا ولیکن جب حضرت ابو بکر رض سی کوئی حدیث سنتی تو قبول
کر لیتی بغیر قسم کے اور پس وضو کری اور غسل افضل ہی اور ساتہہ ٹہنڈی پانی کی اکمل ہی اور پہر نماز پڑہی یعنی
دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتی ہین اور پہر بخشش چاہی
مراد بخشش چاہنی سی یہہ ہی کہ توبہ کری ساتہہ ندامت کی اور اوس گناہ کو چہوڑ دی اور قصد کری
کہ آیندہ کبہی نکرونگا اور تدارک کری حقوق کا اگر اسکے ذمہ پر کسیکی حق ہون اور پڑہی حضرت نی یہہ آیۃ
بطور سند کے کہ اللہ تعالی نی ہی اسیطرح فرمایا ہے اور بعد لفظ لِذُنُوْبِھِمْ کی یون ہی وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ
وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ یعنی اور کون ہی کہ بخشی گناہونکو بغیر خدا کی اور نہ

نہین رہتی اوسپچیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتی ہین یعنی ہمیشگی نہین کرتی بُری فعل اپنی پر جان بوجہ کر
بلکہ بمجرد صادر ہونی گناہ کی توبہ کر ڈالتی ہین یہہ گروہ ہی کہ جزا اونکی بخشش ہی پروردگار اونکی کی
طرف سے اور باغ ہین کہ چلتی ہین اونکی نیچی نہرین ہمیشہ رہین گی اونمین لفظ والذین کہ پہلی آیۃ مین ہی
مبتدا ہے اور لفظ اولئک کہ دوسری آیۃ مین ہی خبر اوسکی ہے سمجہنی والا مطلب اسکا سمجہہ لیگا اور تفصیل جو ہے
اس مقام کو دیکہا چاہی کسی تفسیر مین دیکہی +ع+ کہا حذیفہ نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہنچتی اونکو
کوئی مصیبت نماز پڑہتی **ف** یعنی جب حضرت کو کوئی مصیبت درپیش آتی تو نماز پڑہتی واسطی خلاصی
غم کے اور واسطی بجالانی حکم الہی کی کہ فرمایا ہی یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اسْتَعِینُوا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ یعنی ای ایمان والو مدد چاہو ساتہہ صبر اور نماز کی اور لکہا ہی علما نی کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ جب
مشغول ہوتا ہی آدمی عبادت مین تو کہل جاتا ہی اوسپر عالم ربوبیت کا اور جب کہل گیا عالم ربوبیت کا تو
تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہی پس آسان ہوتا ہی دل پر نہونا دنیا کا اور ہونا اوسکا پس نہ خوش
نہین ہوتا نہونی اوسکی سی اور نہ خوش ہوتا ہی ہونی سی جیسی کہ کہا گیا ہی کہ اگر ہی تو غم نہین اور اگر
نہین تو غم نہین **ح**+ اور کہا بریدہ نی کہ صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس بلایا بلال کو
یعنی بعد نماز صبح کی پس فرمایا بسبب کس چیز کے پہل کی تو نی مجہسی طرف بہشت کی نہین داخل ہوا مین بہشت مین
کبہی مگر کہ سنی مینی آواز پاپوش تیری کی آگی اپنی کہا بلال نی یا رسول اللہ نہین اذان دی مینی کبہی مگر کہ پڑہین
مینی دو رکعتین اور نہین پہنچا مجکو بیوضو ہونا کبہی مگر کہ وضو کیا مینی اوسیوقت اور اختیار کیا مینی یہہ کہ اللہ کی لئی
مجہپر دو رکعتین ہین یعنی لازم کین مینی اپنی پر دو رکعتین اور مواظبت کے اوپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بسبب انہین دو چیزونکی پہنچا تو اوس درجہ کو کہ پہنچا **ف** یعنی حضرت نی بلال کو آگی اپنی دیکہا بطور
خادمون کی سبب اوسکا پوچہا کہ کونسا عمل تو نی کیا ہی کہ اوسکی سبب سے ساتہہ اس خدمت خاص کی مشرف ہوا
پس آگی چلنی سی مراد یہہ ہی اور ظاہر معنے اسکی یعنی درست نہین اسلئی کہ کسی نبی کو بہی یہہ رتبہ نہین ہوئیگا
کہ حضرت پر سبقت لیجای چہ جای کوئی امتی اور سبب انہین دونو چیزونکی یعنی ہمیشہ با وضو رہنی کی اور نماز پڑہنے کی
کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہین **ح**+ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اوسکو کوئی
حاجت طرف اللہ کی یا طرف کسی بنی آدم کی یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہئی کہ وضو کری پس اچہا وضو
کری یعنی ساتہہ رعایت آداب کی پہر پڑہی دو رکعتین پہر تعریف کری اللہ تعالی کی اور درود بہیجی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر کہی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ
كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً

صلوٰۃ تسبیح

رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والبیہقی

ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یعنی نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش
کرنیوالا پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑیکا اور سب تعریف واسطی اللہکی ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی سوال کرتا ہون
تجہسی عمل کہ سبب اوتر بی رحمت تیری کی ہون اور مانگتا ہون عمل کہ حاصل اور لازم ہو سبب اونکی
بخشش تیری اور فایدہ مانگتا ہون ہر نیکی سی اور سلامتی ہر گناہ سی نہ چہوڑ میری لئی کوئی
گناہ مگر کہ بخشش تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی فکر مگر کہ کہول دی یعنی دور کردی اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی
حاجت کہ ہووہ تیری پسند مگر کہ روا کرتو اوسکو ای بہت رحم کرنیوالی سب رحم کرنیوالونسی
ف افضل یہہ ہے کہ اسمین درود التحیات کا پڑہی اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت کہتی ہین اور کہا
ابن حجر نی مستحب ہے قصد کرنا ہفتی کی صبح کو حاجت اپنی کی لئی بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ جو کوئی صبح کو جاوی ہفتی کی دن بیچ طلب حاجت کی کہ حلال ہو طلب اوسکی پس
مین ضامن ہون واسطی روا ہونی اوسکی کی ع ⁂ حاجت اگر حافظہ درست ہونیکی ہو تو اوسکی
لئی صلوٰۃ الحافظہ پڑہی جو کہ حصن حصین مین مذکور ہی اور اس عاجز مولف نی اوسکی شرح ہندی مین
کہ نام اوسکا ظفر جلیل ہی ساری روایت بتفصیل لکہی ہی جو چاہی اوسمین دیکہہ لی اور کہا ابن عباس نی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی عباس ابن عبد المطلب کے ای عباس چچا میرے
کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ خبر دون مین تجکو کیا نکرون مین تجکو صاحب
دس خصلتونکا جس وقت کرے تو یہہ بخشی اللہ تیری لئی گناہ تیری پہلے اور پچہلے اور پرانی اور نئی
چوک کر اور جانکر چہوٹی اور بڑی چہپی اور ظاہر کہ نماز پڑہ تو چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور
کوئی سورہ پس جبکہ پڑہ چکی تو قرأت پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار پہر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے
پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی پہر جہک تو سجدے مین
پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی پہر اوٹہا سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلمونکو
دس بار پہر سجدہ کر پہر کہہ ان کلمون کو دس بار پہر اوٹہا تو اپنا سر سجدے سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار
پس یہہ تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہہ چارون رکعت مین اگر طاقت رکہی تو پڑہنی اس
نماز کی ہر دن مین ایک بار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکی ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایک بار پس اگر نہ پڑہ سکی
ہر ہفتہ مین پس ہر مہینی مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر مہینی مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر
برس مین پس تمام عمر مین ایک بار **ف** کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتونکا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون

اکا دس سی دس طرح کی گناہ تہری جو کہ حدیث مین مذکور ہوی بخشی جاوین اور بعضون نی کہا ہی کہ
مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوای قیام کی اور طیبی نے لکھا ہی کہ بہت مناسب
بنظر سیاق حدیث کی یہہ ہی کہ مراد دس خصلتون سی یہہ ہون اول چار رکعت پڑہنین اور دوسری
فاتحہ پڑہنی اور تیسری ضم سورہ کرنی اور چوتہی پندرہ بار تسبیحات کہنین قیام مین پانچوین
دس بار کہنا اونکا رکوع مین چھٹی دس بار کہنا اونکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اونکا پہلی سجدہ مین آٹھوین
دس بار کہنا اونکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اونکا دوسری سجدہ مین دسوین دس بار کہنا اونکا جلسہ
استراحت مین انتہی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ اس نماز مین یہہ سورتین پڑہی الہٰکم التکاثر اور
والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضی روایت مین آذا زلزلت الارض اور والعادیات اور اذا جا
اور سورۂ اخلاص پڑہنی آئی ہین اور یہہ تسبیحات قعدہ مین التحیات کی پہلی پڑہی
بخلاف وارکان کی اور جلال الدین سیوطی رح نی لکھا ہی امام احمد سی کہ پڑہی صلوۃ التسبیح
مین پہلی سلام کی یہہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ
اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ
اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ
بِہٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَۃَ حَیَاءً مِّنْكَ
وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّھَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ
اور عبد العزیز بن داؤد رحمۃ اللہ نی لکھا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی پر صلوۃ
التسبیح اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکھی مینی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لئی مثل صلوۃ
تسبیح کی اور اکثر اماموں اور بزرگونکا اسپر عمل ہی اور مستحب ہے پڑہنا اسکا جمعہ کو دو پہر ڈہلی اور اگر
اسمین احتیاج سجدے سہو کی پڑی تو اون سجدونمین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہوجاینگی اور
درجہ اعتدال کا مومن کے لئی یہہ ہے کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ ابن عباس کا
اسپر تہا کہ پڑہتی تہی اس نماز کو جمعہ کی دن بعد زوال کی اور پڑہتی تہی اوسمین سورتین جو مذکور ہوئین

ح ع فخ * اور کہا ابو ہریرہ نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی
تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتہہ اوسکی بندہ دن قیامت کی اعمال وسکیسی نماز اوسکی ہی
پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر
فاسد ہوئی نماز یعنی نہ ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول تو تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سی اور
زیان کار ہوا یعنی سبب واقع ہونی عذاب کی پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین سی کچھہ چیز یعنی کوئی فرض

رواہ ابو داؤد واحمد

نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتون کو دیکہو کیا ہی واسطی بندی میری کچہہ سنت یا نفل یعنی صحیفۂ اعمال مین پس پوری کیجاوی گی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون مین سی یعنی مقدار اوسکی پہر ہونگی باقی عمل اوسکی اسی طور پر اور ایک روایت مین پہر زکوۃ مانند اسکی پہر لیئی جاوین گی اعمال اسی طور پر ف اور روایت مین آیا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کی خون ہوگا وجہ تطبیق کے ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ اللہ تعالی کی حقوق مین سی اول مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کی حقوق مین سی پہلی خون کا اور باقی عمل اسی طور پر یعنی مثلاً اگر فرض روزی مین کچہہ نقصان ہوا ہوگا تو نفل روزی سی اوسی پورا کر دین گی اور اگر زکوۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سی پورا کر دین گی اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرہ سی پورا کرینگی اور اگر کسیکا حق اسپر ہوگا تو اوسکے اعمال صالحہ سے بقدر اوسکے لیکر حق والیکو دینگے اسیطرح حال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوۃ کا بعد نماز کی صریح آیا بعد اوسکی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ✤ ح ✤ ۶ ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین متوجہ ہوتا ساتہہ رحمت کے اللہ تعالی واسطی بندی کی بیچ کسی عمل کی بہتر دو رکعتون سی کہ پڑہی اوسکو یعنی نماز افضل سب اعمال سی ہی اور عنایت اللہ تعالی کی بندی پر اوسمین زیادہ ہی اور عملونسی اور تحقیق نیکی البتہ چہڑکی جاتی ہی بندی کی سر پر یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب کے اثر نیکی کا ہر جب تک کہ ہوتا ہی نماز اپنی مین اور نہین نزدیکی حاصل کی بندون نی طرف اللہ کی ساتہہ مانند اوس چیز کی کہ نکلی اوس سی یعنی جیسی قرآن پڑہنی سی قرب الہی ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سی نہین ہوتا یہہ روایت مشکوۃ مین ہی اور کتاب شرح الصدور مین لکہا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب کی جمعہ کے شب مین دو رکعت

اور پڑہی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک ایک بار اور سورہ اذا زلزلت

پندرہ پندرہ بار تو آسان کرتا ہی اوسپر اللہ تعالی جان کنی

اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا

اوسکو گذرنا پل صراط پر سی قیامت کو

الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً

وصلی اللہ علی خیر خلقہ

محمد و آلہ و اصحابہ

اجمعین

الحمد للہ

تمت

فائدہ مطلق نماز نفل کا

ف رواہ احمد والترمذی ۱۲

ف نماز شب جمعہ سکرات مین بہی مفید ہی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الہی مین ہون بندہ بس گنہگار — کہ بہاگا در سی تیری دینین سو بار

الہی دربدر بہٹکا پہرا مین — نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین

الہی نفس و شیطان نی ستایا — بجا ناتہا جہان رستہ بتایا

الہی ہر طرف سی پہر پہرا کے — پڑا اب تیری دروازہ پہ آگی

الہی تو شہنشاہ جہان ہے — الہی دوسرا تجہسا کہان ہے

نہین قادر الہی کوئی تجہسا — نہین عاجز الہی کوئی مجہسا

الہی تو غنی مین بی نوا ہون — الہی شاہ تو ہی مین گدا ہون

الہی تو غفور اور مین گنہگار — الہی تو کریم اور مین گرفتار

الہی تو قوی اور ناتوان مین — خداوندا کہان تو اور کہان مین

کیا مینی جو تہا مجکو سزاوار — تو اب وہ کر جو ہی تجکو سزاوار

الہی مین کرون غم کس سی اظہار — الہی کون ہی میرا مددکار

الہی کمترین بندگان جان — الہی کر میرے مشکل تو آسان

الہی بخشدی اپنی کرم سے — چہوڑا دی دین اور دنیا کی غم سے

الہی مین سبہی محتاج تیرے — الہی بخشدی مان باپ میرے

الہی آسرا کہتا ہون تیرا — تو کردی خاتمہ بالخیر میرا

الہی نام سی دی اپنی الفت — الہی غیر کی صورت سی نفرت

نہ کہون کچہہ غرض شاہ و گدا سے — جو کچہہ چاہون سو چاہون تجہہ خدا سے

الہی ترک دنیا جب کرون مین — تیری ہی یاد مین آخر مرون مین

الہی عشق مین احمد کی رکہہ چور — ہی بیمارِ محبت اسکا مغفور

الہی دردِ عشقِ مصطفیٰ دی — پہر اوسکی وصل کی مجکو دوا دے

الہی سینۂ بریان عطا کر — الہی دیدۂ گریان عطا کر

الہی مجکو کر خاکِ مدینہ — لگا دی گہاٹ سی میرا سفینہ

الہی ہون مین جب یہان سے نرالا — تو میرے گور مین کردی اُجالا

الہی آگ سی امن و امان دی — الہی جنت اعلےٰ مکان دے

ایضاً

یہہ دعا کرتا ہون با عجز اتم
سنتِ نبوی پہ ہون ثابت قدم

امتِ احمد مین ہو میرا شمار
اور تیری بندو مین ای پروردگار

بندگانِ خاص مین کر لی پسند
مہربان ہوین بہت ہون دردمند

شرک و بدعت سی خدایا پاک کر
نارِ دوزخ سی مجھی بیباک کر

حب مین محبوب اپنی کی خدا
جامِ دل لبریز کر رکھیو سدا

سنت نبوی پہ یون محکم چلون
جان دون پر آن ہاتھو نسی ندون

آبرو و عزتِ دنیا و دین
پاس ننگ و عارِ خویش و ہمقرین

کچھہ رہی باقی نہ سنت کے سوا
تو کفایت ہووی اور خیر الورا

آخری دم مین مرا ہو دستگیر
جب کری آ لشکرِ شیطان اسیر

اوس لعین کا دور مجھسی دام کر
ڈوبتی کو رکھنا مولی تھام کر

یاد مین تیری مرا ہو ختم دم
نزع کی ہٹ جاوین سب درد و الم

تمت

قطعہ تاریخ الطبع از نتایجِ طبعِ سلیم و ذہنِ مستقیم غریقِ دریائی عشقِ رسولِ کریم سرکردۂ بزمِ اہلِ کمال فقیہہ عدیم النظیر و بیمثال دقیقہ شناس معنی رس دانش گزین مولوی محمد سبحان الدین صاحب سلمہ اللہ المبین المتخلص بہ فنا متوطن قصبہ کاسنہ ضلع بلند شہر حال رونق بخش شاہجہان آباد لطافت بہر حرسہا اللہ عن الفساد ؀

شکر خلاق جن و انس و ملک
رازقِ یکسانِ مخلوقات

خالق و باری و علیم و عظیم
غافر الذنب و رافع الدرجات

سیدِ دوسرا نبی اسم
ہادی شرع و فخرِ موجودات

بعدِ حمد و صلوٰۃ ہو یہہ عیان
کہ ہوئی طبع جامع الحسنات

ہی وہ تصنیفِ زبدۂ دوران
عالم با عمل ستودہ صفات

معدنِ علم و مخزنِ افضال
منبع خیر و مجمع برکات

عالم و عارف خدا ہی وہ
ہی غنیمت جہا نمین اوسکی ذات

حق تعالیٰ اوسی رکھی زندہ
جب تلک ہی جہانمین موت و حیات

فکرِ تاریخ تھا کہ ہاتف نی
یون کہا خوب جامع الحسنات

۱۲ — ۷۲

مالک الملک و قادر و قیوم
دافع الشر و قاضی الحاجات

دوست اوسکا ہی احمدِ مختار
سرورِ دو جہان نیک صفات

اوسپر اور آل اطہر پر
ہو جیو تا ابد سلام و صلوٰۃ

اوسمین ہین وہ روایتین منقول
جنمین پایا گیا بیان صلوٰۃ

عمدۂ اہل دین و قطب زمان
پیشوای تمام مخلوقات

مقتدای زمانہ قطب الدین
سالک و زاہد اور خوش اوقات

بسکہ ہی مرجع خواص و عوام
مدح کرتی ہین اوسکی سب ذرات

لکھہ فنا اوسکا سال طبع کہ ہو
درخورِ استماع خلق یہہ بات

تمت

خاتمة الطبع حمد و ثنای موفور لایق ہی اوس رب غفور کو کہ جسنی اپنی قدرت کاملہ سی انسان
ضعیف البنیان کو ایک مشت خاک سی پیدا کیا اور ہدیہ درود نامعدود زیباہی اوس رسول مقبول احمد
محمود کو کہ جسنی رہ گم کردگان وادی بطالت کو چراغ ہدایت کا دکہایا اما بعد رای خورشید اعتلای ارباب
خبرت و کیاست و اصحاب فہم و فراست پر مخفی و محتجب نہ ہی کہ ان ایام سعید و آوان حمید مین تائیدات بیحد
حضرت رب صمد سی یہہ نسخہ مجمع الخیر والبرکات المسمی بہ **جامع الحسنات** ادن نمازون کی بیان مین
کہ جو صحیح صحیح حدیثون سی ثابت ہین تصنیف برگزیدۂ درگاہ ایزد منان مجتہد العصر والآوان حبر العلامہ
نحریر الفہامہ کشاف مشکلات التنزیل الجلیل حلال معضلات الکتاب بالتفسیر والتاویل حافظ قوانین الفروع
والاصول ضابط مسائل کل الفنون من المعقول والمنقول زبدۂ ارباب التقوی عمدۂ اصحاب الفتوی
امام علماء الدین سند الفقہاء والمحدثین مولوی حاجی **محمد قطب الدین خان صاحب**
ادام اللہ فیوضہم کا کہ اونکی ذات پاک سی ہزار ہا آدمیون کو فایدہ پہنچا ہی اور سیکڑون مسلمانون کو
فیض حاصل ہوتا ہی ور رات دن اونکی اوقات شریف مطالعہ کتب فقہیہ و دینیہ و حدیث و تفسیر مین لگ
ہی اور ہمیشہ ترقی دین متین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکی پیش نہاد خاطر و مد نظر رہتی ہی
اور اکثر رسایل اور کتابین محض بنظر ترقی اسلام وہ والا مناقب عالی مقام تصنیف کرتی رہتی ہین چنانچہ
اندنون مین ایک تفسیر حاوی نکات دلپذیر موسوم بہ جامع التفاسیر مستنبط تمام ترجمون اور تفاسیر سی
واسطی جمیع مومنین ہر صغیر و کبیر او فیض رسانی تمام مسلمانون اور ہر برنا و پیر کی تحریر فرمائی ہین وہ تفسیر بہی سی طبع
مین چہپنی شروع ہو گئی ہی غرضیکہ یہہ رسالہ السبعی تمام و صحت بالا کلام باہتمام بندہ امیدوار مغفرت ایزد منان
المدعو بہ **محمد حسین خان** بتاریخ بست و ہشتم شہر ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری بہزاران ہزار رونق و زیبائی
مطبع مصطفائی دہلی قریب کشمیری دروازہ واقع محلہ حبش خان حویلی کلان مین بحلیہ طبع محلی ہوا ناظرین
صفا کیش سی امید ہی کہ جسوقت یہہ کتاب مستطاب ملاحظہ فرماوین اور اس سی فائدہ اوٹہاوین اوسوقت
اس خیر اندیش اور جمیع کارپردازان مطبع کو دعای خیر سی محروم نچہوڑین *

تمت

ره گمگردگان وادی ضلالت کو چراغ